रजिस्ट्री सं. डि/221 Registered No. D-221

# भारत का राजपात्र
# THE GAZETTE OF INDIA
# دی گزٹ آف انڈیا

असाधारण
EXTRA ORDINARY
غیر معمولی

भाग XVII अनुभाग I
PART XVII SECTION 1
حصہ XVII سیکشن I

प्राधिकार से प्रकाशित
PUBLISHED BY AUTHORITY
اتھارٹی سے شائع کیا گیا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| स. I | नई दिल्ली | वृहस्पतिवार | 04 मार्च 2021 | 13 फाल्गुन | 1942 शक | खंड IX |
| No.I | New Delhi | Thursday | 04 March 2021 | 13 Phalgun | 1942 Saka | Vol. IX |
| نمبر I | نئی دہلی | جمعرات | 04 مارچ 2021 | 13 پھاگن | 1942 شک | جلد IX |


## विधि और न्याय मंत्रालय
### (विधायी विभाग)

30 दिसंबर, 2020/ अग्रहायण 15, 1942 शक

“पैट्रोलियम और मादनियात नल लाइनें (आराज़ी में इस्तेमाल कुनिन्दा के हक़ का हुसूल) ऐक्ट, 1962; वक़्फ़ ऐक्ट, 1995; लोकपाल और लोक आयुक्त ऐक्ट, 2013 और क़ौमी आबी गुज़रगाहें ऐक्ट, 2016” का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

## MINISTRY OF LAW AND JUSTICE
### (LEGISLATIVE DEPARTMENT)

30 December, 2020/ Agrahayana 15, 1942 (Saka)

Urdu translating of "The Petroleum and Minerals Piplines (Acquisition of Right of User in Land) Act, 1962; the Waqf Act, 1995; the Lokpal and Lokayuktas Act; 2013 and the National Waterways Act; 2016" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text therof in urdu under clause (a) of section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

## وزارت قانون اور انصاف
### (محکمۂ وضع قانون)

''پٹرولیم اور معدنیات نل لائنیں (آراضی میں استعمال کنندہ کے حق کا حصول) ایکٹ، 1962؛ وقف ایکٹ، 1995؛ لوک پال اور لوک آیکت ایکٹ، 2013 اور قومی آبی گزرگاہیں ایکٹ، 2016'' کا اردو ترجمہ صدر کی اتھارٹی سے شائع کیا جارہا ہے اور یہ مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اردو میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

**(G.Narayana Raju),**
Secretary to the Government of India.

قیمت۔ 5 روپے

# وقف ایکٹ، 1995

## (43 بابت 1995)

22 نومبر، 1995

ایکٹ، تاکہ اوقاف کے بہتر انتظام کے لیے اور اس سے منسلک یا ضمنی اُمور کے لیے توضیع کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے چھیالیس ویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:-

## باب۔I

## ابتدائیہ

### مختصر نام، وسعت اور نفاذ۔

1۔ (1) یہ ایکٹ وقف ایکٹ، 1995 کہا جائے گا۔

(2) یہ ریاست جموں وکشمیر کے سوائے سارے بھارت پر وسعت پذیر ہے۔

(3) یہ کسی ریاست میں ایسی تاریخ پر نافذ العمل ہوگا جو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے، اور کسی ریاست کے اندر مختلف علاقہ جات کے لیے اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکیں گی، اور اس ایکٹ کے نفاذ کے بارے میں کسی توضیع کا حوالہ کسی ریاست یا اس کے کسی علاقہ کی نسبت ایسی ریاست یا علاقہ میں اُس توضیع کے نفاذ کا بحیثیت حوالہ تعبیر ہوگا۔

## ایکٹ کا اطلاق۔

2۔ بجز اس کے کہ اس ایکٹ کے تحت دیگر طور پر صریحاً توضیع کی گئی ہو، اس ایکٹ کا اطلاق تمام اوقاف پر ہوگا آیا وہ اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا نفاذ کے بعد وجود میں لائے گئے ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ میں کوئی بھی امر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر پر لاگو نہیں ہوگا، جس پر درگاہ خواجہ صاحب ایکٹ 1995، (36 بابت 1995) کا اطلاق ہوتا ہے۔

## تعریفات۔

3۔ اس ایکٹ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،۔

(الف) ''مفاد الیہ'' سے کوئی شخص یا شیئے مراد ہے جس کے مفاد کی خاطر وقف وجود میں لایا جاتا ہے اور اس میں مذہبی، مقدس اور خیراتی مقاصد اور اسلامی قانون کے منظور کردہ عوامی استعمال کے دیگر مقاصد بھی شامل ہیں؛

(ب) ''مفاد'' میں ایسا کوئی مفاد شامل نہیں ہے جس کے لیے کوئی متولی، صرف ایسا متولی ہونے کی وجہ سے، دعویٰ کرنے کا حقدار ہو؛

(ج) ''بورڈ'' سے دفعہ 13 کے ضمن (1) یا ضمن (2)، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت قائم کیا گیا وقف بورڈ مراد ہے اور اس میں دفعہ 106 کے تحت قائم کیا گیا مشترک وقف بورڈ بھی شامل ہوگا؛

(د) ''چیف ایگزیکیٹو افسر'' سے دفعہ 23 کے ضمن (1) کے تحت مقرر کیا گیا ایگزیکیٹو افسر مراد ہے؛

(ہ) ''کونسل'' سے دفعہ 9 کے تحت قائم کی گئی مرکزی وقف کونسل مراد ہے؛

(ہہ) ''غاصبانہ قابض'' سے کوئی ایسا شخص، ادارہ، سرکاری یا نجی، مراد ہے جس نے قانون کے جواز کے بغیر وقف جائیداد پر کلی یا جزوی طور پر قبضہ کیا ہو اور اس میں وہ شخص شامل ہے جس کی کرایہ داری، پٹہ یا لائسنس منقضی ہو گیا ہو یا متولی یا بورڈ کے ذریعہ ختم کر دیا گیا ہو؛

(و) ''ایگزیکیٹو افسر'' سے دفعہ 38 کے ضمن (1) کے تحت بورڈ کے ذریعے مقرر کردہ ایگزیکیٹو افسر مراد ہے؛

(ز) ''فہرست اوقاف'' سے دفعہ 5 کے ضمن (2) کے تحت شائع کردہ یا دفعہ 37 تحت مرتب اوقاف رجسٹر میں درج فہرست اوقاف مراد ہے؛

(ح) ''رکن'' سے بورڈ کا رکن مُراد ہے اور اس میں چیر پرسن شامل ہے؛

(ط) ''متولی'' سے مراد زبانی یا کسی اقرارنامے یا دستاویز کے تحت جس کے ذریعے وقف کو وجود میں لایا گیا ہو، یا مجاز

اتھارٹی کے ذریعے، وقف کے متولی کی حیثیت سے مقرر کردہ کوئی شخص ہے اوراس میں ایسا شخص شامل ہے جو کسی رسم کی رو سے وقف کا متولی ہو یا جو متولی کے کام انجام دینے کے لیے متولی کے ذریعے مقرر کردہ نائب متولی، خادم، مجاور، سجادہ نشین، امین یا کوئی دیگر شخص ہو اور اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، کوئی شخص، کمیٹی یا کارپوریشن جو فی الوقت وقف یا وقف جائیداد کا انصرام یا انتظام کرتا ہو، مراد ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی یا کارپوریشن کا کوئی بھی رُکن متولی متصور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ایسا رُکن کمیٹی یا کارپوریشن کا عہدہ دار نہ ہو:

مزید شرط یہ کہ متولی بھارت کا شہری ہوگا اور ایسی دیگر اہلیتوں کو بھی پورا کرے گا جیسا کہ صراحت کی جائیں:

شرط یہ بھی ہے کہ وقف کی مصرحہ کردہ اہلیتوں کی صورت میں، ایسی اہلیتیوں کی توضیع ریاستی حکومت کے ذریعے بنائے جانے والے قواعد میں کی جاسکے گی؛

(ی) وقف کی نسبت، ''خالص سالانہ آمدنی'' سے دفعہ 72 کے ضمن (1) کی تشریحات کی توضیعات کے مطابق تعین شدہ خالص سالانہ آمدنی مراد ہے؛

(ک) ''وقف میں مفاد رکھنے والا شخص'' سے مراد ایسا شخص ہے جو وقف سے کوئی مالی یا دیگر فوائد حاصل کرنے کا حقدار ہو اور اس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں—

(i) کوئی شخص جس کو مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ، پیر خانہ اور کربلا، مقبرہ، یا قبرستان یا وقف سے منسلک کسی دیگر مذہبی ادارے میں نماز ادا کرنے یا مذہبی رسوم انجام دینے یا وقف کے تحت کسی مذہبی یا خیراتی ادارے میں شمولیت کا حق ہو؛

(ii) واقف اور واقف کا کوئی جانشین اور متولی؛

(ل) ''مقررہ'' سے ماسوائے باب III کے، ریاستی حکومت کے بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مراد ہے؛

(م) ''ضوابط'' سے اس ایکٹ کے تحت بورڈ کے ذریعے بنائے گئے ضوابط مراد ہیں؛

(ن) ''شیعہ وقف'' سے شیعہ قانون کے تابع وقف مراد ہے؛

(س) ''سُنی وقف'' سے سُنی قانون کے تابع وقف مراد ہے؛

(ع) ''سروے کمشنر'' سے دفعہ 4 کے ضمن (1) کے تحت وقف کا مقرر کردہ سروے کمشنر مراد ہے اور اس میں دفعہ 4 کے ضمن (2) کے تحت اوقاف کا کوئی ایڈیشنل یا اسسٹنٹ سروے کمشنر شامل ہے؛

(ف) کسی علاقہ کی نسبت ''ٹریبونل'' سے دفعہ 83 کے ضمن (1) کے تحت تشکیل شدہ ٹریبونل مراد ہے جو اُس علاقہ کے

نسبت اختیار سماعت رکھتا ہو؛

(ص) ''وقف'' سے کسی شخص کے ذریعے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو ایسے کسی مقصد کے لیے مستقل طور پر وقف کرنا مراد ہے جو مسلم قانون کے ذریعے مقدس، مذہبی یا خیراتی کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہو اور اس میں بذیل شامل ہے —

(i) استعمال کنندہ کے ذریعے کوئی وقف، لیکن ایسے وقف کا محض استعمال کنندہ کے موقوف ہونے کی وجہ سے ایسی موقوفی کی مدت کے قطع نظر وقف ہونا ختم نہیں ہوگا؛

(ii) کوئی شاملات پٹی، شاملات دیہہ، جملہ ملکان یا مالگزاری ریکارڈ میں کسی دیگر نام سے درج؛

(iii) ''گرانٹ''، جس میں کسی بھی غرض کے لیے مشراۃ الخذمت شامل ہے جو مسلم قانون کے ذریعے مقدس، مذہبی یا خیراتی کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہو؛ اور

(iv) کوئی وقف علی الاولاد، اُس حد تک جس حد تک جائیداد کو کسی ایسی غرض کے لیے وقف کیا جائے جو مسلم قانون کے ذریعہ مقدس، مذہبی یا خیراتی کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہو، مگر شرط یہ ہے کہ جب سلسلہ جانشینی رک جائے تو وقف آمدنی کو تعلیم، ترقی، بہبود اور دیگر ایسی اغراض کے لیے خرچ کیا جائے گا جیسا کہ مسلم قانون کے ذریعہ تسلیم کیا جائے،

اور ''واقف'' سے مراد ایسا شخص ہے جو اس طرح وقف کرے؛

(ق) ''وقف نامہ'' سے مراد ایسی دستاویز یا وثیقہ ہے جس سے وقف کو وجود میں لایا گیا ہو اور اس میں کوئی جائز مابعد اقرارنامہ یا نوشتہ شامل ہے جس کے ذریعے اصلی وقف کی قیود میں تبدیلی کی گئی ہو؛

(ر) ''وقف فنڈ'' سے دفعہ 77 کے ضمن (1) کے تحت قائم شدہ وقف فنڈ مراد ہے۔

# باب II

# اوقاف کا سروے

## اوقاف کا ابتدائی سروے۔

(4)(1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے، ریاست کے لئے، ریاست میں موجود اوقاف کے سروے کی غرض کے لیے اوقاف کا ایک سروے کمشنر اور اوقاف کے ایسی تعداد میں ایڈیشنل یا اسسٹنٹ سروے

کمشنر، جتنے کہ اس غرض کے لیے ضروری ہوں، مقرر کر سکے گی۔

(الف) ہر ایک ریاستی حکومت ضمن (1) میں محولہ فہرست اوقاف مرتب کرے گی اور اوقاف کا سروے وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر مکمل کیا جائے گا: اگر ایسا سروے وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ سے قبل نہیں کیا گیا تھا:

مگر شرط یہ کہ جہاں وقف کا کوئی سروے کمشنر مقرر نہ کیا گیا ہو تو اوقاف کے لیے سروے کمشنر ایسے نفاذ کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر مقرر کیا جائے گا۔

(2) اوقاف کے تمام ایڈیشنل اور اسسٹینٹ سروے کمشنران اس ایکٹ کے تحت اوقاف کے سروے کمشنر کی عام نگرانی اور کنٹرول کے تحت اپنے کار ہائے منصبی انجام دیں گے۔

(3) سروے کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جیسا وہ ضروری سمجھے، ریاستی حکومت کو، ریاست یا اس کے کسی حصہ میں اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ پر موجود اوقاف کی نسبت اپنی رپورٹ پیش کرے گا جس میں مندرجہ ذیل تفاصیل درج ہوں گی، یعنی—

(الف) ریاست میں اوقاف کی تعداد جو شیعہ اوقاف اور سُنی اوقاف علیحدہ طور پر ظاہر کرے؛

(ب) ہر ایک وقف کی نوعیت اور مقاصد؛

(ج) ہر ایک وقف پر مشتمل جائیداد کی مجموعی آمدن؛

(د) ہر ایک وقف کی نسبت قابل ادا مالگزاری اراضی محصولات، ابواب اور ٹیکسوں کی رقم؛

(ہ) آمدن کی حصولی میں اٹھائے گئے اخراجات اور ہر ایک وقف کے متولی کی تنخواہ یا دیگر محنتانہ؛ اور

(و) ہر ایک وقف کی نسبت دیگر ایسی تفاصیل جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(4) سروے کمشنر کو کوئی تحقیقات کرنے کے دوران، مندرجہ ذیل معاملات کی نسبت وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) کے تحت کسی دیوانی عدالت میں مرکوز ہیں، یعنی:—

(الف) کسی گواہ کو سمن جاری کرنا اور اس کا بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کو تلاش کرنے اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ طلب کرنا؛

(د) کسی گواہ یا کھاتہ جات کی جانچ کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(ہ) کوئی مقامی معائنہ یا مقامی تفتیش کرنا؛

(و) دیگر ایسے معاملات جیسا کہ صراحت کی جائے۔

(5) اگر، ایسی تحقیقات کے دوران، کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے کہ آیا کوئی مخصوص وقف شیعہ وقف ہے یا سُنی وقف اور اس کی نوعیت سے متعلق وقف کے اقرار نامے میں واضح اشارات ہوں تو تنازعہ کا فیصلہ ایسے اقرار نامے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

(6) ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے سروے کمشنر کو ریاست میں وقف جائیدادوں کا دوسرا یا مابعد سروے کرنے کی ہدایت دے سکے گی اور ضمنات (2)، (3)، (4) اور (5) کی توضیعات کا اطلاق ایسے سروے پر ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق ضمن (1) کے تحت ہدایت کردہ سروے پر ہوتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا دوسرا یا مابعد سروے نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اُس تاریخ سے دس سال کی مدت نہ گذر جائے جب ضمن (3) کے تحت عین قبل سروے کی نسبت رپورٹ پیش کی گئی تھی:

مزید شرط یہ کہ پہلے سے مشتہر شدہ وقف جائیدادوں کا مابعد سروے میں دوبارہ جائزہ نہیں لیا جائے گا بجز اس کے کہ ایسی جائیداد کی حیثیت کسی قانون کی توضیعات کی مطابقت میں تبدیل کی گئی ہو۔

## فہرستِ اوقاف کی اشاعت۔

5۔ (1) دفعہ 4 کے ضمن (3) کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر ریاستی حکومت اس کی نقل بورڈ کو ارسال کرے گی۔

(2) بورڈ ضمن (1) کے تحت اُس کو ارسال کی گئی رپورٹ کی جانچ کرے گا اور ریاست میں سُنی اوقاف اور شیعہ اوقاف کی فہرست، چاہے اس ایکٹ کے نفاذ پر وجود میں ہوں یا اس کے بعد وجود میں آئے ہوں، جس کے بارے میں رپورٹ ہو، اور ایسی دیگر تفاصیل درج ہوں، جیسا کہ صراحت کی جائے، سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے چھ ماہ کی مدت کے اندر ریاستی حکومت کو واپس ارسال کرے گا۔

(3) مالگزاری حکام—

(i) ریکارڈ آراضی کو تازہ ترین بناتے وقت ضمن (2) میں محولہ فہرست اوقاف شامل کریں گے؛ اور

(ii) ریکارڈ آراضی میں داخل خارج کرتے وقت ضمن (2) میں محولہ فہرست اوقاف پر غور کیا جائے گا۔

(4) ریاستی حکومت، ضمن (2) کے تحت وقتاً فوقتاً شائع کردہ فہرستوں کا ریکارڈ مرتب کرے گی۔

## اوقاف سے متعلق تنازعات۔

6۔(1) اگر کوئی سوال پیدا ہو جائے کہ آیا فہرست اوقاف میں مصرحہ کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں یا آیا ایسی فہرست میں مصرحہ وقف شیعہ وقف ہے یا سُنی وقف تو بورڈ یا وقف کا متولی یا ناراض کوئی شخص ٹریبونل میں سوال کے فیصلے کے لیے دعویٰ دائر کر سکے گا اور ایسے معاملے کی نسبت ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اوقاف کی فہرست کے شائع ہونے کی تاریخ سے ایک سال منقضی ہو جانے کے بعد ٹریبونل کے ذریعے ایسے کسی دعویٰ کی سماعت نہیں کی جائے گی:

مزید شرط یہ کہ دفعہ 4 کے ضمن (6) میں درج توضیعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے دوسرے یا مابعد سروے میں مشتہر جائیدادوں کی نسبت ٹریبونل میں کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، اس ایکٹ کے تحت وقف کی نسبت کسی بھی کارروائی پر، محض کسی ایسے دعویٰ کے التوا کی وجہ سے یا کسی اپیل یا ایسے دعویٰ سے پیدا ہونے والی دیگر کارروائی کی وجہ سے، روک نہیں لگائی جائے گی۔

(3) سروے کمشنر کو ضمن (1) کے تحت کسی بھی دعویٰ میں فریق نہیں بنایا جائے گا اور کسی بھی معاملہ میں اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد کی اتباع میں نیک نیتی سے کیے گئے فعل یا کیے جانے کے لیے مقصود فعل کی نسبت کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

(4) فہرست اوقاف، جب تک کہ اس میں ضمن (1) کے تحت ٹریبونل کے فیصلے سے ردوبدل نہ ہو، قطعی اور حتمی ہوگی۔

(5) کسی ریاست میں اس ایکٹ کے نفاذ پر اور اس کے نفاذ سے، ضمن (1) میں محولہ کسی سوال کی نسبت اُس ریاست کی کسی عدالت میں کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی دائر یا شروع نہیں کی جائے گی۔

## اوقاف سے متعلق تنازعات متعین کرنے کا ٹریبونل کا اختیار۔

7۔ (1) اگر، اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد، کوئی سوال یا تنازعہ پیدا ہو جائے، آیا کہ مصرحہ مخصوص جائیداد فہرست اوقاف میں وقف جائیداد ہے یا نہیں، یا آیا ایسی فہرست میں مصرحہ وقف، شیعہ وقف ہے یا سُنی وقف تو بورڈ یا وقف کا متولی یا دفعہ 5 کے تحت فہرست اوقاف کے شائع ہونے سے ناراض کوئی شخص ایسی جائیداد کی نسبت اختیار سماعت رکھنے والے ٹریبونل کو، سوال کے فیصلہ کے لیے درخواست دے گا اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ —

(الف) ریاست کے کسی حصے سے متعلق فہرست اوقاف اور اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد مشتہر ہونے کی صورت میں کسی بھی ایسی درخواست کی، فہرست اوقاف کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کے منقضی ہونے کے بعد سماعت نہیں کی جائے گی؛ اور

(ب) ریاست کے کسی حصے سے متعلق اوقاف اور اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل ایک سال کی مدت کے اندر کسی بھی وقت مشتہر ہونے کی صورت میں، ایسے نفاذ سے ایک سال کی مدت کے اندر ٹریبونل کے ذریعہ ایسی درخواست پر سماعت کی جاسکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کہیں ایسے سوال کی سنوائی کی گئی ہو اور ایسے نفاذ سے قبل دائر کیے گئے دعویٰ میں دیوانی عدالت کے ذریعے حتمی فیصلہ ہوا ہو، تو ٹریبونل ایسے سوال پر سرنو سماعت نہیں کرے گا۔

(2) بجز اس کے کہ جہاں ٹریبونل کو ضمن (5) کی توضیعات کی وجہ سے اختیار سماعت نہ ہو، اس دفعہ کے تحت کسی وقف کی نسبت کسی بھی کارروائی پر، کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر اتھارٹی کے ذریعے محض کسی دعویٰ، درخواست یا اپیل یا دیگر قانونی کارروائی، جو کہ کسی دعویٰ، درخواست، اپیل یا دیگر کارروائی سے پیدا ہوئی ہو، کے التوا میں ہونے کی وجہ سے روک نہیں لگائی جائے گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت چیف ایگزیکیٹو افسر کو کسی بھی درخواست میں فریق نہیں بنایا جائے گا۔

(4) فہرست اوقاف اور جہاں ضمن (1) کے تحت ایسی فہرست میں ٹریبونل کے فیصلے کی اتباع میں ردوبدل کیا جائے تو ایسی ردوبدل کی گئی فہرست حتمی ہوگی۔

(5) ٹریبونل کو کسی دعویٰ کے تعین کرنے کا اختیار سماعت حاصل نہیں ہوگا جو اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل، دفعہ 6 کے ضمن (1) کے تحت کسی دیوانی عدالت میں دائر کیے گئے یا شروع کے گئے کسی مقدمے یا کارروائی کی شئے متدعویہ ہو یا کسی ایسے مقدمے یا کارروائی کے نفاذ سے قبل پاس کی گئی ڈگری سے کسی اپیل یا ایسے مقدمے، کارروائی یا اپیل، جیسی کہ صورت ہو، سے پیدا ہونے والے نظر ثانی یا جائزہ کے لیے درخواست کی شئے متدعویہ ہو۔

(6) ٹریبونل کو وقف جائیداد کے بلا اختیار قبضہ کے ذریعے نقصانات کا تخمینہ کرنے اور ایسے بلا اختیار دخیل کاروں کو وقف جائیداد کا اُن کے غیر قانونی قبضہ کے لیے جرمانہ عائد کرنے اور کلکٹر کی وساطت سے مالگزاری آراضی کے بقایاجات کی حیثیت سے نقصانات وصول کرنے، کے اختیارات حاصل ہوں گے:

مگر شرط یہ کہ جو کوئی بھی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے غاصبانہ قبضے کو روکنے یا ہٹانے کے لیے اپنے قانونی فرض میں ناکام ہوجائے، سزایابی پر اس پر ایسا جرمانہ عائد کیا جائے گا جو ایسے ہر جرم کے لیے پندرہ ہزار روپے تک ہوسکتا ہے۔

ریاستی حکومت سروے کی لاگت برداشت کرے گی۔

8۔ اس باب کے تحت سروے کرنے کی کل لاگت بشمول فہرست یا فہرست ہائے اوقاف شائع کرنے کی لاگت ریاستی حکومت اٹھائے گی۔

# باب III

# مرکزی وقف کونسل

## مرکزی وقف کونسل کا قیام اور تشکیل۔

9۔ (1) مرکزی حکومت، گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے، مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور بورڈوں کو، بورڈوں کے کام کاج سے متعلق معاملات پر اور اوقاف کے مناسب انتظام پر صلاح دینے کی غرض سے مرکزی وقف کونسل کے نام سے موسوم ایک کونسل قائم کرے گی۔

(1الف) ضمن (1) میں محولہ کونسل، بورڈوں کو ایسے مسائل پر اور ایسے طریقہ میں ہدایات جاری کرے گی جیسا کہ ضمنات (4) اور (5) میں توضیح کی گئی ہے۔

(2) کونسل حسب ذیل پر مشتمل ہوگی—

(الف) اوقاف کے انچارج مرکزی وزیر۔ بہ اعتبار عہدہ چیر پرسن؛

(ب) مرکزی حکومت کے ذریعے مسلمانوں میں سے منتخب کیے جانے والے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے، یعنی:—

(i) کل ہند نوعیت اور قومی اہمیت کی مسلم تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے تین اشخاص؛

(ii) قومی امتیاز کے چار اشخاص جن میں سے ایک ایک انتظامیہ یا انصرام، مالی انصرام، انجینئرنگ یا آرکیٹیکچر اور ادویہ کے میدانوں میں سے ہوگا؛

(iii) پارلیمنٹ کے تین اراکین جس میں سے دو لوک سبھا اور ایک راجیہ سبھا سے ہوں گے؛

(iv) تین بورڈوں کے چیر پرسن باری باری سے؛

(v) دو اشخاص جو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج رہے ہوں؛

(vi) قومی امتیاز کا ایک وکیل؛

(vii) ایک شخص جو ایسے وقف کے متولیوں کی نمائندگی کرے گا جس کی سالانہ آمدنی پانچ لاکھ روپے اور اس سے زائد ہو؛

(viii) تین اشخاص جو مسلم قانون کے ممتاز دانشور ہوں:

مگر شرط یہ کہ ضمنات (i) سے (viii) کے تحت مقرر کیے گئے اراکین میں سے کم از کم دو خواتین ہوں گی۔

(3) میعاد عہدہ، اپنے کار ہائے منصبی کو انجام دینے کے لیے طریق کار، اور کونسل کے اراکین میں اتفاقی خالی اسامیاں پُر کرنے کا طریقہ ایسا ہوگا جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے بنائے گئے قواعد میں مقرر کیا جا سکے۔

(4) ریاستی حکومت، یا جیسی کہ صورت ہو، بورڈ کونسل کو ریاست میں وقف بورڈوں کی کارکردگی پر خاص کر اُن کی مالی کارکردگی، سروے، وقف ناموں کے رکھ رکھاؤ، مالگزاری ریکارڈوں، وقف جائیدادوں پر غاصبانہ قبضہ، سالانہ رپورٹوں اور آڈٹ رپورٹوں پر ایسے طریقے اور وقت میں جیسا کہ کونسل کے ذریعے مصرحہ کیا جائے، اطلاع فراہم کرے گا اور یہ ازخود بورڈ سے خاص مسائل پر اطلاع طلب کرے گی، اگر یہ مطمئن ہو کہ اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی یا بے ضابطگی کی کوئی بادی النظری شہادت موجود ہے اور اگر کونسل مطمئن ہو کہ ایکٹ کی خلاف ورزی یا ایسی بے ضابطگی ثابت ہوئی ہے تو یہ ایسی ہدایت جاری کر سکے گی جو مناسب سمجھی جائے اور جس پر متعلقہ بورڈ کے ذریعے متعلقہ ریاستی حکومت کی اطلاع کے تحت عمل کیا جائے گا۔

(5) ضمن (4) کے تحت کونسل کے ذریعے جاری کردہ ہدایت سے پیدا ہونے والے کسی تنازعہ کو تصفیہ بورڈ کے سپرد کیا جائے گا جو مرکزی حکومت کے ذریعے تشکیل دیا جائے گا جس کی صدارت سپریم کورٹ کا سبکدوش جج یا عدالت عالیہ کا سبکدوش اعلیٰ جج کرے گا اور صدر نشین افسر کو قابل ادا فیس اور سفری و دیگر الاؤنس ایسے ہوں گے جو اس حکومت کے ذریعہ مصرحہ کیے جائیں۔

## کونسل کی مالیات۔

10۔ (1) ہر ایک بورٹ اپنے وقف فنڈ میں سے کونسل کو سالانہ ایسے چندے کی ادائیگی کرے گا جو اوقاف کی سالانہ مجموعہ آمدن کا ایک فیصد کے مساوی ہو، جس کی نسبت دفعہ 72 کے ضمن (1) کے تحت چندہ واجب الادا ہو:

مگر شرط یہ کہ جب دفعہ 72 کے ضمن (2) کے تحت کسی خاص وقت کی صورت میں اس کو دفعہ کے ضمن (1) کے تحت تمام قابل ادا چندہ معاف کر دیا گیا ہو تو اس دفعہ کے تحت کونسل کو قابل ادا چندہ شمار کرنے کے لئے، وقف کی خالص سالانہ آمدنی،

جس کی نسبت معافی کی اجازت دی گئی ہو، کا حساب نہیں لیا جائے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت کونسل کے ذریعے تمام وصول شدہ رقوم اور بطور عطیے، خیرات اور گرانٹس کے ذریعے، وصول کی گئی تمام دیگر رقومات ایک فنڈ کی شکل لیں گے جو مرکزی وقف فنڈ کہلائے گا۔

(3) اس بارے میں مرکزی حکومت کے بنائے گئے قواعد کے تابع، مرکزی وقف فنڈ کونسل کے زیر کنٹرول ہوگا اور اس کا اطلاق ایسی اغراض کے لیے ہوگا، جیسا کہ کونسل مناسب سمجھے۔

حسابات اور آڈٹ۔

11۔ (1) کونسل ایسے بہی کھاتے اور حسابات سے متعلق ایسے دیگر کھاتہ جات ایسے طریقے میں مرتب کروائے گی جو مرکزی حکومت کے بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقرر کیے جاسکیں۔

(2) کونسل کے حسابات کا آڈٹ اور جانچ ایسے آڈیٹر کے ذریعے کی جائے گی جو مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کیا جاسکے۔

(3) آڈٹ کا خرچہ مرکزی وقف فنڈ میں سے ادا کیا جائے گا۔

## مرکزی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار۔

12۔ (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے، اس باب کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر، اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو مُضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل اُمور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع ہو سکے گی، یعنی:—

(الف) میعاد عہدہ، اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے کے لیے طریق کار، اور کونسل کے اراکین میں سے اتفاقی خالی اسامیاں پُر کرنے کا طریقہ؛

(ب) مرکزی وقف فنڈ کا اطلاق اور اس پر کنٹرول؛

(ج) صورت اور طریقہ جس میں کونسل کے حسابات کو مرتب رکھا جاسکے۔

(3) اس باب کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعے بنایا گیا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے تیس دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے، اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا

اجلاسوں کے فوری بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا ردوبدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ یہ قاعدہ نہیں بنانا چاہئے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی ردوبدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم، ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اُس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مُضرت نہیں پہنچائے گی۔

# باب IV

# بورڈوں کی تشکیل اور اُن کے کارہائے منصبی

## تشکیل۔

13۔ (1) ایسی تاریخ سے موثر جیسا کہ ریاستی حکومت، اطلاع نامے کے ذریعے، سرکاری گزٹ میں اس سلسلے میں مقرر کرے، ایسے نام کے تحت ایک اوقاف کا بورڈ تشکیل دیا جائے گا جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی جاسکے گی:

مگر شرط یہ کہ اُس صورت میں جب وقف کا بورڈ قائم نہ کیا گیا ہو جیسا کہ اس ضمن کے تحت مطلوب ہے تو اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کی توضیعات کو مُضرت پہنچائے بغیر وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر وقف کا بورڈ قائم کیا جائے گا۔

(2) ضمن (1) میں مندرج کسی امر کے باوجود، اگر کسی ریاست میں شیعہ اوقاف ریاست کے کل اوقاف کے پندرہ فیصد سے زائد ہوں یا اگر ریاست میں شیعہ اوقاف کی جائیدادوں کی آمدنی ریاستی اوقاف کی تمام جائیدادوں کی آمدن کے پندرہ فیصد سے زائد ہو تو ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے سُنی اوقاف اور شیعہ اوقاف کے لیے الگ الگ ایسے ناموں کے تحت جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی گئی ہو، اوقاف کا بورڈ قائم کر سکے گی۔

(2الف) جب دفعہ 13 کے ضمن (2) کے تحت وقف کا بورڈ قائم کیا گیا ہو تو شیعہ وقف کی صورت میں اراکین کا تعلق شیعہ مسلم سے ہوگا اور سنی کی صورت میں اراکین کا تعلق سنی مسلم سے ہوگا۔

(3) بورڈ ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جس کا دائمی تسلسل ہوگا اور اس کی ایک مشترکہ مہر ہوگی اور اسے جائیداد حاصل کرنے اور اپنے پاس رکھنے اور منتقل کرنے کا اختیار ہوگا۔ ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع جیسا کہ مقرر کی جاسکیں اور وہ مذکورہ نام سے دعویٰ دائر کرے گا اور اس پر دعویٰ دائر ہو سکے گا۔

## بورڈ کی بناوٹ۔

14۔ (1) ریاست اور قومی خطہ راجدھانی دہلی کے لیے بورڈ حسب ذیل پر مشتمل ہوگا:—

(الف) ایک چیر پرسن؛

(ب) ایک اور زیادہ سے زیادہ دو اراکین، جیسا کہ ریاستی حکومت مناسب سمجھے، ہر ایک انتخابی جماعتوں سے منتخب کیے جائیں گے جو حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے —

(i) ریاست یا جیسی بھی صورت ہو، قومی خطہ راجدھانی دہلی سے پارلیمنٹ کے مسلم اراکین؛

(ii) ریاستی قانون سازیہ کے مسلم اراکین؛

(iii) متعلقہ ریاست یا یونین علاقے کی بار کونسل کے مُسلم اراکین:

مگر شرط یہ ہے کہ جب ریاست یا مرکزی علاقے کی بار کونسل کا کوئی مسلم رکن نہ ہو تو ریاستی حکومت یا مرکزی علاقہ انتظامیہ، جیسی بھی صورت ہو، اس ریاست یا مرکزی علاقے سے کسی سینئر مسلم وکیل کو نامزد کر سکے گی؛ اور

(iv) سالانہ ایک لاکھ یا اس سے زائد آمدنی رکھنے والے اوقاف کے متولیان؛

تشریح I۔ شبہات کو دور کرنے کے لیے بذریعہ ہذا یہ واضح کیا جاتا ہے کہ فقرہ جات (i) تا (iv) میں درج زمروں میں سے اراکین کا انتخاب ہر ایک زمرہ کے لیے تشکیل شدہ انتخابی جماعت سے کیا جائے گا۔

تشریح II۔ شبہات کو دور کرنے کے لیے بذریعہ ہذا واضح کیا جاتا ہے کہ مسلم رکن کا ریاست یا قومی خطہ راجدھانی دہلی سے جیسا کہ فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ (ii) میں حوالہ دیا گیا ہے، پارلیمنٹ کا رکن نہ رہنے کی صورت میں یا ریاستی قانون ساز اسمبلی کا رکن، جیسا کہ فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ (ii) کے تحت مطلوب ہے، نہ رہنے کی صورت میں ایسے رکن کے ریاست یا قومی خطہ راجدھانی دہلی، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے بورڈ کے رکن کے عہدہ کو، اُس تاریخ سے جب سے ایسا رکن ریاست یا قومی خطہ راجدھانی دہلی سے پارلیمنٹ کا رکن یا ریاستی قانون ساز اسمبلی کا رکن، جیسی بھی صورت ہو، نہ رہا ہو، خالی متصور کیا جائے گا؛

(ج) مسلمانوں میں سے ایک شخص جو شہری منصوبہ بندی یا کاروباری انتظامیہ، سماجی کام، مالیات یا مالگزاری، زراعت اور ترقیاتی سرگرمیوں میں پیشہ ورانہ مہارت رکھتا ہو، ریاستی حکومت کے ذریعے نامزد کیا جائے گا؛

(د) مسلمانوں میں سے شیعہ اور سُنی دینیات اسلامی کے نامور دانشوروں میں سے ایک ایک ریاستی حکومت کے ذریعے نامزد کیا جائے گا؛

(ہ) مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کو ریاستی حکومت کے ذریعے ریاستی حکومت کے افسران میں سے نامزد کیا جائے گا جو ریاستی حکومت کے جوائنٹ سکریٹری کے رتبہ سے کم کا نہ ہو۔

(1الف) مرکزی حکومت یا جیسی کہ صورت ہو، ریاستی حکومت کے کسی بھی وزیر کو بورڈ کے رکن کی حیثیت سے نامزد یا منتخب نہیں کیا جائے گا:

مگر شرط یہ کہ مرکزی علاقے کی صورت میں بورڈ کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات اراکین پر مشتمل ہوگا جن کو مرکزی حکومت کے ذریعے ضمن (1) کے فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) تا(iv) یا فقرہ جات (ج) تا (ہ) کے تحت مصرحہ زمروں میں سے مقرر کیا جائے گا:

مزید شرط یہ کہ بورڈ میں مقرر کردہ اراکین میں سے کم از کم دو خواتین ہوں گی:

شرط یہ بھی ہے کہ ہر ایسے معاملے میں جہاں متولی کا نظام موجود ہو وہاں پر ایک متولی بورڈ کا بحیثیت رُکن ہوگا۔

(2) ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں مصرحہ اراکین کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے ذریعہ ایسے طریقے میں منعقد کیا جائے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ جب پارلیمنٹ، ریاست کی قانون سازیہ یا ریاستی بار کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کے مسلم اراکین کی تعداد صرف ایک ہو، تو ایسے مسلم رکن کو بورڈ میں منتخب کیا گیا قرار دیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں ضمن (1) کے فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) سے (iii) میں متذکرہ زمروں میں کوئی مسلم رکن نہ ہو، تو پارلیمنٹ، ریاستی قانون سازیہ یا ریاستی بار کونسل، جیسی کہ صورت ہو، کے سابقہ مسلم اراکین، میں سے انتخابی جماعت تشکیل دیں گے۔

(3) اس دفعہ میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں ریاستی حکومت تحریری طور پر ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کے لیے مطمئن ہو، کہ ضمن (1) کے فقرہ (ب) کے ذیلی فقرہ جات (i) سے (iii) میں متذکرہ کسی بھی زمرہ کے لیے انتخابی جماعت تشکیل دینا مناسب طور پر قابل عمل نہیں ہے تو ریاستی حکومت ایسے اشخاص کو بطور بورڈ کے اراکین نامزد کر سکے گی جیسا کہ یہ مناسب متصور کرے۔

(4) بورڈ کے منتخب اراکین کی تعداد، ہر وقت بورڈ کے نامزد کیے گئے اراکین سے زیادہ ہوگی ماسوائے جس کی توضیع ضمن (3) کے تحت کی گئی ہو۔

☆☆☆

(6) بورڈ میں شیعہ اراکین یا سنی اراکین کی تعداد کو متعین کرنے میں، ریاستی حکومت بورڈ کے ذریعے چلائے جانے والے

شیعہ اوقاف اور سُنی اوقاف کی تعداد اور مالیت کو ملحوظ نظر رکھے گی اور جہاں تک ہو سکے ایسے تعین کے مطابق اراکین کا تقرر کرے گی۔

☆☆☆

(8) جب بھی بورڈ کو تشکیل یا سرنو تشکیل دیا جائے تو بورڈ کے اس غرض کے لیے طلب کیے گئے اجلاس میں موجود اراکین میں سے کسی ایک کا انتخاب بطور بورڈ کے چیر پرسن کے ہوگا۔

(9) بورڈ کے اراکین، مرکزی حکومت کے ذریعے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے مقرر کیے جائیں گے۔

**میعاد عہدہ۔**

15۔ بورڈ کے ارکان دفعہ 14 کے ضمن (9) میں محولہ اطلاع نامہ کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

**بورڈ کا رُکن مقرر کیے جانے یا بحیثیت ممبر بنے رہنے کے لیے نااہلیت۔**

16۔ کوئی شخص بھی بورڈ کا رکن مقرر کیے جانے یا بحیثیت رُکن بنے رہنے کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا، اگر—

(الف) وہ مسلمان نہ ہو اور اکیس سال کی عمر سے کم کا ہو؛

(ب) وہ شخص فاتر العقل پایا گیا ہو؛

(ج) وہ غیر بری الذمہ دیوالیہ ہو؛

(د) وہ اخلاقی گراوٹ کے جرم کی پاداش میں مجرم قرار دیا گیا ہو اور ایسے اثبات جُرم کو منسوخ نہ کیا گیا ہو یا ایسے جرم کی پاداش میں اُسے مکمل معافی نہیں دی گئی ہو؛

(دالف) اسے وقف کی کسی جائیداد پر غاصبانہ قبضے کا قصوروار ٹھہرایا گیا ہو؛

(ھ) گذشتہ کسی موقعہ پر وہ—

(i) بحیثیت رُکن کے یا بحیثیت متولی کے اپنے عہدہ سے برطرف کیا گیا ہو؛ یا

(ii) کسی مجاز عدالت یا ٹریبونل کے حکم سے کسی پُراعتماد حیثیت سے یا تو بدانتظامی کے لیے یا بدعنوانی کے لیے ہٹایا گیا ہو۔

**بورڈ کے اجلاس۔**

17۔ (1) بورڈ، کا کام کاج چلانے کے لیے ایسے اوقات اور ایسے مقامات پر اجلاس کرے گا جیسا کہ ضوابطہ کے ذریعے توضیع کی جائے۔

(2) چیر پرسن، یا اس کی غیر حاضری میں، اراکین میں سے کوئی منتخب شدہ رُکن بورڈ کے اجلاس کی صدارت کرے گا۔

(3) اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع، تمام سوالات کا، جو بورڈ کے کسی اجلاس کے سامنے آتے ہیں، فیصلہ موجود ارکان کے ووٹوں کی اکثریتی رائے کے ذریعے کیا جائے گا، اور مساوی ووٹوں کی صورت میں، چیر پرسن یا، اس کی غیر موجودگی میں صدارت کرنے والے دیگر شخص کو دوسرا یا فیصلہ کُن ووٹ حاصل ہوگا۔

## بورڈ کی کمیٹیاں۔

18۔ (1) بورڈ جب بھی یہ مناسب سمجھے عام طور پر یا مخصوص غرض کے لیے یا کسی مصرحہ علاقہ یا علاقہ جات کے اوقاف کی نگرانی کے لیے کمیٹیاں قائم کر سکے گا۔

(2) ایسی کمیٹیوں کی تشکیل، کار ہائے منصبی، فرائض اور میعاد عہدہ کا تعین وقتاً فوقتاً بورڈ کے ذریعہ کیا جائے گا:

مگر شرط یہ کہ ایسی کمیٹیوں کے ارکان کے لیے بورڈ کا رکن ہونا ضروری نہیں ہوگا۔

## چیر پرسن اور ارکان کا استعفیٰ۔

19۔ چیر پرسن یا کوئی دیگر رکن ریاستی حکومت کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا:

بشرطیکہ چیر پرسن یا رُکن اپنے عہدہ پر تب تک فائز رہے گا جب تک کہ سرکاری گزٹ میں اس کے جانشین کی تقرری مشتہر کی جائے۔

## چیر پرسن اور ارکان کا ہٹایا جانا۔

20۔ ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے بورڈ کے چیر پرسن یا اس کے کسی رکن کو ہٹا سکے گی، اگر وہ—

(الف) دفعہ 16 میں مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی بھی ایک کے تابع ہو یا ہو جائے؛ یا

(ب) کام کرنے سے انکار کرتا ہو یا کام کرنے کے اہل نہ ہو یا ایسے طریقے میں کام کرتا ہو جو ریاستی حکومت اس کی پیش کردہ وضاحت پر سنوائی کے بعد اوقاف کے مفاد کے لیے مضرت رساں سمجھتی ہو؛ یا

(ج) بورڈ کی رائے میں کسی معقول وجہ کے بغیر بورڈ کے تین متواتر اجلاسوں میں حاضر رہنے میں قاصر ہو۔

(2) جب بورڈ کا چیر پرسن ضمن (1) کے تحت ہٹایا گیا ہو تو وہ بورڈ کا رُکن بھی نہیں رہے گا۔

## عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے چیر پرسن کا ہٹایا جانا۔

20الف۔ دفعہ 20 کی توضیعات کو مُضرت پہنچائے بغیر، بورڈ کے چیر پرسن کو مندرجہ ذیل طریقے میں عدم اعتماد کے ووٹ سے ہٹایا جا سکے گا، یعنی:—

(الف) بورڈ کے چیر پرسن کی حیثیت سے منتخب کسی شخص پر عدم اعتماد یا اعتماد کے ووٹ کا اظہار کرنے والی کوئی بھی قرارداد ماسوائے مقررہ طریقے میں، اور بحیثیت چیر پرسن کے، اس کے انتخاب کی تاریخ کے بعد بارہ ماہ گزر گئے ہوں، پیش نہیں کی جائے گی اور اسے ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری کے سوائے ہٹایا نہیں جائے گا؛

(ب) عدم اعتماد کے لیے ریاستی حکومت کو نوٹس بھیجا جائے گا جس میں ایسی وجوہات واضح ہوں گی جن پر ایسی تحریک کو لانے کی تجویز ہو اور اس پر بورڈ کے کل اراکین کے کم سے کم آدھے اراکین کے ذریعے دستخط کیے گئے ہوں؛

(ج) عدم اعتماد کے نوٹس پر دستخط کرنے والے بورڈ کے کم سے کم تین اراکین، ریاستی حکومت کو ذاتی طور پر، اُس غرض کے لیے کہ عدم اعتماد کی تحریک پر دستخط صحیح ہیں اور دستخط کنندہ گان نے نوٹس کے مندرجات کو سننے اور پڑھنے کے بعد ہی دستخط کیے ہیں، اُن کے ذریعے دستخطی حلف نامے کے ساتھ نوٹس پیش کریں گے؛

(د) عدم اعتماد کے نوٹس وصول ہونے پر، جیسا کہ مندرجہ بالا وضع کیا گیا ہے، ریاستی حکومت ایسا وقت، تاریخ اور جگہ مقرر کرے گی جیسا کہ مجوزہ عدم اعتماد تحریک کی غرض کے لیے اجلاس منعقد کرنے کے لئے موزوں سمجھا جائے:

مگر شرط یہ کہ ایسے اجلاس کے لیے کم سے کم پندرہ دنوں کا نوٹس دیا جائے گا؛

(ہ) فقرہ (د) کے تحت اجلاس کے لیے نوٹس میں یہ بھی توضیع ہوگی کہ واجب طور پر چلائی جانے والی عدم اعتماد کی تحریک یا نئے چیر پرسن کا انتخاب، جیسی بھی صورت ہو، کی صورت میں، اُسی اجلاس میں منعقد کیا جائے گا؛

(و) ریاستی حکومت ایک گزٹیڈ افسر کو بھی نامزد کرے گی (اُس محکمہ کے افسر سے دیگر طور پر جو بورڈ کی انتظامیہ اور نگرانی سے متعلق ہو) جو اس اجلاس کے صدر نشین افسر کی حیثیت سے کام کرے گا جس میں عدم اعتماد کے لیے قرارداد پر غور کیا جائے؛

(ز) بورڈ کے ایسے اجلاس کے لیے کورم، بورڈ کے اراکین کی کل تعداد کا نصف ہوگا؛

(ح) عدم اعتماد کے لیے قرارداد عملائی گئی متصور ہوگی اگر حاضر اراکین کی محض اکثریت کے ذریعے پاس کی گئی ہو؛

(ط) اگر عدم اعتماد کے لیے قرارداد عملائی گئی ہو تو چیر پرسن فوراً عہدے پر بنا نہیں رہے گا اور اس کا جانشین عہدہ سنبھالے گا جسے اُسی اجلاس میں دیگر قرارداد کے ذریعے منتخب کیا جائے گا؛

(ی) نئے چیر پرسن کا انتخاب فقرہ (ط) کے تحت فقرہ (و) میں محولہ متذکرہ صدارتی افسر کی صدرنشینی میں اجلاس میں مندرجہ ذیل طریقے میں منعقد کیا جائے گا یعنی:—

(i) چیر پرسن بورڈ کے منتخبہ اراکین میں سے منتخب کیا جائے گا؛

(ii) امیدواروں کی نامزدگی کی تجویز اور تائید اسی اجلاس میں کی جائے گی اور نامزدگی واپس لینے کے بعد، اگر کوئی ہو، خفیہ رائے دہی کے طریقے سے انتخاب منعقد کیا جائے گا؛

(iii) اجلاس میں حاضر اراکین کی محض اکثریت سے انتخاب منعقد کیا جائے گا اور ووٹوں کے یکساں ہونے کی صورت میں معاملہ کو قرعہ اندازی سے طے کیا جائے گا؛ اور

(iv) اجلاس کی کارروائیوں پر صدرنشین افسر کے ذریعے دستخط کیے جائیں گے؛

(ک) فقرہ (ح) کے تحت منتخب کیا گیا چیر پرسن عدم اعتماد کی قرارداد سے ہٹائے گئے چیر پرسن کی بقایا مدت تک ہی عہدہ پر فائز ہوگا؛ اور

(ل) اگر کورم کی خاطر یا اجلاس میں مطلوبہ اکثریت کی کمی کے لیے عدم اعتماد کی قرارداد پاس کرنے کے لیے تحریک ناکام ہوجائے تو عدم اعتماد کی تحریک کو زیر غور لانے کے لیے کوئی اگلا اجلاس سابقہ اجلاس کی تاریخ کے چھ ماہ کے اندر منعقد نہیں کیا جائے گا۔

## خالی اسامی پُر کرنا۔

21۔ جب کسی رُکن کی نشست اس کے ہٹائے جانے، استعفیٰ، موت یا دیگر طور سے خالی ہوجائے تو کسی نئے رُکن کو اس کی جگہ پر مقرر کیا جائے گا اور ایسا رُکن اُس وقت تک عہدے پر فائز رہے گا جب تک وہ 'رُکن' جس کی جگہ وہ پُر کرتا ہو، فائز رہنے کا حق رکھتا اگر ایسی خالی اسامی واقع نہ ہوئی ہوتی۔

## خالی اسامیاں وغیرہ بورڈ کی کارروائیوں کو ناجائز قرار نہیں دیں گی۔

22۔ بورڈ کا کوئی فعل یا کارروائی فقط اس بنا پر ناجائز نہیں ہوگی کہ اس کے اراکین میں کوئی خالی اسامی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص موجود ہے۔

## چیف ایگزیکٹیو افسر کی تقرری اور اس کی میعاد عہدہ اور دیگر شرائط ملازمت۔

23۔ (1) بورڈ کا ایک کل وقتی چیف ایگزیکٹیو افسر ہوگا جو مسلمان ہوگا اور ریاستی حکومت کے ذریعے سرکاری گزٹ میں اطلاع

نامے سے بورڈ کے ذریعہ تجویز کیے گئے دو ناموں کے پینل میں سے مقرر کیا جائے گا اور وہ ریاستی حکومت کے ڈپٹی سکریٹری سے کم درجے کا نہ ہوگا اور اس درجے کے کسی مسلم افسر کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں مساوی درجے کے کسی مسلم افسر کو ڈیپوٹیشن پر مقرر کیا جائے گا۔

(2) چیف ایگزیکٹیو افسر کی میعاد عہدہ اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جیسا کہ مقرر کی جائیں۔

(3) چیف ایگزیکٹیو افسر بہ اعتبار عہدہ بورڈ کا سکریٹری ہوگا اور بورڈ کی انتظامی نگرانی کے تحت ہوگا۔

بورڈ کے افسران اور دیگر ملازمین۔

24۔ (1) بورڈ کو ایسی تعداد میں افسران اور دیگر ملازمین کی مدد حاصل ہوگی جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت اس کے کارہائے منصبی کی موثر کارکردگی کی انجام دہی کے لیے ضروری ہو، بورڈ ریاستی حکومت سے صلاح مشورہ کے ساتھ اس کی تفاصیل کا تعین کرے گا۔

(2) افسران اور دیگر ملازمین کی تقرری اُن کی میعاد عہدہ اور شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جن کی توضیع ضوابط کے ذریعے کی جاسکے گی۔

## چیف ایگزیکٹیو افسر کے فرائض اور اختیارات۔

25۔ (1) اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات اور بورڈ کی ہدایات کے تابع، چیف ایگزیکٹیو افسر کے کارہائے منصبی میں مندرجہ ذیل شامل ہوں گے—

(الف) اوقاف اور وقف جائیدادوں کی نوعیت اور وسعت کی چھان بین کرنا اور جب بھی ضروری ہو، وقف جائیدادوں کی فہرست طلب کرنا اور وقتاً فوقتاً متولیوں سے حسابات، گوشوارے اور اطلاع طلب کرنا؛

(ب) وقف جائیدادوں اور اس سے منسلک حساب، ریکارڈوں، اقرار ناموں یا دستاویزات کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ج) عموماً ایسے کام کرنا جو اوقاف کے کنٹرول، دیکھ ریکھ اور نگرانی کے لیے ضروری ہوں۔

(2) کسی وقف کی نسبت ضمن (1) کے تحت ہدایات دینے کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، بورڈ وقف کے ذریعے وقف نامہ میں ہدایات کی موافقت کے ساتھ، وقف کی غرض اور وقف کی ایسی رسوم اور رواج جیسا کہ مسلم قانون کے مسلک، جس کے ساتھ وقف وابستہ ہو، سے منظور شدہ ہو، پر عمل درآمد کرے گا۔

(3) بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں صاف طور پر توضیع کی گئی ہو چیف ایگزیکٹیو افسر ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جیسا کہ اس کو اس ایکٹ کے تحت سونپے گئے ہوں یا تفویض کیے گئے ہوں۔

## بورڈ کے احکامات اور قراردادوں کی نسبت چیف ایگزیکٹیو افسر کے اختیارات۔

26۔ جب چیف ایگزیکٹیو افسر اس بات پر غور کرے کہ بورڈ کے ذریعہ صادر کیا گیا کوئی حکم یا قرارداد—

(الف) قانون کے مطابق صادر نہیں کیا گیا ہے، ؛ یا

(ب) اس ایکٹ کے تحت یا ذریعہ یا دیگر کسی قانون کے ذریعہ بورڈ کو تفویض کیے گئے اختیارات کے اضافہ میں ہے یا غلط استعمال میں ہے؛ یا

(ج) اگر عمل درآمد کیا جائے تو، عین ممکن ہے کہ —

(i) بورڈ، یا متعلقہ وقف یا اوقاف کو عمومی طور پر مالی نقصان کا سبب بنے؛ یا

(ii) بلوہ یا نقص امن کی طرف لے جائے؛ یا

(iii) انسانی زندگی، صحت یا تحفظ کے نقصان کا سبب بنے، یا

(د) بورڈ یا کسی وقف یا عمومی طور پر اوقاف کے لیے فائدہ مند نہیں ہے،

تو وہ ایسا حکم یا قرارداد پر عمل درآمد کرنے سے قبل معاملے کو بورڈ کے سامنے دوبارہ غور کرنے کے لیے رکھے گا اور اگر ایسے دوبارہ غور کرنے کے بعد حکم یا قرارداد کی موجود اور ووٹ کرنے والے ارکان کے ووٹ کی اکثریت سے تصدیق نہیں کی گئی تو وہ معاملے کو حکم یا قرارداد سے متعلق اپنے اعتراضات کے ساتھ ریاستی حکومت کو بھیجے گا اور اس پر ریاستی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

## بورڈ کے ذریعے اختیارات تفویض کرنا۔

27۔ بورڈ، عام یا خاص تحریری حکم کے ذریعے، چیرپرسن، دیگر کسی رُکن، چیف ایگزیکٹیو افسر یا دیگر کسی افسر یا بورڈ کے ملازم یا کسی علاقہ کمیٹی کو ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع جیسا کہ متذکرہ حکم میں صراحت کی جائے، اس ایکٹ کے تحت اس کے ایسے اختیارات اور فرائض، ماسوائے دفعہ 32 کے ضمن (2) کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ز) اور (ی) اور دفعہ 110 کے تحت متذکرہ بورڈ کے اختیارات اور کارہائے منصبی کے، جو یہ ضروری متصور کرے، تفویض کر سکے گا۔

## بورڈ کی ہدایات کی عمل درآمدگی کے لیے ضلع مسٹریٹ، ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا اختیار۔

28۔ اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے تابع، کسی ریاست میں ضلع کا ضلع مجسٹریٹ یا اس کی

غیر حاضری میں ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ بورڈ کے فیصلوں پر عمل درآمدگی کے لیے ذمہ دار ہوگا جو چیف ایگزیکٹوافسر کی وساطت سے بھیجے جاسکیں گے اور بورڈ جہاں اسے ضروری معلوم ہو، اپنے فیصلوں پر عمل درآمدگی کے لئے، ٹریبونل سے ہدایات لے سکے گا۔

## ریکارڈ، رجسٹر وغیرہ کا معائنہ کرنے کے چیف ایگزیکٹوافسر کے اختیارات۔

29۔ (1) چیف ایگزیکٹوافسر یا اس کے ذریعہ باقاعدہ مجاز کردہ بورڈ کا کوئی دیگر افسر، ایسی شرائط کے تابع جن کی صراحت کی جائے، سبھی مناسب اوقات میں کسی سرکاری دفتر میں وقف سے متعلق کسی ریکارڈ، رجسٹر یا دیگر دستاویز یا ایسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیدادوں کا جو وقف جائیداد ہیں یا جن کا وقف جائیداد ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے، معائنہ کرنے کا حقدار ہوگا۔

(2) متولی یا دیگر کوئی شخص جس کے قبضے میں وقف جائیدادوں سے متعلق کوئی دستاویز ہے، چیف ایگزیکٹوافسر کے ذریعہ تحریری طور پر اسے پیش کرنے کا مطالبہ کیے جانے پر، اسے مصرحہ مدت کے اندر پیش کرے گا۔

(3) ایسی شرائط کے تابع جن کی صراحت کی جائے، سرکار کی کوئی ایجنسی یا کوئی دیگر تنظیم، چیف ایگزیکٹوافسر کے سامنے اس کی طرف سے اس بارے میں تحریری مطالبہ کیے جانے پر، دس کام کے دنوں کے اندر وقف جائیدادوں یا دعویٰ کی جانے والی وقف جائیدادوں سے متعلق ریکارڈ، جائیدادوں کی رجسٹریاں یا دیگر دستاویز کی نقول فراہم کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ضمن (2) اور ضمن (3) میں مندرجہ کوئی کارروائی کرنے سے پہلے چیف ایگزیکٹوافسر بورڈ کی منظوری حاصل کرے گا۔

## ریکارڈوں کا معائنہ۔

30۔ (1) بورڈ، اس کی کارروائیوں یا اس کی تحویل میں دیگر ریکارڈوں کے معائنہ کی اجازت دے سکے گا اور اس کی نقول ایسی فیس کی ادائیگی پر اور ایسی شرائط کے تابع جیسا کہ مقرر کی جاسکیں گی، جاری کر سکے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کردہ تمام نقول، بورڈ کے چیف ایگزیکٹوافسر سے، بھارتی شہادت ایکٹ، 1872(1 بابت 1872) کی دفعہ 76 میں توضیع کیے گئے طریقہ سے تصدیق شدہ ہوں گی۔

(3) چیف ایگزیکٹوافسر کو ضمن (2) کے ذریعے عطا کیے گئے اختیارات بورڈ کے ایسے دیگر افسر یا افسران کے ذریعے استعمال کیے جاسکیں گے جیسا کہ اس بارے میں بورڈ کے ذریعے عام طور پر یا خصوصی طور پر مجاز کیا جائے۔

## پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے نااہلیت کا تدارک۔

31۔ یہاں پر یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ بورڈ کے چیرپرسن یا اراکین کے عہدے کے لیے پارلیمنٹ کا رکن یا یونین

علاقے کی مجلس قانون ساز کا رکن یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن چنے جانے یا ہونے پر نا اہل نہیں ہوگا اور کبھی بھی نا اہل ہوا متصور نہیں ہوگا، اگر موزوں ریاستی مجلس قانون ساز کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے تحت ایسا اعلان کیا جائے۔

## بورڈ کے اختیارات اور کار ہائے منصبی۔

32۔ (1) اس ایکٹ کے تحت بنائے جانے والے کسی قواعد کے تابع، ریاست میں اوقاف کی عام نگرانی، قائم کیے گئے بورڈ یا ریاست میں مرکوز ہوگی؛ اور اس ایکٹ کے تحت اس کے اختیارات کا استعمال کرنا بورڈ کی ذمہ داری ہوگی تا کہ یہ یقینی بنایا جائے کہ اس کے زیر نگرانی اوقاف مناسب طور پر چلائے جا رہے ہیں، زیر کنٹرول اور زیر انصرام ہیں اور اس کی آمدنی کا استعمال باضابطہ طور پر ایسے مقاصد اور اغراض کے لیے کیا جا رہا ہے جس کے لیے ایسے اوقاف کو وجود میں لایا گیا تھا یا لانے کا ارادہ تھا:

مگر شرط یہ کہ کسی بھی وقف کی نسبت اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے میں بورڈ، واقف کی ہدایات کی مطابقت میں، وقف کی اغراض اور مسلم قانون کے مسلک سے منظور شدہ وقف کے دستور یا رواج، جس سے وقف کا تعلق ہو، عمل کرے گا۔

تشریح۔ شبہات کو دور کرنے کے لئے، اس کی یہاں پر وضاحت کی جاتی ہے کہ اس ضمن میں، ''وقف'' میں ایسا وقف شامل ہے جس کی نسبت عدالت قانون کے ذریعے کوئی بھی اسکیم آیا وہ اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے یا بعد میں، بنائی گئی ہے؛

(2) ماقبل اختیار کی عمومیت کو مُضرت پہنچائے بغیر، بورڈ کے کار ہائے منصبی بذیل ہوں گے—

(الف) ہر وقف کی ابتدا، آمدنی، مقصد اور مفاد الیہم سے متعلق معلومات پر مبنی ریکارڈ مرتب کرنا؛

(ب) اس بات کو یقینی بنانا کہ اوقاف کی آمدن اور دیگر جائیداد اس کے ایسے مقاصد اور اغراض کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کے لیے ایسے اوقاف قائم کیے گئے تھے یا کرنے کا ارادہ تھا؛

(ج) اوقاف کے انتظام کے لیے ہدایات دینا؛

(د) کسی وقف کے انتظام کی اسکیموں کو طے کرنا:

مگر شرط یہ کہ کوئی ایسا تصفیہ متاثرہ فریقین کو سنوائی کا موقع دیئے بغیر طے نہیں کیا جائے گا؛

(ہ) مندرجہ ذیل ہدایت دینا—

(i) وقف کے مقاصد کے مطابق کسی وقف کی زائد آمدنی کا استعمال؛

(ii) وقف کی آمدن، جس کے مقاصد کسی تحریری دستاویز سے ظاہر نہیں ہیں، کس طریقے سے استعمال ہوگی؛

(iii) کسی بھی صورت میں جہاں وقف کے کسی مقصد کا وجود نہ رہ گیا ہو یا حصولی کے لیے نا اہل بن گیا ہو، تو اس طرح سے وہ آمدن جو پہلے اس مقصد کی خاطر لگائی جاتی تھی کسی دیگر ایسے مقصد کے بابت لگائی جائے گی، جو ویسا ہی ہوگا یا ویسے کے قریب یا اصل مقصد کے قریب یا غریب کے فائدے کے لیے یا مسلم فرقے میں علم اور علمیت کی ترقی کے لیے ہوگا—

مگر شرط یہ کہ اس فقرہ کے تحت متاثرہ فریقین کو سنوائی کا موقع دیئے بغیر کوئی ہدایت نہیں دی جائے گی۔

تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لئے، بورڈ کے اختیار کا استعمال بذیل کیا جائے گا—

(i) سُنی وقف کی صورت میں بورڈ کے صرف سُنی اراکین کے ذریعے؛ اور

(ii) شیعہ وقف کی صورت میں بورڈ کے صرف شیعہ اراکین کے ذریعے:

مگر شرط یہ کہ جہاں بورڈ میں سُنی یا شیعہ اراکین کی تعداد اور دیگر حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے، بورڈ کو یہ دکھائی دے کہ صرف ایسے اراکین کے ذریعے اختیار کا استعمال نہیں کیا جانا چاہئے تو یہ سُنی یا شیعہ کے ایسے دیگر مسلمانوں ،جیسی بھی صورت ہو، کو شرکت کی دعوت دے گا جیسا کہ یہ ٹھیک سمجھے جو اس فقرہ کے تحت اس کے اختیارات کا استعمال کرنے کے لیے بورڈ کے عارضی اراکین ہوں گے؛

(و) متولیوں کے ذریعے پیش کیے ہوئے بجٹوں کی پڑتال اور منظور کرنا اور اوقاف کے کھاتہ جات کا آڈٹ کرنے کے لیے بندوبست کرنا؛

(ز) اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق متولیوں کا تقرر کرنا اور ہٹانا؛

(ح) کسی وقف کی کھوئی ہوئی جائیدادوں کو پھر حاصل کرنے کے لیے اقدامات کرنا؛

(ط) اوقاف سے متعلق کارروائیاں اور دعوے دائر کرنا اور پیروی کرنا؛

(ی) اس ایکٹ کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت وقف کی کسی غیر منقولہ جائیداد کے پٹے کی منظوری دینا:

مگر شرط یہ کہ کوئی ایسی منظوری نہیں دی جائے گی بجز اس کے کہ بورڈ کے موجود اراکین میں سے کم از کم دو تہائی کی اکثریت اپنا ووٹ ایسی منظوری کے حق میں ڈالیں:

مزید شرط یہ کہ جہاں بورڈ کے ذریعہ ایسی منظوری نہ دی گئی ہو تو ایسا کرنے کی وجوہات قلم بند کی جائیں گی؛

(ک) وقف فنڈ کا انتظام کرنا؛

(ل) متولیوں سے وقف جائیداد سے متعلق ایسے گوشوارے، اعداد شمار، حسابات اور دیگر معلومات طلب کرنا جیسا کہ

بورڈ کو وقتاً فوقتاً ضرورت ہو؛

(م) وقف جائیدادوں، حسابات، ریکارڈوں یا اقرارناموں اور اس سے متعلق دستاویزوں کا معائنہ کرنا یا کروانا؛

(ن) وقف اور وقف جائیداد کی نوعیت اور وسعت کی تفتیش اور تعین کرنا اور جب بھی ضروری ہو ایسی جائیداد کا سروے کروانا؛

(ن الف) وقف آراضی یا عمارت کا بازاری کرائے کا ایسے طریقے میں تعین کرنا یا کروانا جیسا کہ بورڈ کے ذریعہ صراحت کی جائے؛

(س) عموماً تمام ایسے فعل کرنا جو اوقاف کے کنٹرول، دیکھ ریکھ اور انتظام کے لیے ضروری ہوں۔

(3) جہاں بورڈ نے فقرہ (د) کے انتظام کی کسی اسکیم کا تصفیہ کیا ہو یا ضمن (2) کے فقرہ (ہ) کے تحت کوئی ہدایت دی ہو، وقف میں مفاد رکھنے والا کوئی بھی شخص یا ایسے تصفیہ یا ہدایت سے متاثرہ شخص ٹریبونل میں ایسے تصفیہ یا ہدایت کو منسوخ کرنے کے لیے دعویٰ دائر کرے گا اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) جب بورڈ مطمئن ہو کہ کوئی وقف آراضی، جو وقف جائیداد ہے، بطور تعلیمی ادارہ شاپنگ مرکز، بازار، ہاؤسنگ یا رہائشی فلیٹ وغیرہ وغیرہ کی ترقی کے لیے موزوں امکان رکھتی ہے تو یہ متعلقہ وقف بورڈ کے متولی کو ایک نوٹس جاری کر سکے گا جس میں وہ، ایسی مدت کے اندر جس کی صراحت نوٹس میں کی جائے، ڈ جو ساٹھ دنوں سے کم نہ ہو، اپنے فیصلے کی اطلاع کہ آیا وہ ترقیاتی کاموں کی تشکیل کے لیے راضی ہے، دے گا۔

(5) ضمن (4) کے تحت اجرا شدہ نوٹس، اگر کوئی ہو، پر موصول جواب پر غور کرنے پر اگر بورڈ مطمئن ہو کہ متولی کام انجام دینے کے لیے رضامند نہیں ہے یا اہل نہیں ہے جو کہ نوٹس کی رو سے انجام دینا مطلوب ہے، تو وہ جائیداد قبضے میں لے سکے گا، اس پر کسی عمارت یا تعمیر کو ہٹائے گا، جو بورڈ کی رائے میں کام انجام دینے کے لیے ضروری ہو اور ایسے کاموں کی تکمیل وقف فنڈوں یا مالیات میں سے کی جائے گی جو متعلقہ وقف کی جائیدادوں کی کفالتوں سے جمع کیے جاسکیں گی اور جائیداد کی نگرانی اور انتظام ایسی مدت تک کرے گا جیسا کہ اس دفعہ کے تحت بورڈ کے ذریعے کیے گئے تمام اخراجات اس پر سود سمیت، ایسے کاموں کے رکھ رکھاؤ پر اخراجات اور جائیداد پر کیے جانے والے دیگر جائز اخراجات جائیداد سے حاصل آمدن سے وصول کیے جائیں:

مگر شرط یہ کہ بورڈ تین برسوں کے دوران جائیداد سے اخذ کی گئی اوسط سالانہ خالص آمدنی کی حد تک متعلقہ وقف کے متولی کو سالانہ معاوضہ دے گا جو بورڈ کے ذریعے جائیداد کے دَر دست لینے سے فوراً قبل واقع ہوا ہو۔

(6) تمام اخراجات جن کا شمار ضمن (5) میں کیا گیا ہے، کی ترقی شدہ جائیدادوں کی آمدنی سے تلافی کے بعد ترقی شدہ جائیدادوں کو متعلقہ وقف کے متولی کے حوالے کیا جائے گا۔

**چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس کے ذریعے مجاز کردہ اشخاص کے ذریعے معائنے کے اختیارات۔**

33۔ (1) پڑتال کے نقطہ نظر سے، چاہے کسی متولی کی طرف سے اُس کی عاملانہ یا انتظامی فرائض کی کارکردگی میں کسی ناکامی یا لاپرواہی کی وجہ سے وقف یا وقف جائیداد کو کوئی نقصان یا خرابی ہوئی ہو، تو چیف ایگزیکٹیو افسر یا تحریری طور پر اس کے ذریعے مجاز کردہ کوئی دیگر شخص بورڈ کی ماقبل منظوری سے تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں، جو وقف جائیدادیں ہیں، اور تمام ریکارڈوں، خط وکتابت، منصوبے اور اس سے منسلک حسابات اور دستاویزوں کا معائنہ کر سکے گا۔

(2) جب بھی کبھی ضمن (1) میں محولہ ایسا کوئی معائنہ کیا گیا ہو تو متعلقہ متولی اور تمام افسران اور اس کے تحت کام کرنے والے دیگر ملازمین اور وقف کے انتظام سے منسلک ہر شخص ایسے معائنہ کرنے والے شخص تک، تمام ایسی امداد اور سہولیات جو ضروری ہوں اور اُسے واجب طور پر ایسا معائنہ کروانے کے لیے مطلوب ہوں، پہنچائے گا اور معائنہ کے لیے وقف سے متعلق کوئی منقولہ جائیداد یا دستاویزات بھی پیش کرے گا جس کے لیے معائنہ کرنے والے شخص نے مطالبہ کیا ہو اور اُس کو وقف سے متعلق ایسی معلومات فراہم کرے گا جس کا اُس نے مطالبہ کیا ہو۔

(3) جہاں ایسے کسی بھی معائنہ کے بعد، یہ ظاہر ہو کہ متعلقہ متولی یا کوئی افسر، یا دیگر ملازم جو اُس کے تحت کام کر رہا تھا یا کر رہا ہے نے، کوئی رقم یا وقف جائیداد غلط استعمال، بے جا تصرف، یا دھوکہ دہی سے اپنے پاس رکھی ہے یا بے ضابطہ، غیر مجاز یا غیر مناسب اخراجات وقف کے فنڈوں میں سے کیے ہیں تو چیف ایگزیکٹیو افسر، متولی یا متعلقہ شخص کو وجہ بتانے کا مناسب موقع دینے کے بعد کہ کیوں نہ اس کے خلاف جائیداد یا رقم کی وصولی کا حکم صادر کیا جائے اور ایسی وضاحت پر غور کرنے کے بعد، اگر کوئی ہو، ایسا شخص تعین شدہ رقم یا جائیداد جسے غلط استعمال، بے جا تصرف یا دھوکہ دہی سے اپنے پاس رکھا گیا ہو یا ایسے شخص کے ذریعے کیے گئے بے ضابطہ، غیر مجاز یا غیر مناسب اخراجات کی رقم کا تعین کرے گا اور ہدایت کے ساتھ حکم نامے کا اجرا کرے گا اور مذکورہ جائیداد ایسی مدت کے اندر جیسا کہ حکم نامے میں صراحت کی گئی ہو، بحال کرے گا۔

(4) ایسے حکم سے ناراض کوئی متولی یا دیگر شخص حکم کی وصولی کے تیس دنوں کے اندر ٹریبونل میں اپیل کر سکے گا:

مگر شرط یہ کہ ٹریبونل کے ذریعے کوئی ایسی اپیل زیر غور نہیں لائی جائے گی بجز اس کے کہ ضمن (3) کے تحت تعین رقم اپیلانٹ پہلے چیف ایگزیکٹیو افسر کے پاس جمع کرے جو کہ اپیلانٹ سے واجب الادا ہو اور ضمن (3) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعے صادر حکم کے اطلاق کو اپیل کے زیر التوا کے دوران روکنے کا کوئی اختیار ٹریبونل کو حاصل نہیں ہوگا۔

(5) ٹریبونل، ایسی شہادت لینے کے بعد، جیسا یہ مناسب سمجھے، ضمن (3) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے صادر کیے گئے حکم کی تصدیق، اس میں ردوبدل یا ترمیم کر سکے گا یا ایسے حکم میں مصرحہ رقم کو جزوی طور پر یا مکمل طور پر معاف کر سکے گا اور اخراجات کے لیے ایسے احکام دے سکے گا جیسا کہ یہ معاملے کی حالات میں موزوں سمجھے۔

(6) ضمن (5) کے تحت ٹریبونل کا صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

## دفعہ 33 کے تحت متعین رقم کی وصولی۔

34۔ جہاں کسی متولی یا دیگر شخص جس کو چاہے دفعہ 33 کے ضمن (3) یا ضمن (5) کے تحت کوئی ادائیگی کرنے یا کسی جائیداد کے قبضے کو بحال کرنے کا حکم دیا گیا ہو یا اس نے ایسے حکم میں مصرحہ مدت کے اندر ایسی ادائیگی یا بحالی نظر انداز کی ہو یا وہ ناکام ہوا ہو تو چیف ایگزیکٹیو افسر، بورڈ کی ماقبل منظوری کے ساتھ متذکرہ جائیداد کے قبضے کی حصولی کے لیے ایسے اقدامات کرے گا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور اُس ضلع کے کلکٹر کو سرٹیفکیٹ بھی بھیجے گا جس میں ایسے متولی یا دیگر شخص کی جائیداد واقع ہو، جس میں دفعہ 33 کے تحت بیان کی گئی رقم جس کا تعین ٹریبونل یا اس کے ذریعے کیا گیا ہو، جیسی بھی صورت ہو، ظاہر ہو جو ایسے دیگر شخص یا متولی سے واجب الادا ہو، اور اس پر، کلکٹر ایسے سرٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم کی وصولی اس طرح کرے گا جیسا کہ یہ مالگذاری کے بقایا جات ہوں اور ایسی رقم کی وصولی پر، اسے چیف ایگزیکٹیو افسر کو ادا کرے گا، جو اس کی وصولی پر، رقم کو متعلقہ وقف کے فنڈ میں جمع کرے گا۔

## ٹریبونل کے ذریعے مشروط قرقی۔

35۔ (1) جب چیف ایگزیکٹیو افسر مطمئن ہو کہ متولی یا دیگر کوئی شخص جسے دفعہ 33 کے ضمن (3) یا ضمن (5) کے تحت کوئی ادائیگی کرنے کا حکم دیا گیا ہے متذکرہ حکم کی تعمیل میں تاخیر یا ناکامی کے ارادے سے—

(الف) کل جائیداد یا اس کا کوئی حصہ فروخت کرنے والا ہے؛ یا

(ب) چیف ایگزیکٹیو افسر کے حد اختیار سے کلی یا جزوی طور پر اس کی جائیداد کو ہٹانے والا ہے،

تو وہ بورڈ کی ماقبل منظوری کے ساتھ، ٹریبونل کو متذکرہ جائیداد یا اس کے کسی حصے، جیسا وہ ضروری سمجھے، کی مشروط قرقی کے لیے درخواست کر سکے گا۔

(2) جب تک کہ ٹریبونل دیگر طور پر ہدایت نہ دے، چیف ایگزیکٹیو افسر درخواست میں جائیداد، جس کی قرقی کرنا مطلوب ہو اور اس کی تشخیص شدہ قیمت کی صراحت کرے گا۔

(3) ٹریبونل، متولی یا متعلقہ شخص، جیسی بھی صورت ہو، کو ہدایت دے سکے گا کہ اُس کے ذریعے مقرر کی گئی مدت کے اندر، مذکورہ جائیداد یا اس کی قیمت یا اس کا کوئی حصہ جو دفعہ 34 میں محولہ سرٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو، کی بابت ایسی رقم جس کی صراحت حکم میں کی گئی ہو، کی ضمانت فراہم کرے تاکہ ضرورت پڑنے پر اسے ٹریبونل کو پیش کیا جا سکے اور اس کے اختیار میں دیا جا سکے یا وجہ بتائے کہ اسے ایسی ضمانت فراہم کیوں نہیں کرنی چاہیے۔

(4) ٹریبونل حکم نامے میں بھی صراحت کی گئی جائیداد کے کل یا کسی حصے کی مشروط قرقی کی ہدایت دے سکے گا۔

(5) اس دفعہ کے تحت ہر قرقی مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) کی توضیعات کے مطابق کی جائے گی، جیسا کہ یہ حکم مذکورہ مجموعہ کی توضیعات کے تحت قرقی کے لیے تھا۔

# باب V

# اوقاف کا رجسٹریشن

رجسٹریشن۔

36۔ (1) ہر ایک وقف آیا اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا مابعد وجود میں لایا گیا ہو، بورڈ کے دفتر میں رجسٹر کیا جائے گا۔

(2) رجسٹریشن کے لیے درخواست متولی کے ذریعے دی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی درخواستیں وقف یا اُس کے جانشین یا وقف کے کسی مفادالیہ یا کسی مسلم جو اُس مسلک کا ہے جس کا تعلق وقف سے ہے، کے ذریعے دی جاسکے گی۔

(3) رجسٹریشن کے لیے درخواست ایسے طریقے اور صورت میں اور ایسی جگہ پر دی جائے گی جیسا کہ بورڈ ضوابط کے ذریعہ توضیع کرے اور مندرجہ ذیل تفصیلات پر مشتمل ہوگی—

(الف) وقف جائیدادوں کی وضاحت جو اُس کی شناخت کے لیے کافی ہو؛

(ب) ایسی جائیدادوں سے مجموعی سالانہ آمدنی؛

(ج) وقف جائیدادوں کی نسبت مالگزاری، محصولات، شرحیں اور قابل ادا سالانہ ٹکسوں کی رقم؛

(د) وقف جائیدادوں کی آمدنی کی حصولی میں ہوئے سالانہ اخراجات کا تخمینہ؛

(ھ) بذیل کے لیے وقف کے تحت علیحدہ رکھی گئی رقم—

(i) متولی کا مشاہرہ اور افراد کے الاؤنسز؛

(ii) محض مذہبی اغراض؛

(iii) خیراتی اغراض؛ اور

(iv) کوئی دیگر اغراض؛

(و) بورڈ کے ذریعے ضوابط کے مطابق توضیع کردہ دیگر کوئی تفاصیل۔

(4) ہر ایسی درخواست کے ساتھ وقف نامے کی نقل ہوگی یا اگر ایسی کوئی دستاویز تکمیل نہ کی گئی ہو یا اس کی کوئی نقل حاصل نہ کی جاسکتی ہو، تو اس میں، جہاں تک درخواست دہندہ کو اس کی اصلیت، نوعیت اور وقف کے مقاصد کی علمیت ہو، اس کی پوری تفاصیل درج ہوں گی۔

(5) ضمن (2) کے تحت دی گئی ہر ایک درخواست، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 ( 5 بابت 1908) میں دعوؤں کو دستخط کرنے اور تصدیق کرنے کے لیے وضع کردہ طریقے میں، درخواست دہندہ کے ذریعے دستخط شدہ اور تصدیق شدہ ہوگی۔

(6) بورڈ درخواست دہندہ سے مزید کوئی تفاصیل یا معلومات جو یہ ضروری سمجھے، فراہم کرنے کی ہدایت دے سکے گا۔

(7) رجسٹریشن کے لیے درخواست کی وصولی پر، بورڈ وقف کا رجسٹریشن کرنے سے قبل ایسی تحقیقات کر سکے گا جس کو یہ درخواست کی صداقت اور معقولیت اور اس میں کسی تفاصیل کی درستی کے سلسلے میں ٹھیک سمجھے اور جب درخواست وقف جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے شخص کے علاوہ کسی دیگر شخص نے دی ہو تو بورڈ وقف کا رجسٹریشن کرنے سے قبل، وقف جائیداد کا انتظام کرنے والے شخص کو درخواست کی اطلاع دے گا اور وہ اس کی سنوائی کرے گا اگر وہ سنوائی کی خواہش ظاہر کرے۔

(8) اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل اوقاف وجود میں آنے کی صورت میں ایسے نفاذ سے تین مہینوں کے اندر اور ایسے نفاذ کے بعد اوقاف وجود میں آنے کی صورت میں، وقف وجود میں آنے کی تاریخ سے تین مہینوں کے اندر رجسٹریشن کے لیے درخواست دی جائے گی:

مگر شرط یہ کہ جہاں وقف کے وجود میں آنے کے وقت کوئی بورڈ نہ ہو تو ایسی درخواست بورڈ کے تشکیل کی تاریخ سے تین مہینوں کے اندر دی جائے گی۔

## اوقاف کا رجسٹر۔

37۔ (1) بورڈ اوقاف کا رجسٹر مرتب کرے گا جس میں ہر وقف کی نسبت وقف ناموں کی نقول جب بھی دستیاب ہوں، اور مندرجہ ذیل تفاصیل درج ہوں گی، یعنی:—

(الف) وقف کا درجہ؛

(ب) متولی کا نام؛

(ج) وقف ناموں کے تحت یا رسم یا رواج کے ذریعے متولی کے عہدے کی جانشینی کا قاعدہ؛

(د) تمام وقف جائیدادوں اور دستاویزات حق اور ان سے متعلق دستاویزات کی تفاصیل؛

(ھ) رجسٹریشن کے وقف انتظام کی اسکیموں اور اخراجات کی اسکیموں کی تفاصیل؛

(و) دیگر ایسی تفاصیل جن کی ضوابط کے ذریعے توضیع کی جا سکے۔

(2) بورڈ متعلقہ ریکارڈ آراضی دفتر جو وقف جائیداد کا حد اختیار رکھتا ہو، کو اوقاف کے رجسٹر میں درج کردہ جائیدادوں کی تفاصیل بھیجے گا۔

(3) تفاصیل حاصل کرنے پر جیسا کہ ضمن (2) میں درج کیا گیا ہے، ریکارڈ آراضی دفتر مقرر طریق کار کے مطابق ریکارڈ آراضی میں ضروری مندرجات درج کرے گا یا دفعہ 36 کے تحت وقف جائیداد کے رجسٹریشن کی تاریخ سے 6 ماہ کی مدت کے اندر اپنے اعتراضات سے بورڈ کو آگاہ کرے گا۔

## ایگزیکٹیو افسر منتخب کرنے کے بورڈ کے اختیارات۔

38۔ (1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود بورڈ، اگر اس کی یہ رائے ہو کہ ایسا کرنا وقف کے مفاد کے لیے ضروری ہے، کُل وقتی یا جز وقتی بنیادوں پر یا اعزازی حیثیت میں ایسی شرائط کے تابع جیسا کہ ضوابط میں توضیع کی جائے، کسی وقف کے لیے جس کی مجموعی سالانہ آمدن پانچ لاکھ روپے سے کم نہ ہو، ایگزیکٹیو افسر کو ایسے مددگار عملے کے ساتھ، جیسا کہ یہ ضروری سمجھے، مقرر کر سکے گا:

مگر شرط یہ کہ تقرری کے لیے چُنا جانے والا شخص اسلام کا ماننے والا شخص ہو۔

(2) ضمن (1) کے تحت مقررہ ہر ایگزیکٹیو افسر ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جو صرف وقف جائیداد کے انتظام سے متعلق ہوں جس کے لیے اس کا تقرر کیا گیا ہے اور اُن اختیارات کا استعمال اور اُن کے فرائض کی انجام دہی بورڈ کی ہدایت، نگرانی اور معائنے کے تحت ہی کرے گا:

مگر شرط یہ کہ ایگزیکٹیو افسر، جسے وقف، جس کی مجموعی سالانہ آمدن پانچ لاکھ روپے سے کم نہ ہو، کے لیے مقرر کیا گیا ہو، اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وقف کا بجٹ پیش کیا گیا ہے، وقف کے حسابات باقاعدگی سے مرتب کیے جاتے ہیں اور حسابات کا سالانہ گوشوارہ ایسی مدت کے اندر پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ بورڈ صراحت کر سکے۔

(3) ضمن (2) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور اپنے کار منصبی کو انجام دیتے ہوئے ایگزیکٹیو افسر کسی مذہبی فریضہ یا رواج یا وقف کی کسی روایت، جس کی اجازت اسلامی قانون نے دی ہو، کے ساتھ مداخلت نہیں کرے گا۔

(4) ایگزیکٹیو افسر اور اس کے عملے کا مشاہرہ اور الاؤنسز بورڈ کے ذریعے مقرر کیے جائیں گے اور ایسے مشاہرے کی

مقدار مقرر کرتے وقت، بورڈ کو وقف کی آمدنی، وُسعت اور ایگزیکٹیو افسر کے فرائض کی نوعیت کا خاص لحاظ رکھنا ہوگا اور وہ یہ بھی یقینی بنائے گا کہ ایسے مشاہرے اور الاؤنسز کی رقم وقت کی آمدنی کی موزونیت سے عاری نہ ہو اور اس پر غیر ضروری مالی بوجھ اثر انداز نہ ہو۔

(5) ایگزیکٹیو افسر اور اُس کے عملے کے مشاہرے اور الاؤنسز بورڈ، وقف فنڈ میں سے ادا کرے گا اور، اگر وقف ایگزیکٹیو افسر کی تقرری کے نتیجے میں اضافی آمدن پیدا کرتا ہے تو بورڈ متعلقہ وقف فنڈ میں سے مشاہرے اور الاؤنسز پر خرچ کی گئی رقم کی واپس ادائیگی کا مطالبہ کرے گا۔

(6) بورڈ، منتقی وجوہات کے لیے اور ایگزیکٹیو افسر یا اُس کے عملے کے کسی رُکن کو سنوائی کے لیے مناسب موقع دینے کے بعد، ایگزیکٹیو افسر یا اُس کے عملے کے کسی رُکن کو اپنے عہدے سے معطل، ہٹا یا برخاست کر سکے گا۔

(7) کوئی بھی ایگزیکٹیو افسر یا اُس کے عملے کا کوئی رکن جو ضمن (6) کے تحت ہٹائے جانے یا برخاستگی کے کسی حکم سے ناراض ہے، ایسے حکم کے مراسلت کی تاریخ سے تیس دِنوں کے اندر، حکم کے خلاف ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکے گا اور ٹریبونل، اس معاملے میں بورڈ کی مرتب کردہ ایسی عرضداشت پر غور کرنے کے بعد، اور ایگزیکٹیو افسر یا اُس کے عملے کے کسی رُکن کو سنوائی کا معقول موقع دینے کے بعد، حکم کی تصدیق، ترمیم یا تنسیخ کر سکے گا۔

## اوقاف جس کا وجود ختم ہوا ہو، سے متعلق بورڈ کے اختیارات۔

39۔ (1) اگر بورڈ مطمئن ہو کہ وقف کے مقاصد یا اس کا کوئی حصہ وجود میں نہیں رہا ہے، آیا ایسی منسوخی اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے یا بعد میں واقع ہوئی ہو، تو وہ چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعے مقررہ طریقے میں جانچ کروائے گا تا کہ وقف سے متعلق جائیداد اور فنڈس کی تشخیص ہو سکے۔

(2) چیف ایگزیکٹیو افسر کی جانچ کی رپورٹ موصول ہونے پر، بورڈ بذیل حکم صادر کرے گا—

(الف) ایسے وقف کی جائیداد اور فنڈوں کی صراحت کرنا؛

(ب) ایسے وقف سے متعلق جائیداد اور فنڈ جو موصول ہوئے ہیں، کو کسی وقف جائیداد کی تجدید پر لگانا یا استعمال کرنا اور جہاں پر ایسی کسی تجدید کی ضرورت نہ ہو یا جہاں پر ایسی تجدید پر فنڈوں کا استعمال کرنا ممکن نہ ہو، دفعہ 32 کے ضمن (2) کے فقرہ (ہ) کے ذیلی فقرہ (iii) میں مصرحہ کسی بھی اغراض کے لیے تصرف کرنا۔

(3) بورڈ، اگر اس کے پاس یقین کرنے کے لیے وجہ ہو کہ کوئی عمارت یا دیگر جگہ جو مذہبی غرض یا تربیت یا خیرات کے لئے، آیا اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا، بعد میں استعمال کی جاتی رہی ہو، اُس غرض کے لیے اس کا استعمال نہیں ہو رہا ہے تو ٹریبونل کو ایسی عمارت یا دیگر جگہ کے قبضے کی بحالی کے لیے ہدایت کے حکم کے لیے درخواست دے سکے گا۔

(4) ٹریبونل، ایسی جانچ کرنے کے بعد جیسا کہ یہ مناسب سمجھے، اگر مطمئن ہو جائے کہ ایسی عمارت یا دیگر جگہ—

(الف) وقف جائیداد ہے؛

(ب) حصول آراضی سے متعلق فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت حاصل نہیں کی گئی ہے یا کسی ایسے قانون کے تحت حصول کی کارروائی کے تحت نہیں ہے، یا اصلاحات آراضی سے متعلق فی الوقف نافذ العمل کسی قانون کے تحت ریاستی حکومت میں مرکوز نہیں ہے؛ اور

(ج) کسی شخص کے زیر دخل نہیں ہے جسے فی الوقف نافذ العمل کسی قانون کے ذریعے یا تحت ایسی عمارت یا دیگر جگہ کو کام میں لانے کے ئے مجاز بنایا گیا ہو، بذیل حکم صادر کر سکے گا،—

(i) کسی شخص سے ایسے عمارت یا جگہ کی حصولی کی ہدایات دینا جو اس کا غیر مجاز شدہ قابض ہو؛ اور

(ii) ایسی جائیداد، عمارت یا جگہ کو مذہبی غرض یا پہلے دی گئی ہدایات کے لیے استعمال کرنے کی ہدایت دینا یا اگر ایسا استعمال ممکن نہ ہو تو دفعہ 32 کے ضمن (2) کے فقرہ (ہ) کے ذیلی فقرہ (iii) میں مصرحہ کسی غرض کے لیے استعمال کرنا۔

## فیصلہ آیا کوئی جائیداد وقف جائیداد ہے۔

40۔ (1) بورڈ کسی جائیداد سے متعلق جس کے وقف جائیداد ہونے پر یقین کرنے کے لیے اس کے پاس وجہ ہو، از خود اطلاع جمع کر سکے گا اور اگر کوئی سوال اٹھتا ہے کہ آیا کوئی مخصوص جائیداد وقف جائیداد ہے یا نہیں یا آیا کوئی وقف سُنی وقف ہے یا شیعہ وقف، تو یہ ایسی جانچ کے بعد، جیسا کہ یہ مناسب سمجھے، سوال پر فیصلہ دے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت کسی سوال پر بورڈ کا لیا گیا فیصلہ، جب تک کہ ٹریبونل کے ذریعے منسوخ نہ کیا جائے یا اس میں ردوبدل نہ کی جائے، حتمی ہوگا۔

(3) جہاں، بورڈ کے پاس یقین کرنے کے لیے کوئی وجہ ہو کہ بھارتی ٹرسٹ ایکٹ، 1882 کی تعمیل میں سوسائٹیوں کی رجسٹری ایکٹ، 1860 یا دیگر کسی ایکٹ کے تحت رجسٹر شدہ کسی ٹرسٹ یا سوسائٹی کی کوئی جائیداد، وقف جائیداد ہے تو بورڈ ایسے ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود اس جائیداد کے سلسلے میں جانچ کرے گا اور ایسی جانچ کے بعد اگر بورڈ مطمئن ہو کہ ایسی جائیداد وقف جائیداد ہے تو ٹرسٹ یا سوسائٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو طلب کرے گا کہ اس ایکٹ کے تحت ایسی جائیداد کو بطور وقف جائیداد رجسٹر کرے یا وجہ بتائے کہ ایسی جائیداد کو اس طرح سے کیوں رجسٹر نہیں کیا جائے:

مگر شرط یہ کہ ایسے تمام معاملات میں اس ضمن کے تحت تجویز شدہ کارروائی کی اطلاع اس اتھارٹی کو دی جائے گی۔ جس کے ذریعے ٹرسٹ یا سوسائٹی کو رجسٹر کیا گیا ہو۔

(4) بورڈ، ضمن (3) کے تحت اجرا شدہ نوٹس کی تعمیل میں ظاہر کردہ ایسی وجہ پر مناسب غور کرنے کے بعد ایسے احکام صادر کرے گا جو یہ مناسب سمجھے اور بورڈ کے ذریعے ایسا صادر کردہ حکم حتمی ہوگا جب تک کہ ٹریبونل کے ذریعہ اُس کو منسوخ نہ کیا جائے یا اس میں ردو بدل نہ کی جائے۔

### وقف کا رجسٹریشن کروانے اور رجسٹر کی ترمیم کرنے کا اختیار۔

41۔ بورڈ، متولی کو وقف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے یا واقف سے متعلق کوئی اطلاع فراہم کرنے یا خود وقف کا رجسٹریشن کروانے یا کسی بھی وقت اوقاف کے رجسٹر کی ترمیم کے لیے ہدایت دے سکے گا۔

**اوقاف کی انتظامیہ میں تبدیلی کو مشتہر کرنا۔**

42۔ (1) متولی کی موت، سبکدوشی یا ہٹائے جانے کی وجہ سے رجسٹر شدہ وقف کی انتظامیہ میں کسی تبدیلی کی صورت میں نیا متولی فوراً اور کوئی دیگر شخص بورڈ کو تبدیلی کی اطلاع دے سکے گا۔

(2) دفعہ 36 میں متذکرہ کسی بھی تفصیلات میں کسی دیگر تبدیلی کی صورت میں متولی تبدیلی واقع ہونے کے تین ماہ کے اندر بورڈ کو ایسی تبدیلی کی اطلاع دے گا۔

**اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل رجسٹر شدہ اوقاف رجسٹر شدہ متصور ہوں گے۔**

43۔ (1) اس باب میں درج کسی امر کے باوجود، جب فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل کوئی وقف رجسٹر کیا گیا ہو، تو وقف کو اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت رجسٹر کرنا ضروری نہیں ہوگا اور ایسے نفاذ سے قبل کیا گیا کوئی ایسا رجسٹریشن اس ایکٹ کے تحت رجسٹر شدہ متصور ہوگا۔

# باب VI

# اوقاف کے حسابات مرتب رکھنا

**بجٹ۔**

44۔ (1) وقف کا ہر متولی، ہر سال ایسی صورت میں اور ایسے وقت پر جیسا کہ مقرر کیا جا سکے، آئندہ مالی سال کے لیے بجٹ تیار کرے گا جو اُس مالی سال کے دوران تخمینہ شدہ وصولیابیوں اور اخراجات کو ظاہر کرے۔

(2) ہر ایسا بجٹ متولی کے ذریعے اگلا مالی سال شروع ہونے سے کم از کم تیس دن قبل بورڈ کو پیش کیا جائے گا جس میں مندرجہ ذیل کے لیے مناسب توضیع کی جائے گی:—

(i) وقف کے مقاصد کی عمل آوری کے لئے ؛

(ii) وقف جائیداد کی دیکھ ریکھ اور محفوظ رکھنے کے لئے ؛

(iii) اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت وقف کی تمام ذمہ داریوں کو انجام دینے اور وعدوں کو پورا کرنے میں فنڈ مہیا کرانے کے لئے۔

(3) بورڈ کو، بجٹ کی کوئی مد، وقف کے مقاصد اور اس ایکٹ کی توضیعات کے نقیض معلوم ہونے کی صورت میں، وہ ایسی مدات کے حذف کرنے یا اضافہ کرنے کے لیے ایسی ہدایات دے سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

(4) اگر مالی سال کے دوران متولی بجٹ میں آمدن یا مختلف مدات کے تحت خرچ کی جانے والی رقم کی تقسیم کے لیے بجٹ میں مرتب کی گئی توضیعات کی ترمیم کو ضروری سمجھے تو وہ بورڈ کو ایک تکمیلی یا نظر ثانی شدہ بجٹ پیش کرے گا اور جہاں تک ہو سکے ضمن (3) کی توضیعات ایسے تکمیلی یا نظر ثانی شدہ بجٹ پر لاگو ہوں گی۔

## بورڈ کے راست انصرام کے تحت اوقاف کے بجٹ کی تیاری۔

45۔ (1) چیف ایگزیکیٹو افسر آئندہ مالی سال کی نسبت ایسے طریقے میں اور ایسے وقت پر بجٹ مرتب کرے گا جو بورڈ کے راست انصرام کے تحت ہر اوقاف کے لیے تخمینہ شدہ آمدن اور اخراجات ظاہر کرے اور اس کو بورڈ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت بجٹ پیش کرنے کے دوران چیف ایگزیکیٹو افسر بورڈ کے راست انصرام کے تحت ہر وقف کی آمدنی میں اضافے کی تفاصیل، اگر کوئی ہوں، اور اس کے بہتر انصرام کے لیے جو اقدامات کیے گئے ہوں اور نتائج جو سال کے دوران اسے حاصل ہوئے ہوں، کا گوشوارہ بھی مرتب کرے گا۔

(3) چیف ایگزیکیٹو افسر باضابطہ حساب رکھے گا اور بورڈ کے راست انصرام کے تحت ہر وقف کے صحیح انصرام کے لیے ذمہ دار ہوگا۔

(4) ضمن (1) کے تحت چیف ایگزیکیٹو افسر کے ذریعے پیش کردہ ہر بجٹ دفعہ 46 کے تقاضوں کو پورا کرے گا اور، اس غرض کے لیے وقف کے متولی کو اس میں دئے گئے حوالے چیف ایگزیکیٹو افسر کو دیئے گئے حوالے سے تعبیر ہوں گے۔

(6) دفعہ 47 کے ضمنات (2) اور (3) کی توضیعات اور دفعات 48 اور 49 کی توضیعات، جہاں تک وہ اس دفعہ کی

توضیعات کے متناقض نہ ہوں، اس دفعہ میں محولہ حسابات کے آڈٹ پر لاگو ہوں گی۔

(7) جہاں کوئی وقف بورڈ کے راست انصرام کے تحت ہوتو ایسے انتظامی اخراجات جیسا کہ چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعے مصرحہ کئے جاسکیں، بورڈ کو وقف کے ذریعے واجب الادا ہوں گے:

مگر شرط یہ کہ چیف ایگزیکٹیو افسر بورڈ کے راست انصرام کے تحت وقف سے انتظامی اخراجات کے طور پر وقف کی کل سالانہ آمدنی کے دس فیصد سے زیادہ وصول نہیں کرے گا۔

## بجٹ کے حسابات پیش کرنا۔

46۔ (1) ہر ایک متولی باقاعدہ حسابات رکھے گا۔

(2) یکم جولائی سے قبل آئندہ آنے والی تاریخ جس پر دفعہ 36 کے حوالے سے درخواست دی گئی ہو اور اُس کے بعد کی یکم جولائی سے قبل ہر سال وقف کا متولی حسابات کا پورا اور صحیح گوشوارہ مرتب کرے گا اور بورڈ کو ایسے طریقے میں اور مندرج ایسی تفاصیل کے، جس کی توضیع بورڈ نے قواعد میں کی ہو، تمام وصول زرنقد یا وقف کی طرف سے متولی کے ذریعے خرچ کیے گئے بارہ مہینوں کی مدت کے دورانِ جو 31/مارچ کو اختتام پذیر ہوتا ہو، یا جیسی بھی صورت ہو، مذکورہ مدت کے اُس حصے کے دوران جس کے دوران اس ایکٹ کی توضیعات وقف کے قابل اطلاق ہوں، پیش کرے گا:

مگر شرط یہ کہ اُس تاریخ پر جب سالانہ حسابات بند کیے جاتے ہیں، وہ بورڈ کے اختیار تمیزی سے تبدیل کیے جاسکیں گے۔

## اوقاف کے حسابات کا آڈٹ۔

47۔ (1) دفعہ 46 کے تحت بورڈ کو پیش کیے گئے اوقاف کے حسابات کا آڈٹ اور جانچ مندرجہ ذیل طریقے میں کیے جائیں گے، یعنی:—

(الف) وقف کی آمدنی نہ ہونے کی صورت میں یا خالص سالانہ آمدن پچاس ہزار روپے سے تجاوز نہ کرنے کی صورت میں، حسابات کا گوشوارہ پیش کرنا دفعہ 46 کی توضیعات کی بخوبی تعمیل ہوگی اور ایسے اوقاف کے 2 فیصد کے حسابات کا آڈٹ ہر سال بورڈ کے ذریعے مقررہ آڈیٹر کرے گا؛

(ب) اوقاف جن کی خالص سالانہ آمدنی پچاس ہزار روپے سے تجاوز کرے، کے حسابات کا سالانہ آڈٹ ہوگا یا ایسے دیگر وقفوں پر ہوگا جیسا کہ ریاستی حکومت کے ذریعے تیار کیے گئے آڈیٹروں کے پینل میں سے مقرر بورڈ کے آڈیٹر کے ذریعے صراحت کی جاسکے اور آڈیٹروں کا ایسا پینل مرتب کرتے وقت ریاستی حکومت آڈیٹروں کے مشاہرے کی شرح کی صراحت کرے گی؛

(ج) ریاستی حکومت، بورڈ کو اطلاع کے تحت کسی بھی وقت مقامی فنڈوں کے ریاستی ممتحن یا ریاستی حکومت کے ذریعے اُس غرض کے لیے نامزد کسی دیگر افسر کے ذریعے وقف کے حسابات کا آڈٹ کروائے گی۔

(2) آڈیٹر، بورڈ کو اپنی رپورٹ پیش کرے گا اور دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ آڈیٹر کی رپورٹ، بے ضابطہ، ناجائز یا غلط اخراجات یا لاپرواہی یا بداطواری کی وجہ سے رقم یا دیگر جائیداد کو وصول کرنے میں ناکامی کے تمام معاملات اور کوئی دیگر معاملہ جس کی رپورٹ دینا آڈیٹر ضروری سمجھتا ہے، کی صراحت کرے گا؛ اور رپورٹ میں ایسے شخص کا نام درج ہوگا جو، آڈیٹر کی رائے میں، ایسے اخراجات یا ناکامی کے لیے ذمہ دار ہو اور آڈیٹر ایسے ہر معاملے میں ایسے اخراجات یا نقصان کی تصدیق کرے گا جیسا کہ اُس شخص سے واجب الادا ہو۔

(3) وقف کے حسابات کے آڈٹ کا خرچہ وقف کے فنڈوں میں سے پورا کیا جائے گا:

مگر شرط یہ کہ اوقاف کی نسبت، جس کی سالانہ آمدن پچاس ہزار روپے سے زیادہ ہو، ریاستی حکومت کے ذریعے مرتب پینل میں سے مقررہ آڈیٹروں کا محنتانہ ریاستی حکومت کے ذریعے ضمن (1) کے فقرہ (ج) کے تحت صراحت کیے گئے مشاہرہ کی شرح کی مطابقت میں ادا کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب مقامی فنڈوں کے ریاستی ممتحن یا اس سلسلے میں ریاستی حکومت کے ذریعے نامزد کیے گئے کسی دیگر افسر کے ذریعے وقف کے حسابات کا آڈٹ کیا جاتا ہو تو ایسے آڈٹ کی لاگت ایسے وقف کی خالص سالانہ آمدن سے ڈیڑھ فیصد سے تجاوز نہیں کرے گی اور ایسی لاگت متعلقہ اوقاف کے فنڈوں سے پوری کی جائے گی۔

## آڈیٹر کی رپورٹ پر بورڈ احکامات صادر کرے گا۔

48۔ (1) بورڈ آڈیٹر کے رپورٹ کی جانچ کرے گا اور اس میں متذکرہ کسی بھی معاملے سے متعلق کسی بھی شخص سے وضاحت طلب کر سکے گا، اور دفعہ 47 کے ضمن (2) کے تحت آڈیٹر کے ذریعے تصدیق شدہ رقم کی وصولی کے بشمول ایسے احکام صادر کرے گا، جیسا کہ یہ ضروری سمجھے۔

(2) بورڈ کے ذریعہ صادر کیے گئے کسی حکم سے ناراض کوئی متولی یا دیگر شخص، اُسے حکم موصول ہونے سے تیس دنوں کے اندر، حکم کو منسوخ کرنے یا اس میں ردوبدل کرنے کے لیے درخواست ٹریبونل میں دے سکے گا اور ٹریبونل، ایسی شہادت جیسا کہ یہ ضروری سمجھے، لینے کے بعد حکم کی توثیق یا اس میں ردوبدل کرے گا یا ایسی تصدیق شدہ رقم کو یا تو کُلی یا جزوی طور پر معاف کرے گا، اور لاگت سے متعلق ایسا حکم صادر کر سکے گا جیسا کہ یہ معاملے کے حالات میں مناسب سمجھے۔

(3) ضمن (2) کے تحت دی گئی کسی بھی درخواست پر ٹریبونل سماعت نہیں کرے گا بجز اس کے کہ دفعہ 47 کے ضمن (2) کے تحت آڈیٹر کے ذریعے تصدیق شدہ رقم پہلے ہی ٹریبونل میں جمع کر دی گئی ہو اور ٹریبونل کو ضمن (1) کے تحت بورڈ کے ذریعے

صادر کیے گئے حکم کے عمل کو روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

(4) ضمن (2) کے تحت ٹریبونل کا صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

(5) ہر کوئی رقم جس کی وصولی کے لیے ضمن (1) یا ضمن (2) کے تحت حکم نامہ صادر کیا گیا ہو، جہاں ایسی رقم غیر ادا شدہ ہو، دفعہ 34 یا دفعہ 35 میں مصرحہ طریقے میں ویسے ہی قابل وصول ہوگی، جیسا کہ اگر مذکورہ حکم نامہ دفعہ 35 کے ضمن (3) کے تحت تعین کسی رقم کی وصولی کے لیے حکم نامہ ہوتا۔

**واجب الادا تصدیق شدہ رقومات مالگزاری کے بقایا جات کے طور پر قابل وصول ہوں گی۔**

49۔ (1) دفعہ 47 کے تحت آڈیٹر کے ذریعے اُس کی رپورٹ میں کسی شخص سے واجب الادا کوئی تصدیق شدہ رقم بجز اس کے کہ دفعہ 48 کے تحت ایسے سرٹیفکیٹ میں بورڈ یا ٹریبونل کے کسی حکم نامہ کے ذریعے ردوبدل کی جائے یا منسوخ کیا جائے اور ردوبدل شدہ سرٹیفکیٹ پر واجب الادا ہر رقم، بورڈ کی طرف سے اس کے اجرا کردہ مطالبہ کرنے کے بعد ساٹھ دنوں کے اندر ایسے شخص کے ذریعے ادا کی جائے گی۔

(2) اگر ایسی ادائیگی ضمن (1) کی توضیعات کی مطابقت میں نہیں کی جاتی ہے تو متعلقہ شخص کو سنوائی کا موقع دینے کے بعد بورڈ کے ذریعے سرٹیفکیٹ کے اجراء کرنے پر قابل ادا رقم اُسی طریقے میں وصول کی جائے گی جیسا کہ وہ مالگزاری کے بقایا جات ہوں۔

## متولی کے فرائض۔

50۔ یہ ہر متولی کا فرض ہوگا کہ،—

(الف) اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد یا کسی حکم کے مطابق بورڈ کی ہدایات پر عمل درآمد کرنا؛

(ب) ایسے گوشوارے پیش کرنا یا ایسی اطلاع یا تفاصیل فراہم کرنا جو بورڈ کو وقتاً فوقتاً اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد یا حکم کی مطابقت میں مطلوب ہوں؛

(ج) وقف جائیداد، حسابات یا ریکارڈ یا اس سے متعلق دستاویزات اور اقرارناموں کے معائنہ کی اجازت دینا؛

(د) تمام عوامی واجب الادا رقومات ادا کرنا؛ اور

(ہ) کوئی دیگر فعل انجام دینا جو اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے قانوناً کیے جانے کے لیے اس سے مطلوب ہو۔

**بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف جائیداد کی منتقلی باطل ہوگی۔**

51۔ (1) وقف نامہ میں درج کسی امر کے باوجود کسی غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، کا کوئی پٹہ باطل ہوگا بجز اس

کے کہ ایسی پٹہ داری بورڈ کی ماقبل منظوری سے کی گئی ہو:

مگر شرط یہ کہ پنجاب، ہریانہ اور ہماچل پر دیش کی ریاستوں میں غیر استعمال شدہ قبرستانوں کے سوائے، جہاں ایسے قبرستان وقف (ترمیم) ایکٹ، 2013 کے نفاذ کی تاریخ سے قبل پٹہ پر دیا گیا ہو، کس مسجد، درگاہ، خانقاہ، قبرستان، امام باڑہ کو پٹہ پر نہیں دیا جائے گا۔

(1الف) وقف جائیداد کی کوئی بکری، تحفہ، متبادلہ، رہن یا انتقال باطل از ابتداء ہوگا:

مگر شرط یہ کہ بورڈ کے مطمئن ہونے کی صورت میں کہ ایکٹ کی اغراض کے لیے کسی وقف جائیداد کو فروغ دیا جا سکے گا تو یہ تحریری طور پر وجوہات درج کرنے کے بعد ایسی جائیداد کی ترقی ایسی ایجنسی اور ایسے طریقے میں جیسا کہ بورڈ تعین کرے در دست لے گا اور قرارداد پیش کرے گا جس میں وقف جائیداد کی ترقی کی سفارش درج ہو جو بورڈ کی کل رکنیت کی دو تہائی اکثریت سے پاس کی جائے گی:

مزید شرط یہ کہ اس ضمن میں درج کوئی امر حصول آراضی ایکٹ، 1894 یا حصول آراضی سے متعلق کسی دیگر قانون کے تحت مفاد عامہ کے لیے وقف جائیدادوں کی کسی حصولی کو متاثر نہیں کرے گا اگر ایسی حصولی بورڈ کے صلاح و مشورے سے کی گئی ہو:

یہ بھی شرط ہے کہ —

(الف) کہ حصولی، عبادت گاہیں (خصوصی توضیعات) ایکٹ، 1991 کے برخلاف نہیں ہوگی؛

(ب) جس غرض کے لیے زمین کی حصولی کی جارہی ہے بغیر تنازعہ عوامی غرض کے لیے ہوگی؛

(ج) کوئی متبادل زمین دستیاب نہیں ہے جسے اس غرض کے لیے کم وبیش موزوں سمجھا جائے؛ اور

(د) وقف کے فائدے اور مقصد کو معقول طور پر تحفظ دینے کے لئے، حاصل شدہ جائیداد کے عوض معاوضہ مروجہ بازاری قیمت پر معقول ہرجے کے ساتھ کوئی موزوں آراضی ہوگی۔

**دفعہ 51 کی خلاف ورزی میں منتقل کی گئی وقف جائیداد کی وصولیابی۔**

52۔ (1) اگر بورڈ ایسے طریقے میں جیسا کہ مقرر کیا جائے، جانچ کرنے کے بعد مطمئن ہو کہ دفعہ 36 کے تحت مرتب رجسٹر میں اس طرح سے درج وقف کی کوئی غیر منقولہ جائیداد بورڈ کی ماقبل منظوری کے بغیر دفعہ 51 یا دفعہ 56 کی توضیعات کی خلاف ورزی میں منتقل کی گئی ہے تو یہ کلکٹر کو، جس کے حد اختیار میں جائیداد واقع ہو، جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے اور سونپ دینے کی طلبی بھیج سکے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت طلبی موصول ہونے پر کلکٹر ایک حکم نامہ صادر کرے گا جس میں جائیداد پر قابض شخص کو، حکم نامے کی تعمیل ہونے کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر جائیداد بورڈ کو سونپ دئے جانے کی ہدایت ہوگی۔

(3) ضمن (2) کے تحت صادر ہر حکم نامہ کی تعمیل—

(الف) ایسے شخص پر جس کے لیے یہ مطلوب ہو حکم دے کر یا پیش کر کے یا ڈاک کے ذریعے بھیج کر کی جائے گی؛

(ب) اگر ایسے شخص کی نشاندہی نہ ہو سکے تو اُس کی رہائش یا تجارت کی آخری معلوم جگہ کی کسی نمایاں جگہ پر حکم نامہ چسپاں کر کے یا حکم نامہ کو اُس کے کنبے کے کسی بالغ مرد رکن یا نوکر کو دے کر یا پیش کر کے، یا متعلقہ جائیداد کے کسی نمایاں حصے پر چسپاں کر کے کی جائے گی:

مگر شرط یہ کہ جب کوئی شخص جس پر حکم کی تعمیل کی جائے نابالغ ہے تو اس کے کسی ولی یا اس کے کنبے کے کسی بالغ مرد رکن یا نوکر پر تعمیل کرنا، نابالغ پر تعمیل کرنا متصور ہوگا۔

(4) ضمن (2) کے تحت کلکٹر کے حکم سے ناراض کوئی شخص، حکم کی تعمیل کی تاریخ سے تیس دنوں کی مدت کے اندر ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکے گا جس کے حد اختیار سماعت میں جائیداد واقع ہو اور ایسی اپیل پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(5) جب ضمن (2) کے تحت صادر کسی حکم کی تعمیل نہ کی گئی ہو اور اس حکم کے خلاف اپیل کے لیے وقت، اپیل داخل کیے جانے کے بغیر ہی منقضی ہوا ہو یا اس وقت کے اندر داخل کی گئی اپیل، اگر کوئی ہو، خارج ہوگئی ہو تو کلکٹر ایسی طاقت استعمال کرتے ہوئے، اگر کوئی ہو، جیسا کہ اس غرض کے لیے ضروری ہو، اس جائیداد جس کی نسبت حکم صادر کیا گیا ہو، کا قبضہ حاصل کرے گا اور اسے بورڈ کے حوالے کرے گا۔

(6) اس دفعہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے میں کلکٹر کی رہنمائی ایسے قواعد سے ہوگی جیسا کہ ضوابط کے ذریعہ وضع کیے جائیں۔

## بورڈ کی منظوری کے بغیر وقف جائیداد کو منتقل کرنے کے لیے سزا۔

52الف۔ (1) جو کوئی بھی کسی بھی طریقے میں آیا مستقل طور پر یا عارضی طور پر کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو جو وقف جائیدا ہو، بورڈ کی سابقہ منظوری کے بغیر منتقل کرے یا خریدے، ایسی مدت کے لیے سزائے قید بامشقت کا مستوجب ہوگا جو دو سال تک ہو سکتی ہے:

مگر شرط یہ کہ اس طرح کی منتقل کردہ وقف جائیداد فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر اس کے لیے کسی معاوضہ کے بنا، بورڈ میں مرکوز ہوگی۔

(2) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں درج کسی امر کے باوجود اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کوئی جرم قابل سماعت اور غیر ضمانتی ہوگا۔

(3) بورڈ یا اس بارے میں ریاستی حکومت کے ذریعے واجب طور پر مجاز کردہ کسی افسر کے ذریعے کسی شکایت کے سوا کوئی بھی عدالت اس دفعہ کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

(4) میٹرو پالٹین مجسٹریٹ یا جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اوّل سے کم تر کوئی عدالت اس دفعہ کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

## وقف کی طرف سے جائیداد کی خریداری پر پابندی۔

53۔ وقف نامہ میں درج کسی امر کے باوجود، وقف کی طرف سے یا اس کے لیے کوئی بھی غیر منقولہ جائیداد وقف کے فنڈوں میں سے بورڈ کی ماقبل منظوری کے بغیر نہیں خریدی جائے گی اور بورڈ ایسی منظوری نہیں دے گا جب تک کہ اس کا یہ خیال نہ ہو کہ ایسی جائیداد کا حصول وقف کے لیے ضروری یا فائدہ مند ہے اور اس کے لیے ادا کی جانے والی قیمت، مناسب اور معقول ہے:

مگر شرط یہ کہ ایسی منظوری دینے سے قبل، مجوزہ لین دین سے متعلق تفصیلات سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گی جس کی نسبت تجاویز اور عذرات طلب کیے جائیں گے، اور بورڈ اُن عذرات اور تجاویز جو وہ متولیوں یا وقف میں دلچسپی لینے والے اشخاص سے وصول ہوں، پر غور کرنے کے بعد، ایسے احکام صادر کر سکے گا جیسا کہ یہ مناسب سمجھے۔

## وقف جائیداد سے غاصبانہ قبضے ہٹانا۔

54۔ (1) جب بھی چیف ایگزیکٹیو افسر، آیا کسی شکایت کے موصول ہونے پر یا اپنی ایما پر یہ خیال کرے کہ کسی زمین، عمارت، خالی جگہ یا دیگر کسی جائیداد جو وقف کی جائیداد ہے اور اس حیثیت سے اس ایکٹ کے تحت رجسٹر شدہ ہے، پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا ہے، تو وہ غاصبانہ قابض شخص کو غاصبانہ قبضے کی صراحت کرنے والے ایک نوٹس کی تعمیل کروائے گا اور اس میں مطالبہ ہوگا کہ نوٹس میں مصرحہ تاریخ سے قبل وجہ بتائی جائے کہ ایسی مصرحہ تاریخ سے قبل غاصبانہ قبضہ ہٹائے جانے کا حکم کیوں صادر نہ کیا جائے اور ایسے نوٹس کی ایک نقل متعلقہ متولی کو بھی بھیجی جائے گی۔

(2) ضمن (1) میں محولہ نوٹس کی تعمیل ایسے طریقے سے کی جائے گی جیسا کہ مقرر کیا جا سکے۔

(3) اگر، نوٹس میں مصرحہ مدت کے اندر موصول عذرات پر غور کرنے کے بعد اور ایسے طریقے سے تحقیقات کرنے کے بعد جیسا کہ مقرر کیا جائے، چیف ایگزیکٹیو افسر مطمئن ہو کہ جائیداد متنازعہ، وقف جائیداد ہے اور ایسی کسی وقف جائیداد پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا ہے، تو وہ بے دخلی اور غاصبانہ قبضے کو ہٹانے کے لیے حکم کے واسطے ایک درخواست ٹریبونل میں دے گا اور ایسی غاصبانہ طور پر قبضہ کی ہوئی زمین، عمارت، خالی جگہ یا دیگر جائیداد کا قبضہ وقف کے متولی کے سپرد کیا جائے گا۔

(4) چیف ایگزیکٹیو افسر کی طرف سے ایسی درخواست کی وصولی پر ٹریبونل، اس میں درج وجوہات کے لیے بے دخلی کا

حکم دے گا جس میں یہ ہدایت ہو کہ وقف جائیداد اُن تمام اشخاص سے خالی کرائی جائے جو اس تمام یا اس کے کسی حصہ پر دخیل ہوں، اور حکم نامہ کی نقل باہری دروازے پر یا وقف جائیداد کے کسی دیگر نمایاں حصہ پر چسپاں کر دی جائے گی:

مگر شرط یہ کہ بے دخلی کا حکم دینے سے پہلے ٹریبونل اُس شخص کو سنوائی کا موقعہ دے گا جس کے خلاف چیف ایگزیکٹیو افسر کی طرف سے بے دخلی کے لیے درخواست دی گئی ہو۔

(5) اگر کوئی شخص ضمن (2) کے تحت حکم نامے کے چسپاں ہونے کی تاریخ سے پینتالیس دنوں کے اندر بے دخلی کے حکم سے انکار کرے یا اس کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے تو چیف ایگزیکٹیو افسر یا اس بارے میں اُس کی طرف سے واجب طور پر مجاز کردہ کوئی دیگر شخص وقف جائیداد سے اس شخص کو بے دخل کر کے قبضے میں لے سکے گا۔

## دفعہ 54 کے تحت دیے گئے احکامات کا نفاذ۔

55۔ جہاں پر دفعہ 54 کے ضمن (4) کے تحت کوئی شخص جس کو غاصبانہ قبضہ ہٹانے کا حکم دیا گیا ہو، حکم نامے میں مصرحہ وقت کے اندر ایسے غاصبانہ قبضے کو نہ ہٹائے یا ہٹانے میں ناکام رہے، یا جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ مدت کے اندر آراضی، عمارت، جگہ یا دیگر جائیداد جس سے متعلق حکم نامہ ہو، خالی کرنے میں ناکام رہے، تو چیف ایگزیکٹیو افسر غاصبانہ قابض کو بے دخل کرنے کے لیے ٹریبونل کا حکم نامہ ایگزیکٹیو مجسٹریٹ جس کے علاقائی حدود میں آراضی، عمارت، جگہ یا دیگر جائیداد واقع ہو، کو بھیج سکے گا اور اس پر ایسا مجسٹریٹ غاصبانہ قابض کو غاصبانہ قبضہ ہٹانے، یا جیسی کہ صورت ہو، آراضی، عمارت، جگہ یا دیگر جائیداد کو خالی کرنے، اور متعلقہ متولی کو اس کا قبضہ دینے کی ہدایت دے گا اور حکم نامے کی تعمیل میں کوتاہی برتنے پر غاصبانہ قبضہ ہٹائے گا یا جیسی کہ صورت ہو، غاصبانہ قابض کو آراضی، عمارت، جگہ یا دیگر جائیداد سے بے دخل کرے گا اور اس غرض کے لیے پولیس سے ایسی مدد طلب کر سکے گا جیسا کہ ضروری ہو۔

## غیر مجاز دخیلوں کے ذریعہ وقف جائیداد پر چھوڑی گئی جائیداد کا نمٹارہ۔

55الف۔ (1) جہاں کسی شخص کو دفعہ 54 کے ضمن (4) کے تحت کسی وقف جائیداد سے بے دخل کیا گیا ہو وہاں چیف ایگزیکٹیو افسر اُس شخص کو 14 دن کا نوٹس دینے کے بعد جس سے وقف جائیداد کا قبضہ لیا گیا ہو اور علاقے میں جاری کم سے کم ایک اخبار میں نوٹس کی اشاعت کے بعد اور وقف جائیداد کے نمایاں حصہ پر رکھے گئے نوٹس کے مندرجات کو مشتہر کرنے کے بعد ایسے احاطے پر باقی ماندہ کسی جائیداد کو عام نیلامی کے ذریعے ہٹائے گا یا ہٹوائے گا یا نمٹائے گا۔

(2) جہاں ضمن (1) کے تحت کوئی جائیداد فروخت کی گئی ہو تو ہٹائے جانے، فروخت کرنے اور دیگر ایسے اخراجات سے متعلق خرچوں اور کرایہ، نقصانات یا لاگت کے بقایاجات، اگر کوئی ہوں، جو ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کارپوریٹ

اتھارٹی کوواجب ہوں، کی رقم کومنہا کرنے کے بعد فروخت کی آمدن ایسے شخص کوادا کی جائے گی جو چیف ایگزیکٹیوافسر کی نظر میں اس کا حقدار ہوگا:

مگر شرط یہ کہ جہاں چیف ایگزیکٹیوافسر اس شخص سے متعلق جس کو بقایارقم قابل ادا ہو یا اس کی تقرری سے متعلق فیصلہ لینے میں قاصر ہوتو وہ ایسا تنازعہ ٹریبونل کے حوالے کر سکے گا اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

## وقف جائیداد کو پٹہ پر دینے کے اختیار پر پابندی۔

56۔ (1) کسی غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، کا ایسی مدت کے لیے پٹہ جوتیس سال سے تجاوز کرے، وقف دستاویز یا وقف نامہ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود باطل ہوگا اور کوئی اثر نہیں رکھے گا:

مگر شرط یہ کہ ایسی مدت اور اغراض کے لیے جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے بنائے گئے قواعد میں مصرحہ ہو، ریاستی حکومت کی منظوری سے تجارتی سرگرمیوں، تعلیم اور طبی اغراض کے لیےتیس سال تک کی کسی بھی مدت کی پٹہ داری دی جائے گی:

مزید شرط یہ کہ کسی غیر منقولہ وقف جائیداد جو زرعی آراضی ہو، کی پٹہ داری جوتین سال کی مدت سے تجاوز کرے وقف کے اقرار نامے یا دستاویز میں درج کسی امر یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے باوجود باطل اور غیر موثر ہوگی:

یہ بھی شرط ہے کہ کسی وقف جائیداد کی پٹہ داری دی جانے سے پہلے بورڈ پٹہ داری کی تفاصیل کو مشتہر کرے گا اور کم سے کم ایک قومی اور علاقائی اخبارات میں بولی طلب کرے گا۔

(2) وقف دستاویز یا وقف نامہ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود، کسی غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، کا ایسی مدت کے لیے پٹہ جو ایک سال کے لیے ہو اور تین سال سے تجاوز نہ کرے، باطل ہوگا اور کوئی اثر نہیں رکھے گا بجز اس کے کہ یہ بورڈ کی ما قبل منظوری کے ساتھ دیا گیا ہو۔

(3) بورڈ اس دفعہ کے تحت پٹہ یا اس کی تجدید کو منظوری دینے میں، اُن قیود وشرائط جن پر پٹے کی منظوری یا تجدید عطا کرنے کی تجویز ہو، کا جائزہ لے گا اور اپنی منظوری کو، ایسے طریقے سے جس کی یہ ہدایت کر سکے، ایسی قیود وشرائط کے سرنو جائزے کے تابع کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ بورڈ کسی وقف جائیداد کی تین سال سے تجاوز کرنے والی کسی مدت کے لیے پٹہ داری سے متعلق ریاستی حکومت کو آگاہ کرے گا اور اس کے بعد یہ اُس تاریخ سے جب بورڈ نے ریاستی حکومت کو آگاہ کیا ہو پینتالیس دنوں کے اختتام کے بعد موثر ہوسکتی ہے۔

(4) اس دفعہ کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعے بنایا گیا ہر قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلدی ہوسکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے جب کہ وہ اجلاس میں ہوں تیس دن کی مجموعی مدت کے لیے رکھا جائے گا جو ایک اجلاس

یا دو یا دو سے زیادہ یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں پر مشتمل ہوگا، اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے فوراً بعد اجلاس کے اختتام پر دونوں ایوان قاعدہ میں کوئی ردوبدل کرنے پر متفق ہوں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہئے تو اس کے بعد قاعدہ صرف ایسی ردوبدل کی شکل میں ہی موثر ہوگا یا کوئی اثر نہیں رکھے گا، جیسی بھی صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ردوبدل یا منسوخی اُس قاعدے کے تحت سابقہ طور پر کیے گئے کسی امر کے جواز کو مُضرت نہ پہنچائے گی۔

## متولی، وقف جائیداد میں سے بعض لاگت ادا کرنے کا حقدار۔

57۔ وقف نامے میں درج کسی امر کے باوجود ہر ایک متولی، دفعہ 36 کے تحت تفصیلات، دستاویزات یا نقول یا دفعہ 46 کے تحت کوئی حسابات یا بورڈ کو درکار کوئی معلومات یا دستاویزات کو فراہم کرنے کے قابل ہونے کی غرض سے یا بورڈ کی ہدایات پر عمل درآمد کرنے کے قابل ہونے کی غرض سے اس کے ذریعے مناسب طریقے سے کیے گئے اخراجات کی ادائیگی وقف جائیداد میں سے کر سکے گا۔

## متولی کی طرف سے کوتاہی برتنے کی صورت میں بورڈ کو بقایا جات ادا کرنے کا اختیار۔

58۔ (1) جہاں متولی، حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا آمدن، محصول یا ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرے یا ناکام رہے، تو بورڈ وقف فنڈ سے واجبات کی ادائیگی کر سکے گا اور ایسی اداشدہ رقم کو وقف جائیداد سے وصول کر سکے گا اور ہرجانہ جو اداشدہ رقم کی ساڑھے بارہ فیصد سے تجاوز نہ کرے، بھی وصول کر سکے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت واجب الادا کوئی زرنقد رقم، بورڈ کے ذریعے متولی کو سُنے جانے کا موقع دینے کے بعد اجرا کیے گئے سرٹیفکیٹ پر ایسے طریقے سے وصول کی جائے گی گویا کہ یہ مالگزاری کی بقایا رقم ہو۔

## محفوظ فنڈ کا قیام۔

59۔ حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا کرایہ اور آمدن، محصول، شرح اور ٹیکس کی ادائیگی کے لیے وقف جائیداد کی مرمت کے اخراجات کو ادا کرنے کے لیے اور وقف جائیداد کے تحفظ کے لیے توضیعات بنانے کی غرض سے بورڈ ایسے طریقے سے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے، وقف کی آمدنی میں سے ایک محفوظ فنڈ کے قیام اور اس کی دیکھ ریکھ کی ہدایت کر سکے گا۔

## وقت کی توسیع۔

60۔ بورڈ، اگر یہ مطمئن ہو کہ ایسا کرنا ضروری ہے تو یہ وقت کی توسیع کر سکے گا جس کے اندر، اُس ایکٹ کے تحت متولی کے ذریعے کسی فعل کا کیا جانا درکار ہو۔

جرمانے۔

61۔ (1) اگر متولی—

(الف) اوقاف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے میں؛

(ب) تفاصیل یا حسابات یا آمدن کے گوشوارے جو اس ایکٹ کے تحت درکار ہوں، پیش کرنے میں؛

(ج) تفاصیل یا اطلاع جو بورڈ کو درکار ہوں، فراہم کرنے میں؛

(د) وقف جائیدادوں یا اس سے متعلق حسابات، ریکارڈوں یا اقرارناموں اور دستاویزات کا معائنہ کرنے کی اجازت دینے میں؛

(ہ) وقف جائیداد کا قبضہ دینے میں، اگر بورڈ یا ٹریبونل کے ذریعہ حکم دیا گیا ہو؛

(و) بورڈ کی ہدایات پر عمل کرنے میں؛

(ز) سرکاری واجبات کو ادا کرنے میں؛ یا

(ح) کوئی دیگر کام کرنے میں جو قانوناً اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے کرنا مطلوب ہو،

ناکام رہے تو بجز اس کے کہ وہ عدالت یا ٹریبونل کو مطمئن کرے کہ اس کی ناکامی کی ایک معقول وجہ تھی، اسے فقرہ جات (الف) سے (د) تک کی عدم تعمیل کے لیے ایسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو دس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے اور فقرہ جات (ہ) سے (ح) تک کی عدم تعمیل کے لئے اسے ایسی میعاد کے لیے سزائے قید جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ جو دس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے، کی سزا دی جائے گی۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، اگر—

(الف) متولی کسی وقف کی موجودگی کو چھپانے کی خاطر، اس ایکٹ کے تحت اس کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کو ترک کرے یا اس میں ناکام رہے،—

(i) اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل قائم وقف کی صورت میں، دفعہ 36 کے ضمن (8) میں اس کے لیے مصرحہ مدت کے اندر؛

(ii) ایسے نفاذ کے بعد قائم کیے وقف کی صورت میں، وقف قائم کیے جانے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر، یا

(ب) متولی بورڈ کی کوئی گوشوارہ، آمدن یا معلومات، جس کا اس کو علم ہو یا یقین کرنے کی وجہ ہو کہ کسی خاص معاملے میں غلط، گمراہ کن، جھوٹ، غیر صحیح ہے، فراہم کرے گا،

اُسے ایسی سزائے قید جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ جو پندرہ ہزار روپے تک ہوسکتا ہے، کی سزا دی جائے گی۔

(3) ماسوائے بورڈ یا بورڈ کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز کردہ شخص کے ذریعے دائر کی گئی شکایت پر، کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

(4) میٹروپالٹن مجسٹریٹ یا جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول سے کم تر کوئی بھی عدالت، اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

(5) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 ( 2 بابت 1974) میں درج کسی امر کے باوجود ضمن (1) کے تحت عائد کیا گیا جرمانہ وصول ہونے پر وقف فنڈ میں جمع کیا جائے گا۔

(6) اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ہر ایک معاملے میں جب مجرم کو ضمن (1) کے تحت کسی قابل سزا جرم کا مرتکب پایا جائے اور جرمانہ عائد کیا جائے تو عدالت جرمانے کی ادائیگی میں کوتاہی برتنے پر ایسی مدت کی قید کی سزا عائد کرے گی جیسا کہ ایسی کوتاہی کے لیے قانون نے اختیار دیا ہو۔

## متولی اپنے ذاتی بچاؤ کی خاطر وقف کی رقم خرچ نہیں کرے گا۔

62۔ کوئی بھی متولی وقف کے اُن فنڈوں میں سے جس کا وہ متولی ہو، کسی مقدمے، اپیل یا دیگر کسی کارروائی کی نسبت، جو اُس کو عہدے سے ہٹائے جانے یا اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کے لیے یا اس سے منسلک ہو، کوئی بھی لاگت، بار یا اخراجات جو اُس پر عائد کیے گئے ہوں یا عائد کیے جاسکتے ہوں، کو پورا کرنے کے لیے کوئی بھی رقم خرچ نہیں کرے گا۔

## بعض صورتوں میں متولی مقرر کرنے کا اختیار۔

63۔ جب وقف کے متولی کا عہدہ خالی ہو اور وقف نامہ کی قیود و شرائط کے تحت مقرر کیا جانے والا کوئی شخص نہ ہو یا کسی شخص کا بحیثیت متولی کام کرنے پر متنازعہ ہو تو بورڈ کسی بھی شخص کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی قیود و شرائط کے تابع جیسا کہ مقرر کیا جائے، بحیثیت متولی کام کرنے کے لیے مقرر کر سکے گا۔

## متولی کا ہٹایا جانا۔

64۔ وقف نامے میں یا کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود، بورڈ متولی کو اس کے عہدے سے ہٹا سکتا ہے اگر ایسا متولی،—

(الف) دفعہ 61 کے تحت قابل سزا کسی جرم کے لیے ایک سے زیادہ بار سزایاب ہوا ہو، یا

(ب) خیانت مجرمانہ کے کسی جرم یا دیگر کسی جُرم جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو، میں سزا یاب ہوا ہو اور ایسی سزا کو منسوخ نہ کیا گیا ہو اور ایسے جرم کی نسبت مکمل معافی نہ دی گئی ہو، یا

(ج) فاترالعقل ہو یا دیگر کوئی ذہنی یا جسمانی نقص یا کمزوری لاحق ہو جو اس کو متولی کے کارہائے منصبی کو انجام دینے یا فرائض کی ادائیگی کے لیے نااہل بنائے؛ یا

(د) غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛ یا

(ہ) عادی شرابی ہو یا دیگر اسپرٹ والی چیزیں کھانے کا عادی ثابت ہو یا نشیلی ادویات لینے کا عادی ہو؛ یا

(و) وقف کی جانب سے یا وقف کے خلاف بطور تنخواہ دار قانونی پیشہ ور مقرر ہو؛ یا

(ز) دو متواتر سالوں سے کسی معقول وجہ کے بغیر باقاعدہ حسابات مرتب کرنے میں ناکام رہا ہو یا متواتر دو سالوں میں سالانہ حسابات کے گوشوارے جیسا کہ دفعہ 46 کے ضمن (2) کے تحت درکار ہوں، پیش کرنے میں ناکام رہا ہو؛ یا

(ح) کسی وقف جائیداد کی نسبت پٹے کو جاری رکھنے میں یا وقف کے ساتھ کیے گئے معاہدے میں یا وقف کے لیے کیے جانے والے کسی کام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ یا اس کے ذریعے وقف کو واجب الادا رقم کی بقایا کی بابت مفاد رکھتا ہو؛ یا

(ط) اپنے فرائض میں لگاتار غفلت برتتا ہو یا فنڈ کی نسبت فعل ناجائز، فعل بے جا، استعمال بے جا کا مرتکب ہو یا وقف کی نسبت یا زرنقد یا دیگر وقف جائیداد کی نسبت خیانت کا مرتکب ہو؛ یا

(ی) اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے ذریعے بنائے گئے کسی قواعد کے تحت مرکزی حکومت، ریاستی حکومت یا بورڈ کے ذریعے صادر کیے گئے جائز احکامات کی جان بوجھ کر یا لگاتار عدولی کرتا ہو؛ یا

(ک) وقف کی جائیداد کا غبن یا دھوکا دہی سے اس کا تصرف کرتا ہو۔

(2) کسی شخص کا متولی کے عہدے سے ہٹایا جانا، وقف کی جائیداد کی نسبت اُس کے ذاتی حقوق، اگر کوئی ہوں، چاہے ایک مفاد الیہ کے طور پر یا کسی دیگر حیثیت سے یا سجادہ نشین کی حیثیت سے اس کا حق، اگر کوئی ہو، اثر انداز نہیں ہوگا۔

(3) ضمن (1) کے تحت بورڈ کے ذریعے کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی بجز اس کے کہ اس نے مصرحہ طریقے سے معاملے میں تحقیقات کی ہو اور فیصلہ بورڈ کے ارکان کی اکثریت جو دو تہائی سے کم نہ ہو، کے ذریعے لیا گیا ہو۔

(4) کوئی متولی، جو ضمن (1) کے کسی بھی فقرہ جات (ج) تا (ط) کے تحت صادر کیے گئے حکم سے ناراض ہو، اُس کے ذریعے حکم نامے کے موصول ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کی مدت کے اندر، ٹریبونل میں حکم نامے کے خلاف اپیل دائر کر سکے گا اور ایسی اپیل پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(5) جب ضمن (3) کے تحت کسی متولی کے خلاف کوئی تحقیقات تجویز کی جائے یا شروع کی جائے، تو بورڈ اگر اس کی رائے میں ایسا کرنا وقف کے مفاد میں ضروری ہو، تو یہ حکم نامے کے ذریعے ایسے متولی کو تحقیقات کا فیصلہ ہو جانے تک معطل کر سکے گا:

مگر شرط یہ کہ مجوزہ کارروائی کے خلاف متولی کو سُنے جانے کا موقع دیے بغیر، کوئی بھی معطلی جو دس دنوں سے تجاوز کرے، نہیں کی جائے گی۔

(6) جہاں ضمن (4) کے تحت متولی کے ذریعے ٹربیونل میں اپیل دائر کی جائے، تو بورڈ، ٹربیونل کو اپیل کا فیصلہ ہونے تک، وقف کی جائیداد کا انتظام چلانے کے لئے، ایک ریسیور کا تقرر کرنے کے لیے ایک درخواست دے گا اور جہاں ایسی درخواست دی جائے تو ٹربیونل مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) میں درج کسی امر کے باوجود وقف کا انتظام چلانے کے لیے ایک موزوں شخص کو ریسیور کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور ایسے تقرر کیے گئے ریسیور کو ہدایت کرے گا کہ متولی اور وقف کے رواجی یا مذہبی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے۔

(7) جہاں ضمن (1) کے تحت متولی کو عہدے سے ہٹایا گیا ہو، وہاں بورڈ متولی کو ایک حکم نامے کے ذریعے، وقف جائیداد کا قبضہ بورڈ کو یا اس سلسلے میں باقاعدہ مجاز بنائے گئے افسر کو یا وقف جائیداد کے متولی کی حیثیت سے مقرر شخص یا کمیٹی کو سونپ دینے کی ہدایت کر سکے گا۔

(8) اس دفعہ کے تحت ہٹایا گیا کسی وقف کا متولی، ایسے ہٹائے جانے کی تاریخ سے پانچ سال کے لئے، اس وقف کے متولی کی حیثیت سے دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہیں ہوگا۔

## بورڈ کے ذریعے بعض اوقاف کا براہ راست انتظام سنبھالنا۔

65۔ (1) جہاں پر کسی وقف کے متولی کی حیثیت سے تقرری کے لیے کوئی بھی موزوں شخص دستیاب نہ ہو یا جہاں بورڈ تحریری طور پر قلم بند کی جانے والی وجوہات کی بنا پر مطمئن ہو، کہ متولی کے عہدہ کا پُر کیا جانا وقف کی مفاد کے لیے مُضرت رساں ہے تو بورڈ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے ایسی مدت یا مدتوں کے لیے جیسا کہ اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے اور جو مجموعی طور پر پانچ سال سے تجاوز نہ کرے، براہ راست وقف کا انتظام سنبھالے گا۔

(2) ریاستی حکومت اپنی ایماء پر یا وقف میں مفاد رکھنے والے کسی شخص کی درخواست پر، ضمن (1) کے تحت بورڈ کے ذریعے جاری کیے گئے اطلاع نامے کی درستی، قانونی جوازیت یا معقولیت کے تئیں خود کو مطمئن کرنے کی غرض سے کسی بھی معاملے کے ریکارڈ طلب کر سکے گی اور ایسے احکامات جاری کر سکے گی جو یہ مناسب سمجھے اور ریاستی حکومت کی طرف سے ایسے جاری کردہ حکم نامے حتمی ہوں گے اور ضمن (1) میں مصرحہ طریقے میں شائع ہوں گے۔

(3) ہر مالیاتی سال کے اختتام پر جتنی جلدی ممکن ہو سکے، بورڈ ریاستی حکومت کو، اس کے براہ راست زیر انتظام والے ہر ایک وقف سے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے گا، جس میں:—

(الف) زیر رپورٹ سال سے عین قبل سال کے لیے وقف کی آمدنی کی تفاصیل؛

(ب) وقف کی انتظامیہ اور آمدنی کو بہتر بنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات؛

(ج) مدت، جس دوران وقف براہ راست بورڈ کے زیر انتظام رہا ہو اور اُن وجوہات کی وضاحت، جن کی بنا پر سال کے دوران وقف کی انتظامیہ کو متولی یا انتظامیہ کی کسی کمیٹی کے حوالے کرنا کیوں ممکن نہ ہوا؛ اور

(د) دیگر ایسے امور جیسا کہ مقرر کیے جائیں۔

(4) ریاستی حکومت ضمن (3) کے تحت اس کو پیش کی گئی رپورٹ کا معائنہ کرے گی اور ایسے معائنے کے بعد بورڈ کو ایسی ہدایات یا احکامات جاری کرے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور بورڈ ایسی ہدایات یا احکامات کے موصول ہونے پر ان کی تعمیل کرے گا۔

(5) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، اگر وقف بورڈ کے پاس یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت ہو کہ وقف کے انتظام سے اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو بورڈ وقف کا انتظام سنبھال لے گا۔

کب ریاستی حکومت، متولی کی تقرری اور ہٹائے جانے کے اختیارات کا استعمال کرے گی۔

66۔ جب بھی کبھی وقف نامہ یا عدالت کی ڈگری یا حکم نامہ یا کسی وقف کی انتظامیہ کی کوئی اسکیم یہ توضیع کرے کہ عدالت یا کوئی اتھارٹی، ماسوائے بورڈ کے، متولی کو مقرر کر سکے گا یا ہٹا سکے گا یا انتظامیہ کی ایسی اسکیموں کو طے کر سکے گا یا ان میں ردوبدل کر سکے گا یا دیگر طور پر وقف کی نگرانی کر سکے گا تو وقف نامہ، ڈگری، حکم نامہ، یا اسکیم میں درج کسی امر کے باوجود، ایسے مذکورہ اختیارات کا استعمال ریاستی حکومت کے ذریعے کیا جائے گا:

مگر شرط یہ کہ جہاں بورڈ قائم کیا گیا ہو، ریاستی حکومت ایسے اختیارات کا استعمال کرنے سے قبل بورڈ سے صلاح مشورہ کرے گی۔

## انتظامیہ کمیٹی کی نگرانی اور منسوخی۔

67۔ (1) جب کسی وقف کی نگرانی یا انتظام وقف کے ذریعے مقرر کی گئی کسی کمیٹی میں مرکوز ہو تو اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ایسی کمیٹی تب تک اپنے کارہائے منصبی انجام دیتی رہے گی جب تک بورڈ کے ذریعے اسے منسوخ نہ کیا جائے یا جب تک اس کی مدت منقضی نہ ہو جائے، جیسا کہ وقف کے ذریعے مصرحہ کیا جائے، جو بھی پہلے ہو:

مگر شرط یہ کہ ایسی کمیٹی بورڈ کی ہدایت، نگرانی اور کنٹرول کے تحت کارہائے منصبی انجام دے گی اور ایسی ہدایات کی تعمیل کرے گی جو بورڈ اسے وقتاً فوقتاً جاری کر سکے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر بورڈ مطمئن ہو کہ کمیٹی کے ذریعے وقف کے انتظامات کے لیے کوئی اسکیم، اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا وقف کی ہدایات کے متناقض ہے تو یہ کسی بھی وقت ایسی سکیم کو ایسے طریقے میں تبدیل کرے گا جیسا کہ اس کو وقف کی ہدایات یا اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی مطابقت میں بنانے کی ضرورت ہو۔

(2) اس ایکٹ اور وقف نامہ میں درج کسی بھی امر کے باوجود، بورڈ اگر تحریری طور پر قلم بند کی جانے والی وجوہات کی بنا پر مطمئن ہو، کہ ضمن (1) میں محولہ کمیٹی مناسب طور پر اور تسلی بخش طریقے سے کام نہیں کر رہی ہے یا وقف بدنظمی کا شکار ہو رہا ہے اور اس کے مناسب انتظام کی خاطر ایسا کرنا ضروری ہے تو یہ ایک حکم نامے کے ذریعے ایسی کمیٹی کو منسوخ کر سکے گا اور ایسی منسوخی پر وقف کی کوئی بھی ہدایت جہاں تک اس کا تعلق کمیٹی کی تشکیل سے ہے، کوئی اثر نہ رکھے گی:

مگر شرط یہ کہ بورڈ، کسی کمیٹی کو منسوخ کرنے کا حکم نامہ صادر کرنے سے قبل نوٹس جاری کرے گا، جس میں مجوزہ کارروائی کے لیے وجوہات درج ہوں اور کمیٹی سے ایسی مدت کے اندر جو ایک ماہ سے کم نہ ہو، جیسا کہ نوٹس میں مصرحہ کیا جائے، وجہ پوچھے گا کہ ایسی کارروائی کیوں نہ کی جائے۔

(3) ضمن (2) کے تحت بورڈ کے ذریعہ کیا گیا ہر ایک حکم نامہ مقررہ طریقہ میں شائع کیا جائے گا اور ایسی اشاعت پر متولی اور وقف میں مفاد رکھنے والے تمام اشخاص پر لازمی ہوگا۔

(4) ضمن (2) کے تحت بورڈ کے ذریعے کیا گیا کوئی بھی حکم نامہ حتمی ہوگا:

مگر شرط یہ کہ ضمن (2) کے تحت کیے گئے حکم نامہ سے ناراض کوئی بھی شخص، ایسے حکم کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکے گا:

مزید شرط یہ کہ ایسی اپیل کے زیر التواء رہنے تک، بورڈ کے ذریعے کیے گئے حکم کا نفاذ ملتوی کرنے کا ٹریبونل کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

(5) بورڈ، جب کبھی بھی ضمن (2) کے تحت کسی کمیٹی کو منسوخ کرے، یہ ضمن (2) کے تحت اس کے ذریعے کیے گئے حکم نامہ کے ساتھ ہی نئی انتظامی کمیٹی تشکیل دے گا۔

(6) مذکورہ بالا ضمنات میں درج کسی امر کے باوجود، بورڈ ضمن (2) کے تحت کسی کمیٹی کو منسوخ کرنے کے بجائے اس کے کسی رُکن کو ہٹا سکتا ہے اگر یہ مطمئن ہو کہ ایسے رُکن نے اپنے عہدے کا رُکن کی حیثیت سے بے جا استعمال کیا ہے، یا جان

بوجھ کرایسے طریقے سے کام کیا جووقف کے مفادات کے لیے مضرت رساں ہواور کسی رکن کو ہٹانے کے ہرایک حکم نامہ کی تعمیل رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے کی جائے گی:

مگر شرط یہ کہ رُکن کو ہٹانے کے لیے کوئی حکم صادر نہیں ہوگا بجز اس کے کہ اُس کو ایسی مجوزہ کارروائی کے خلاف وجہ بتانے کا معقول موقع دیا گیا ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی بھی رُکن جو کمیٹی کی رُکنیت سے اس کے ہٹائے جانے کے کسی حکم سے ناراض ہو، اس تاریخ سے تیس دِنوں کی مدت کے اندر جس پر اُس کو ہٹائے جانے کا حکم ملا ہو، ایسے حکم کے خلاف ٹریبونل میں اپیل دائر کرسکے گا اور ٹریبونل اپیلانٹ اور بورڈ کو سنے جانے کا معقول موقع دینے کے بعد بورڈ کے ذریعے صادر کیے گئے حکم کی توثیق، تبدیل یا اس کو منسوخ کرسکے گا اور ایسی اپیل میں ٹریبونل کے ذریعے صادر کیا گیا حکم حتمی ہوگا۔

## ریکارڈ وغیرہ کا قبضہ حوالہ کرنے کا متولی یا کمیٹی کا فرض۔

68۔ (1) جب کسی متولی یا انتظامیہ کمیٹی کو بورڈ کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات یا بورڈ کے ذریعے بنائی گئی اسکیم کی مطابقت میں عہدے سے ہٹایا گیا ہو، تو عہدے سے ایسے ہٹایا گیا متولی یا انتظامی کمیٹی (جس کا بعد ازاں اس دفعہ میں ہٹایا گیا متولی یا انتظامی کمیٹی کے بطور حوالہ دیا گیا ہے) وقف کا چارج اور حسابات، ریکارڈ اور تمام جائیداد کا قبضہ (بشمول زرنقدی) حکم میں مصرحہ تاریخ سے ایک ماہ کے اندر جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کے سپرد کرے گا۔

(2) جہاں ایسا ہٹایا گیا متولی یا انتظامی کمیٹی ضمن (1) میں مصرحہ مدت کے اندر چارج سُپرد کرنے یا ریکارڈوں، حسابات اور جائیدادوں (بشمول زرنقدی) کا قبضہ جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کے سپرد کرنے میں ناکام رہے یا ایسے متولی یا کمیٹی کو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے بعد اس کا قبضہ حاصل کرنے سے روکے یا رکاوٹ کھڑا کرے تو جانشین متولی یا جانشین کمیٹی کا کوئی رُکن، ضلع مجسٹریٹ، زائد ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا ان کے مساوی جس کے حد اختیار میں وقف جائیداد کا کوئی حصہ واقع ہو، کو ایک درخواست دے گا جس کے ہمراہ ایسے جانشین متولی اور جانشین کمیٹی کو تقرر کرنے والے حکم نامے کی ایک تصدیق شدہ نقل ہوگی اور اُس کے بعد ایسا ضلع مجسٹریٹ، زائد ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا ان کے مساوی ایسے ہٹائے گئے متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کے اراکین کو نوٹس دینے کے بعد ایک حکم نامہ جاری کرے گا جس میں چارج کی سپردگی اور وقف کے ایسے ریکاروڈں، حسابات اور جائیداد (بشمول زرنقدی) کا قبضہ ایسی مدت کے اندر جیسا کہ حکم نامے میں مصرحہ کیا جائے جانشین متولی یا جانشین کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، کو سپرد کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔

(3) جہاں ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی چارج سُپرد کرنے اور ریکارڈوں، حسابات اور جائیدادوں (بشمول زرنقدی) کا قبضہ ضمن (2) کے تحت کسی مجسٹریٹ کے ذریعے مصرحہ مدت کے اندر سُپرد کرنے کو ترک کرے یا ناکام رہے تو ہٹایا گیا متولی

یا ہٹائی گئی کمیٹی کا ہر ایک رُکن، جیسی کہ صورت ہو، ایسی مدت کے لیے سزائے قید جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو 8 ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(4) جب کبھی ہٹایا گیا متولی یا ہٹائی گئی کمیٹی کا کوئی رُکن ضمن (2) کے تحت کسی بھی مجسٹریٹ کے ذریعے صادر کیے گئے احکامات کی تعمیل کرنے کو ترک کرے یا تعمیل کرنے میں ناکام رہے تو کوئی مجسٹریٹ جانشین متولی یا کمیٹی کو چارج سنبھالنے اور ایسے ریکارڈوں، حسابات، جائیدادوں (بشمول زرنقدی) کو اپنے قبضے میں لینے کا مجاز ٹھہراسکتا ہے اور ایسے شخص کو پولیس کی ایسی مدد لینے کا مجاز ٹھہراسکتا ہے جیسا کہ اس کے لیے ضروری ہو۔

(5) اس دفعہ کے تحت جانشین متولی یا کمیٹی کی تقرری کے حکم ناموں پر کسی مجسٹریٹ کے رُوبرو کارروائیوں میں سوال نہیں اُٹھایا جائے گا۔

(6) اس دفعہ میں درج کوئی امر، اس دفعہ کے تحت صادر کیے گئے حکم سے ناراض شخص کو، اختیار سماعت رکھنے والی کسی دیوانی عدالت میں یہ ثابت کرنے کے لئے دعویٰ دائر کرنے سے نہیں روکے گی کہ کسی مجسٹریٹ کے ذریعے ضمن (2) کے تحت صادر کیے گئے حکم نامہ میں مصرحہ جائیدادوں پر اُس کا حق، ملکیت اور حقیت ہے۔

## وقف کی انتظامیہ کے لیے اسکیم تشکیل دینے کا بورڈ کا اختیار۔

69۔ (1) جہاں بورڈ آیا اپنی ایماء پر یا کسی وقف میں دلچسپی رکھنے والے کم سے کم پانچ اشخاص کی طرف سے دی گئی درخواست پر تحقیقات کے بعد، وقف کی مناسب انتظامیہ کے لیے اسکیم مرتب کرنے کی ضرورت پر مطمئن ہو تو یہ مقررہ طریقے میں متولی اور دیگر اشخاص کو مناسب موقع دے کر اور ان کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد، ایک حکم نامے کے ذریعے وقف کی انتظامیہ کے لیے ایسی اسکیمیں مرتب کر سکے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت مرتب کی گئی اسکیم وقف کے اُس متولی کو ہٹانے کے لیے توضیع کر سکے گی جو ایسی تاریخ سے عین قبل، جس پر اسکیم کا نفاذ ہوا ہو، اس حیثیت سے عہدے پر فائز تھا:

مگر شرط یہ کہ جہاں ایسی کوئی اسکیم کسی موروثی متولی کو ہٹانے کی توضیع کرے تو ایسی اسکیم ایسے ہٹائے گئے متولی کے اگلے وارث جانشین شخص کو، وقف کی مناسب انتظامیہ کے لیے مقرر کمیٹی کے ایک رُکن کی حیثیت سے مقرر کرنے کی بھی توضیع کرے گی۔

(3) ضمن (2) کے تحت کیا گیا ہر ایک حکم نامہ مقررہ طریقے سے شائع ہوگا اور ایسی اشاعت پر متولی اور وقف میں مفاد رکھنے والے تمام اشخاص پر حتمی اور لازمی ہوگا:

مگر شرط یہ کہ اس دفعہ کے تحت صادر کیے گئے حکم سے ناراض کوئی بھی شخص، ایسے حکم نامہ کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکے گا اور ایسی اپیل کی سنوائی کے بعد، ٹریبونل حکم نامہ کی توثیق کر سکے گا، منسوخ کر سکے گا یا اس میں ردوبدل کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ٹریبونل کے پاس اس فعہ کے تحت کیے گئے حکم نامہ کو التوا میں رکھنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

(4) بورڈ، آیا اسکیم کے نافذ العمل ہونے سے قبل یا مابعد، اسکیم کو کسی بھی وقت حکم نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کر سکے گا۔

(5) وقف کی مناسب انتظامیہ کے لئے اسکیم مرتب کرنے کے دوران، بورڈ وقف کے متولی کے تمام یا کوئی بھی کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے اور ایسے متولی کے اختیارات اور فرائض کی انجام دہی کے لیے کسی موزوں شخص کو مقرر کر سکے گا۔

## وقف کی انتظامیہ کے بارے میں تحقیقات۔

70۔ وقف میں مفاد رکھنے والا کوئی بھی شخص وقف کی انتظامیہ سے متعلق تحقیقات کا آغاز کرنے کے لیے بورڈ کو حلف نامے کے ساتھ ایک درخواست دے سکے گا اور بورڈ، اگر مطمئن ہو کہ یہ باور کرانے کے لیے کہ وقف کے معاملات بدانتظامی سے چلائے جا رہے ہیں، کافی وجوہات میں، تو یہ اس پر ایسی کارروائی کرے گا جو یہ مناسب سمجھے۔

## تحقیقات کرنے کا طریقہ۔

71۔ (1) بورڈ، آیا دفعہ 70 کے تحت موصول درخواست پر یا اپنی ایماء پر،—

(الف) ایسے طریقے سے جیسا کہ مقرر کیا جائے، تحقیقات کر سکے گا؛ یا

(ب) کسی بھی شخص کو اس سلسلے میں مجاز بنا سکے گا جو کسی وقف سے متعلق کسی بھی معاملے میں تحقیقات کر سکے اور ایسی کارروائی کر سکے گا جیسا کہ یہ مناسب سمجھے۔

(2) اس دفعہ کے تحت تحقیقات کی اغراض کے لئے، بورڈ یا اس کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز بنائے گئے کسی بھی شخص کو، گواہوں کی حاضری طلب کرنے اور دستاویزات پیش کروانے کے لیے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 ( 5 بابت 1908) کے تحت دیوانی عدالت کو حاصل ہیں۔

# باب VII

# بورڈ کی مالیات

## بورڈ کو قابل ادا سالانہ حصہ۔

72۔ (1) ہر وقف، جس کی سالانہ خالص آمدنی پانچ ہزار روپے سے کم نہ ہو، کا متولی وقف کی حاصل شدہ سالانہ خالص آمدنی میں سے، اتنا حصہ جو ایسی آمدنی کے سات فیصد سے تجاوز نہ کرے، جیسا کہ مقرر کیا جائے، بورڈ کی طرف سے فراہم کی گئی خدمات کے عوض، سالانہ ادا کرے گا۔

تشریح 1:— اس ایکٹ کی اغراض کے لئے، ایک سال کے اندر تمام وسائل، بشمول نذر و نیاز جو اوقاف کی جائیداد کا حصہ نہیں بنتا، سے وقف کی سالانہ مجموعی آمدنی میں سے مندرجہ ذیل کو کم کر کے "سالانہ خالص آمدنی" مُراد ہوگی؛ یعنی:—

(i) حکومت کو اس کے ذریعے ادا کی جانے والی مالگزاری؛

(ii) حکومت یا مقامی اتھارٹی کو اس کے ذریعے ادا کی جانے والی شرحیں، محصول، ٹیکس اور لائسنس فیس؛

(iii) وقف کے فائدے کے لیے متولی کے ذریعہ براہ راست زیر زراعت آراضیوں کی بابت مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا تمام اغراض کے لیے اٹھائے جانے والے اخراجات یعنی؛—

(الف) آبپاشی کاموں کی دیکھ ریکھ یا مرمت، جس میں آبپاشی کی اصل لاگت شامل نہیں ہوگی؛

(ب) بیج یا پنیری؛

(ج) کھاد؛

(د) آلات زراعت کی خریداری اور دیکھ ریکھ؛

(ہ) کاشت کے لیے چوپایوں کی خریداری اور دیکھ ریکھ؛

(و) جوتنے، سنچائی کرنے، بوائی کرنے، پیوندکاری، کٹائی کرنے، گاہنے اور دیگر زرعی کاموں کے لیے اُجرتیں:

مگر شرط یہ کہ اس فقرہ کے تحت اٹھائے گئے اخراجات کی نسبت کل منہائی، وقف سے وابستہ آراضی سے حاصل شدہ آمدنی کے بیس فیصد سے تجاوز نہ کرے گی:

مزید شرط یہ کہ ایسی منہائی کی اجازت پٹہ پر دی گئی وقف کی آراضی کی بابت، چاہے وہ کسی بھی نام سے جانی جائے آیا

بٹائی پر، فصل کی حصہ داری یا کسی دیگر نام سے، نہیں دی جائے گی؛

(iv) کرائے پر دی گئی عمارتوں کی متعدد مرمتوں پر اخراجات جو اُن سے حاصل شدہ سالانہ کرایہ سے 5 فیصد سے تجاوز نہ کرے، یا اصل اخراجات، جو بھی کم ہو؛

(v) غیر منقولہ جائیدادوں یا غیر منقولہ جائیدادوں سے منسلک یا ان سے حاصل ہونے والے حقوق کا، بکری محاصل، اگر ایسے بکری محاصل کی، وقف کے لیے آمدنی حاصل کرنے میں دوبارہ سرمایہ کاری کی جائے:

مگر شرط یہ کہ مندرجہ ذیل مدوں کی وصولیابیاں اس دفعہ کی اغراض کے لیے آمدنی تصور نہیں ہوں گی، یعنی—

(الف) وصول کی گئی پیشگیاں اور جمع شدہ رقوم اور لیے گئے یا وصول کیے گئے قرضہ جات؛

(ب) ملازمین، پٹے داران یا ٹھیکیداران کے ذریعے ضمانت کے طور پر جمع رقوم اور دیگر جمع رقوم، اگر کوئی ہوں؛

(ج) بینکوں یا سرمایہ کاری سے نکالی گئی رقوم؛

(د) عدالتوں کے ذریعے عطا کردہ خرچۂ عدالت سے وصول شدہ رقوم؛

(ہ) مذہبی کتابوں اور اشاعتوں کے بکری محاصل، جہاں ایسی بکریوں کو مذہب کی تبلیغ کی غرض سے غیر فائدہ مند مہم کے طور پر انجام دیا جائے؛

(و) معطی کے ذریعے وقف کی نفس جائیداد کو چندہ، نقد یا جنس میں دئے گئے نذرانے یا نذر و نیاز:

مگر شرط یہ کہ ایسے نذرانوں یا نذر و نیاز سے حاصل ہونے والی آمدنی، اگر کوئی ہو، پر سود، مجموعی سالانہ آمدنی کو شمار کرتے وقت شامل کیا جائے گا؛

(ز) وقف کے ذریعے انجام دی جانے والی مخصوص خدمات کے لیے نقد یا جنس میں وصول کیے گئے اور ایسی خدمات پر خرچ کیے گئے رضا کارانہ چندے؛

(ح) آڈٹ وصولیابیاں—

تشریح II:— اس دفعہ کی اغراض کے لیے سالانہ خالص آمدنی کا تعین کرنے کے لئے، وقف کے ذریعے اپنے فائدہ بخش کاروباری ادارے، اگر کوئی ہوں، سے حاصل کیا گیا خالص منافع، آمدنی کے طور پر لیا جائے گا اور اس کے غیر فائدہ بخش کاروباری ادارے مثلاً اسکولوں، کالجوں، ہسپتالوں، غریب خانوں، یتیم خانوں یا دیگر کوئی اس طرح کے اداروں کی نسبت، حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کے ذریعے عطا کیے گئے گرانٹ یا عوام سے لیے گئے نذرانوں یا تعلیمی اداروں کے طلباء سے جمع کی گئی فیس، کو آمدنی کے طور پر نہیں لیا جائے گا۔

(2) بورڈ کسی مسجد یا یتیم خانہ یا کسی مخصوص وقف کے معاملے میں ایسے وقت کے لیے جیسا کہ یہ مناسب سمجھے، ایسا چندہ کم کر سکے گا یا معاف کر سکے گا۔

(3) وقف کا متولی ضمن (1) کے تحت اُس کے ذریعے قابل ادا چندے، وقف سے کوئی مالی یا دیگر مادی فائدہ وصول کرنے کے حقدار اشخاص سے وصول کر سکے گا لیکن ایسے اشخاص میں سے کسی ایک سے بھی قابل وصول رقم ایسی رقم سے تجاوز نہیں کرے گی جو قابل اداء مجموعی چندے کو اسی تناسب سے اثر کرے جیسا کہ ایسے شخص کے ذریعے قابل وصول فائدوں کی مالیت وقف کی سالانہ خالص آمدنی پر اثر کرے:

مگر شرط یہ کہ اگر ضمن (1) کے تحت قابل ادا چندے سے دیگر طور پر اس ایکٹ کے تحت وقف کے پاس قابل ادا واجبات کے اضافے میں اور وقف نامہ کے تحت قابل اداء رقم کے اضافے میں کوئی آمدنی ہو تو چندہ اُسی آمدنی سے ادا کیا جائے گا۔

(4) ضمن (1) کے تحت وقف کی نسبت قابل ادا چندہ، حکومت یا دیگر مقامی اتھارٹی یا وقف جائیداد یا اس کی آمدنی پر دیگر کسی آئینی مالی ذمہ داری کی مقدم ادائیگی کے تابع، وقف کی آمدنی پر پہلی مالی ذمہ داری ہوگی اور متعلقہ متولی کو سنوائی کا موقع دئے جانے کے بعد، بورڈ کے ذریعے اجراء کیے گئے سرٹیفکیٹ پر ایسے قابل وصول ہوگا گویا کہ یہ آمدن اراضی کے بقایاجات ہوں۔

(5) اگر متولی نے وقف کی آمدنی وصول کی ہو اور ایسے چندہ ادا کرنے سے انکار کرے یا ادا نہ کرے، تو وہ ایسے چندے کے لیے ذاتی طور پر مستوجب ہوگا جو مذکورہ طریقے سے اُس کی ذات یا جائیداد سے وصول کیا جا سکے گا۔

(6) اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد، جہاں، وقف کا متولی سالانہ خالص آمدنی کا گوشوارہ اس کے لیے مصرحہ وقف کے اندر پیش کرنے میں ناکام ہو جائے یا ایسا گوشوارہ پیش کرے جو چیف ایگزیکٹیو افسر کی رائے میں کسی مخصوص معاملے میں غلط یا غیر حقیقی ہو یا اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قاعدے یا حکم نامہ کی تعمیل میں نہ ہو، تو چیف ایگزیکٹیو افسر وقف کی سالانہ خالص آمدنی کو اپنی پوری سمجھ بوجھ کے ساتھ متعین کر سکے گا یا متولی کے ذریعے پیش کیے گئے گوشوارے میں ظاہر کیے گئے سالانہ خالص آمدنی پر نظر ثانی کر سکے گا اور ایسی متعین شدہ یا نظر ثانی شدہ آمدنی اس دفعہ کی اغراض کے لیے سالانہ خالص آمدنی متصور ہوگی:

مگر شرط یہ کہ سالانہ خالص آمدنی کا تعین یا متولی کے ذریعے پیش کیے گئے گوشوارے کی نظر ثانی نہیں ہوگی، ماسوائے متولی کو نوٹس دینے کے بعد جس میں اُس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ نوٹس میں مصرحہ مدت کے اندر وجہ بتائی جائے کہ ایسے گوشوارے کا تعین یا نظر ثانی کیوں نہ کی جائے اور ایسے ہر تعین یا نظر ثانی، متولی کے ذریعے دئے گئے جواب، اگر کوئی ہو، پر غور کرنے کے بعد کی جائے گی۔

(7) کوئی بھی متولی جو ضمن (6) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعے کیے گئے تعین یا نظرثانی سے ناراض ہو ایسے تعین کی حصولی یا گوشوارے پر نظرثانی کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر بورڈ کے سامنے اپیل دائر کر سکے گا اور بورڈ اپیلانٹ کو سُنے جانے کا موقعہ دینے کے بعد، تعین یا گوشوارے کی نظرثانی کی توثیق کر سکے گا، منسوخ کر سکے گا یا تبدیل کر سکے گا اور اس پر بورڈ کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(8) اگر کسی وجہ سے چندہ یا اس کا کوئی حصہ جو اس دفعہ کے تحت قابل محصول ہو، کسی بھی سال میں متعین ہونے سے رہ جائے، آیا اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا اس کے بعد تو چیف ایگزیکٹیو افسر اس سال جس سے ایسا رہ گیا تعین وابستہ ہو، کی آخری تاریخ سے پانچ سالوں کے اندر متولی کو نوٹس بھیج سکے گا جو چندہ یا اس کے حصہ جس کا تعین ہونے سے رہ گیا تھا، کے ساتھ ساتھ اس کا تعین کرے گا اور ایسے نوٹس کی تعمیل کی تاریخ سے تیس دِنوں کے اندر اس کی ادائیگی کا مطالبہ کرے گا اور اس ایکٹ کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعِد جہاں تک ہو سکے، کا اطلاق ایسے ہوگا جیسا کہ یہ تعین اس ایکٹ کے تحت پہلی مرتبہ کیا گیا ہو۔

## بینکوں یا دیگر شخص کو ادائیگی کرنے کی ہدایت کرنے کا چیف ایگزیکٹیو افسر کا اختیار۔

73۔ (1) فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود چیف ایگزیکٹیو افسر، اگر وہ مطمئن ہو کہ ایسا کرنا ضروری اور قرین مصلحت ہے، حکم صادر کر سکتا ہے جس میں، کسی بنک، جس میں یا کسی شخص، جس کے پاس وقف سے وابستہ کوئی رقم جمع ہو، ہدایت ہو کہ وہ ایسی رقم میں سے ایسے بنک میں وقف کے کھاتے میں جمع ہو یا ایسے شخص کے پاس جمع ہو یا ایسی رقوم میں سے جو وقتاً فوقتاً بنک یا دیگر شخص نے وقف کے لیے یا وقف کی طرف سے بطور جمع رقم وصول کی ہو، دفعہ 72 کے تحت قابل وصول چندہ کی ادائیگی کرے، اور ایسے احکامات کے موصول ہونے پر بنک یا دیگر شخص، جیسی کہ صورت ہو، اگر ضمن (3) کے تحت اپیل دائر نہ کی گئی ہو، حکم کی تعمیل کرے گا یا جہاں ضمن (3) کے تحت کوئی اپیل دائر کی گئی ہو، ٹریبونل کے ذریعے ایسی اپیل پر صادر کیے گئے احکامات کی تعمیل کرے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت صادر کیے گئے حکم کی تعمیل میں بنک یا دیگر شخص کے ذریعہ کی گئی ہر ایک ادائیگی ایسی اداشدہ رقم کی نسبت ایسے بنک یا دیگر شخص کی ذمہ داری کی مکمل ادائیگی ہوگی۔

(3) کوئی بھی بنک یا دیگر شخص جس کو ضمن (1) کے تحت کسی رقم کی ادائیگی کا حکم ہوا ہو، ایسے حکم نامے کی تاریخ سے تیس دِنوں کے اندر ٹریبونل میں اس حکم نامے کے خلاف اپیل دائر کر سکتا ہے اور ٹریبونل کا فیصلہ ایسی اپیل پر حتمی ہوگا۔

(4) بنک کا ہر افسر یا دیگر شخص جو ضمن (1) یا ضمن (3) جیسی کہ صورت ہو، کے تحت صادر کیے گئے حکم نامے کی، بغیر کسی معقول وجہ کے، تعمیل کرنے میں ناکام رہے تو وہ ایسی مدت کے لیے سزائے قید جو 6 ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو آٹھ ہزار

روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

## وقف کو قابل ادا دوامی سالیانہ سے چندہ کا مہیا کرنا۔

74۔ (1) ہر ایک اتھارٹی جو وقف کو، زمینداری یا جاگیرداری کے خاتمے یا اراضی کی حد طے کرنے سے متعلق کسی بھی قانون کے تحت، قابل ادا دوامی سالیانہ کو صرف کرنے کی مجاز ہو، چیف ایگزیکٹیو افسر سے سرٹیفکیٹ کے موصول ہونے پر جس میں دفعہ 72 کے تحت وقف کے ذریعے قابل ادا چندہ کی غیر ادا شدہ رقم مصرحہ ہو، وقف کو دوامی سالیانہ کی ادائیگی سے قبل ایسے سرٹیفکیٹ میں مصرحہ رقم گھٹائے گی اور ایسی گھٹائی گئی رقم کو چیف ایگزیکٹیو افسر کے حوالے کرے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے حوالے کی گئی ہر رقم وقف کے ذریعے کی گئی ادائیگی متصور ہوگی اور ایسے حوالہ کی گئی رقم کی حد تک، ایسی اتھارٹی کی دوامی سالیانہ کی ادائیگی کی نسبت، ذمہ داری پوری ہوگی۔

## قرضہ لینے کا بورڈ کا اختیار۔

75۔ (1) اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے کی غرض سے بورڈ، ریاستی سرکار کی ماقبل منظوری سے زرنقد کی ایسی رقم اور ایسی قیود و شرائط پر قرض لے سکے گا جیسا کہ ریاستی سرکار متعین کرسکے۔

(2) بورڈ، لیا گیا قرضہ بمعہ اس کی نسبت واجب الادا سود یا ہرجانہ قرضوں کی قیود و شرائط کے مطابق واپس ادا کرے گا۔

## متولی، منظوری کے بغیر نہ قرضہ لے گا نہ دے گا۔

76۔ (1) ماسوائے بورڈ کی ماقبل منظوری کے، کوئی بھی متولی، ایگزیکٹیو افسر یا دیگر کوئی شخص جو وقف کی انتظامیہ کا نگراں ہو، وقف کی اغراض کے لیے وقف سے وابستہ کوئی زرنقد یا کوئی وقف جائیداد، نہ تو قرض پر دے سکے گا اور نہ ہی کوئی زرنقد قرض پر لے سکے گا:

مگر شرط یہ کہ ایسی منظوری ضروری نہیں ہے اگر وقف دستاویز میں ایسا قرض لینا یا قرض دینا، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے واضح توضیع ہو۔

(2) بورڈ، منظوری دینے کے دوران کوئی بھی قیود و شرائط مصرحہ کرسکتا ہے جس کے تابع ضمن (1) میں محولہ شخص کو کوئی زرنقد قرض پر دینے یا قرض پر لینے یا دیگر وقف جائیداد کو قرض پر دینے کا مجاز ٹھہرایا جائے گا۔

(3) جہاں اس ایکٹ کی توضیعات کے خلاف کوئی زرنقد قرض پر دیا جائے یا قرض پر لیا جائے یا دیگر وقف جائیداد

قرض پر دی جائے تو چیف ایگزیکیٹو افسر کے لیے بذیل کرنا قانونی ہوگا،—

(الف) قرض پر دی گئی یا لی گئی رقم کے برابر کی رقم بمعہ اس پر واجب الادا سُود، ایسے شخص جس نے ایسی رقم قرض پر دی ہو یا لی ہو، کے ذاتی فنڈوں میں سے وصول کرنا؛

(ب) اس ایکٹ کی توضیعات کے خلاف کرایہ پر دی گئی وقف جائیداد کا قبضہ، اُس شخص سے جس کو یہ دی گئی تھی یا اُن اشخاص سے جو ایسی جائیداد پر اُس شخص کے ذریعے جس کو جائیداد کرایہ پر دی گئی تھی، ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں، حاصل کرنا۔

## وقف فنڈ۔

77۔ (1) اِس ایکٹ کے تحت بورڈ کے ذریعے وصول یا حاصل کیے گئے تمام زرِنقد اور بورڈ کے ذریعے عطیات، خیرات یا گرانٹوں کے طور پر وصول کیے گئے تمام زرِنقد سے ایک فنڈ قائم ہوگا جو وقف فنڈ کہلایا جائے گا۔

(2) بورڈ کے ذریعے عطیات، خیرات اور گرانٹوں کے طور پر وصول کیے گئے تمام زرِنقد ایک الگ ذیلی مد کے تحت جمع کیے جائیں گے اور اس کا حساب رکھا جائے گا۔

(3) ریاستی حکومت کے ذریعے اس سلسلے میں بنائے گئے قواعد کے تابع وقف فنڈ بورڈ کے زیر کنٹرول ہوگا، تاہم مشترکہ وقف بورڈ کے زیر کنٹرول وقف فنڈ، مرکزی حکومت کے ذریعے اس سلسلے میں بنائے گئے قواعد، اگر کوئی ہوں، کے تابع ہوگا۔

(4) وقف فنڈ کا اطلاق مندرجہ ذیل پر ہوگا،—

(الف) دفعہ 75 کے تحت لیے گئے قرضوں کی واپس ادائیگی اور اس کے سود کی ادائیگی؛

(ب) وقف فنڈ اور اوقاف کے حسابات کے آڈٹ کی لاگت کی ادائیگی؛

(ج) بورڈ کے افسران اور عملے کو مشاہروں اور الاؤنسز کی ادائیگی؛

(د) بورڈ کے چیر پرسن اور اراکین کو سفری الاؤنسز کی ادائیگی؛

(ہ) اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے بورڈ پر عائد کیے گئے فرائض کی انجام دہی اور عطا کیے گئے اختیارات کے استعمال میں اٹھائے گئے اخراجات کی ادائیگی؛

(و) فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت بورڈ پر عائد ذمہ داری انجام دینے کے لیے اٹھائے گئے اخراجات کی ادائیگی؛

(ز) مسلم خواتین (طلاق پر تحفظ حقوق) ایکٹ، 1986 کی توضیعات کے تحت، جیسا کہ مجاز عدالت نے حکم کیا ہو، مسلم خواتین کو نان ونفقہ کی ادائیگی۔

(5) ضمن (4) میں محولہ اخراجات کو پورا کرنے کے بعد اگر کوئی بقایا رقم ہو تو بورڈ ایسی بقایا رقم کا کوئی بھی حصہ وقف جائیداد کی حفاظت اور تحفظ یا دیگر ایسی اغراض کے لیے استعمال کر سکے گا جیسا کہ یہ مناسب سمجھے۔

## بورڈ کا بجٹ۔

78۔ (1) بورڈ ہر سال، ایسے فارم میں اور ایسے وقت پر جیسا کہ مقرر کیا جائے، آئندہ مالی سال کے لیے بجٹ مرتب کرے گا جس میں اُس مالی سال کے دوران تخمینہ شدہ وصولیابیوں اور تخمینہ شدہ اخراجات کا اظہار ہوگا اور ریاستی حکومت کو اس کی ایک نقل روانہ کرے گا۔

(2) ریاستی حکومت، ضمن (1) کے تحت اس کو پیش کیے گئے بجٹ کے موصول ہونے پر، اس کا جائزہ لے گی اور اس میں کی جانے والی ایسی ردوبدل، تصحیح اور تبدیلیاں تجویز کرے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے بورڈ کو بھیجے گی۔

(3) ریاستی حکومت سے تجاویز کے موصول ہونے پر بورڈ، اس حکومت کے ذریعے تجویز کی گئی ردوبدل، تصحیح یا تبدیلیوں کے متعلق اُس حکومت کو ایک تحریری عرضداشت دے گا اور ریاستی حکومت، ایسی عرضداشتوں پر غور کرنے کے بعد، اس کے موصول ہونے کی تاریخ سے تین ہفتوں کی مدت کے اندر، بورڈ کو معاملے کی نسبت حتمی فیصلے سے مطلع کرے گی اور ریاستی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ضمن (3) کے تحت ریاستی حکومت کے فیصلے کے موصول ہونے پر بورڈ، ریاستی حکومت کے ذریعے تجویز کردہ تمام ردوبدل، تصحیح اور تبدیلیوں کو اپنے بجٹ میں شامل کرے گا اور ایسا ردوبدل شدہ، تصحیح شدہ اور تبدیل شدہ بجٹ، وہ بجٹ ہوگا جو بورڈ کے ذریعے پاس کیا جائے گا۔

## بورڈ کے حسابات۔

79۔ بورڈ اپنے حسابات کی نسبت ایسے ہی کھاتوں اور دیگر رجسٹروں کو ایسے طریقے اور ایسے فارم میں مرتب کروائے گا جیسا کہ ضوابط کے ذریعے توضیع کی جاسکے۔

## بورڈ کے حسابات کا آڈٹ۔

80۔ (1) بورڈ کے حسابات کا سالانہ آڈٹ اور معائنہ، ایسے آڈیٹر کے ذریعہ کیا جائے گا جس کا تقرر ریاستی حکومت کر سکے گی۔

(2) آڈیٹر اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا اور آڈیٹر کے رپورٹ میں دیگر چیزوں کے علاوہ اس بات کی صراحت ہوگی کہ آیا بورڈ کے براہ راست انتظام کے تحت آنے والے ہر ایک وقف کے حسابات علیحدہ طور پر رکھے گئے ہیں اور آیا کہ ایسے حسابات کا سالانہ آڈٹ مقامی فنڈوں کے ریاستی معائنہ کار کے ذریعے کیا گیا ہے اور اس میں بے ضابطگی، غیر قانونی یا نامناسب اخراجات کے تمام معاملے یا لا پرواہی اور بد دیانتی کی وجہ سے زر نقد یا دیگر جائیداد کو وصول کرنے میں ناکامی کے معاملات اور دیگر کوئی معاملہ جس کی آڈیٹر رپورٹ کرنا ضروری متصور کرے، کی صراحت ہوگی اور رپورٹ میں کسی ایسے شخص کا نام درج ہوگا جو آڈیٹر کی رائے میں ایسے اخراجات یا ناکامی کے لیے ذمہ دار رہا ہو اور آڈیٹر ایسے ہر معاملے میں ایسے اخراجات یا نقصان کی تصدیق کرے گا جو ایسے شخص سے واجب الادا ہو۔

(3) آڈٹ کی لاگت کی ادائیگی وقف فنڈ سے ہوگی۔

## آڈیٹر کی رپورٹ پر ریاستی حکومت کا احکامات صادر کرنا۔

81۔ ریاستی حکومت آڈیٹر کے رپورٹ کا معائنہ کرے گی اور اس میں متذکرہ کسی معاملے کی نسبت کسی بھی شخص سے وضاحت طلب کر سکے گی اور رپورٹ پر ایسے احکامات صادر کر سکے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور مذکورہ آڈیٹر کی رپورٹ کی ایک نقل، احکامات کے ہمراہ قانون سازیہ کے ہر ایک ایوان جہاں پر یہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو یا جہاں پر ایسی قانون سازیہ ایک ایوان پر مشتمل ہو اُس ایوان کے سامنے ایسی رپورٹ کے پیش کیے جانے کے تیس دِنوں کے اندر ریاستی حکومت کے ذریعے کونسل کو بھیجی جائے گی۔

## بورڈ کے واجبات کا بطور مالگذاری آراضی کے بقایاجات وصول کیا جانا۔

82۔ (1) دفعہ 80 کے تحت آڈیٹر کے ذریعے کسی بھی شخص سے واجب الادا ہونے کی تصدیق شدہ رقم، بورڈ کے ذریعے مطالبہ نوٹس کی تعمیل کے بعد ساٹھ دِنوں کے اندر ایسے شخص کے ذریعے ادا کی جائے گی۔

(2) اگر ایسی ادائیگی ضمن (1) کی توضیعات کی مطابقت میں نہیں کی جاتی ہے تو قابل ادا رقم، متعلقہ شخص کو سُنوائی کا موقعہ دیے جانے کے بعد بورڈ کی طرف سے اجراء کیے گئے سرٹیفکیٹ پر مالگذاری آراضی کے بقایاجات کی حیثیت سے وصول کی جائے گی۔

# باب VIII

# عدالتی کارروائیاں

## ٹریبونلوں کی تشکیل، وغیرہ۔

83۔ (1) اس ایکٹ کے تحت وقف یا وقف جائیداد سے متعلق کسی تنازعے، مسئلے یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لئے، کرایہ دار کی بے دخلی یا ایسی جائیداد کے پٹے دہندہ اور پٹے دار کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے لیے ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اتنے ٹریبونلوں کو تشکیل دے سکے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور ایسے ٹریبونلوں کی مقامی حدود اور اختیارات کو بیان کر سکے گی۔

(2) کوئی متولی یا شخص جو وقف میں مفاد رکھتا ہو یا دیگر کوئی شخص جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت صادر کیے گئے حکم سے ناراض ہو، اس ایکٹ میں مصرحہ وقت کے اندر یا جہاں ایسا کوئی وقت مصرحہ نہ کیا گیا ہو تو ایسے وقت کے اندر جیسا کہ مقرر کیا جائے وقف سے متعلق کسی تنازعے، مسئلے یا دیگر کسی معاملے کے فیصلے کے لیے ٹریبونل کو ایک درخواست دے سکے گا۔

(3) جہاں ضمن (1) کے تحت دی گئی درخواست کسی وقف جائیداد سے متعلق ہو جو دو یا دو سے زیادہ ٹریبونلوں کی اختیار سماعت کی علاقائی حدود کے اندر آتی ہو، تو ایسی درخواست ایسے ٹریبونل میں دائر کی جاسکے گی جہاں متولی یا وقف کے متولیوں میں کوئی بھی حقیقی طور پر اور رضا کارانہ طور پر رہائش پذیر ہو یا کاروبار کرتا ہو یا ذاتی طور پر فائدے کی غرض سے کام کرتا ہو، اور جہاں ایسی درخواست مذکورہ ٹریبونل میں دائر کی جائے تو دیگر ٹریبونل یا اختیار سماعت رکھنے والے ٹریبونل، ایسے تنازعے، مسئلے یا دیگر معاملے میں فیصلہ کرنے کے لیے کسی درخواست کی سماعت نہیں کریں گے:

بشرطیکہ ریاستی حکومت اگر اُس کی یہ رائے ہو کہ وقف یا دیگر کسی شخص جو وقف یا وقف جائیداد میں مفاد رکھتا ہو، کے مفاد میں ایسی درخواست کا دیگر کسی ٹریبونل جو ایسے وقف یا وقف جائیداد سے متعلق تنازعہ، مسئلہ، یا دیگر معاملے پر فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہو، کو منتقل کرنا قرین مصلحت ہے تو یہ ایسی درخواست دیگر کسی ٹریبونل جو اختیار سماعت رکھتا ہو، کو منتقل کر سکے گا اور ایسی منتقلی پر، ٹریبونل جس کو یہ درخواست منتقل کی گئی ہو، درخواست کا نپٹارا اُسی مرحلے سے کرے گا جس پر اُس ٹریبونل کے رُوبرو پہنچی تھی جہاں سے یہ درخواست منتقل ہو کر آئی تھی ماسوائے جہاں پر ٹریبونل کی رائے یہ ہو کہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ درخواست کا نپٹارا نئے سرے سے کرنا ضروری ہے۔

(4) ہرایک ٹریبونل مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا—

(الف) ایک شخص، جو ریاستی جوڈیشل سروس کا رُکن ہوگا اور ایسے عہدے پر فائز ہو جو ضلع سیشن یا سِول جج درجہ اول سے کم کا نہ ہو، جو چیرمین ہوگا؛

(ب) ایک شخص جو ریاستی سِول سروسز کا افسر ہوگا جو رُتبے میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے برابر کا ہو، رُکن؛

(ج) ایک شخص جو مسلم قانون اور فلسفہ قانون کا علم رکھتا ہو، رُکن،

اور ایسے ہر شخص کی تقرری یا تو نام سے یا منصب کے ذریعے کی جائے گی۔

(4الف) ماسوائے بہ اعتبار عہدہ مقرر کیے گئے اراکین کے، چیرمین اور دیگر اراکین کی تقرری کی قیود و شرائط بشمول قابل ادا مشاہرے اور الاؤنس ایسے ہوں گے جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(5) ٹریبونل ایک دیوانی عدالت متصور ہوگی اور کسی مقدمے کی سماعت کرنے، یا ڈگری یا حکم نامے کی تعمیل کرنے میں اُس کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) کے تحت دیوانی عدالت کے ذریعے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

(6) مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) میں درج کسی امر کے باوجود ٹریبونل ایسے طریق کار پر عمل کرے گا جیسا کہ مقرر کیا جاسکے۔

(7) ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا اور فریقین درخواست اس کے پابند ہوں گے اور وہ دیوانی عدالت کی ڈگری کی طرح نافذ العمل ہوگا۔

(8) ٹریبونل کے کسی فیصلے کی تعمیل ایسی دیوانی عدالت کے ذریعے ہوگی جس کو یہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) کی توضیعات کی مطابقت میں بغرض تعمیل بھیجا جائے۔

(9) ٹریبونل کے ذریعے دئے گئے فیصلے یا صادر کیے گئے حکم نامے، چاہے درمیانی حکم نامہ ہو یا دیگر طور پر ہو، کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی جائے گی:

بشرط یہ کہ عدالت عالیہ ایسے فیصلے کی دُرستی، قانونی جوازیت اور موزونیت کی نسبت خود کو مطمئن کرنے کی غرض سے اپنی ایما پر یا بورڈ یا ناراض شخص کی درخواست پر کسی تنازعے، مسئلے یا دیگر معاملہ جس کی نسبت ٹریبونل کے ذریعے فیصلہ کیا گیا ہو، سے متعلق ریکارڈ طلب کرسکے گی، اس کا معائنہ کرے گی اور ایسے فیصلے کی توثیق، اس کو تبدیل یا اس میں ردوبدل کرسکے گی اور ایسے احکامات صادر کرسکے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے۔

## ٹریبونل کا مستعدی سے کارروائیاں کرنا اور فریقین کو اپنے فیصلے کی نقول فراہم کرنا۔

84۔ جب کبھی وقف یا وقف جائیداد سے متعلق کسی تنازعے، مسئلے یا دیگر معاملے کے فیصلے کے لیے ٹریبونل کو درخواست دی جائے، تو یہ اپنی کارروائیاں اتنی مستعدی سے کرے گا جتنا کہ ممکن ہو اور ایسے معاملے کی سنوائی کے خاتمے پر اپنا فیصلہ تحریری طور پر قلم بند کرے گا اور فریقین تنازعہ کو ایسے فیصلے کی نقل جتنی جلدی ممکن ہو سکے، فراہم کرے گا۔

## دیوانی عدالتوں کے اختیار سماعت پر امتناع۔

85۔ وقف یا وقف جائیداد سے متعلق تنازعے، مسئلے یا دیگر معاملے کی نسبت، جس کا فیصلہ اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت، ٹریبونل کے ذریعے کیا جانا درکار ہو، کسی دیوانی عدالت، عدالت مال یا دیگر کسی اتھارٹی میں کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

## بعض صورتوں میں رسیور کی تقرری۔

86۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5 بابت 1908) یا فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں پر کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی،—

(الف) بورڈ کے ذریعے یا بورڈ کی جانب سے

(i) کسی دیوانی عدالت کی ڈگری یا حکم نامہ کی تعمیل میں کسی غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، کی بکری کو منسوخ کرنے؛

(ii) کسی غیر منقولہ جائیداد، جو وقف جائیداد ہو اس کے متولی کے ذریعے، بورڈ کی منظوری کی مطابقت کے برعکس، چاہے قیمت بدل کے لیے یا قیمت بدل کے لیے نہیں، منتقلی کو منسوخ کرنے؛

(iii) فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں محولہ جائیداد کا فیصلہ کرنے یا متعلقہ متولی کو ایسی جائیداد کا قبضہ واپس کرنے؛ یا

(ب) متولی کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد جو وقف کی جائیداد ہو، جو سابقہ متولی یا دیگر کسی شخص کے ذریعے، بورڈ کی منظوری کی مطابقت کے برعکس منتقل کی گئی ہو اور جو مدعا علیہ کے قبضے میں ہو، کا قبضہ واپس حاصل کرنے کے لیے دائر کی جائے یا شروع کی جائے،

تو عدالت مدعی کی درخواست پر ایسی جائیداد کا رسیور مقرر کرے گی اور ایسے رسیور کو وقتاً فوقتاً ایسی جائیداد کی آمدنی میں سے، ایسی رقم جیسا کہ عدالت مقدمے کی مزید کارروائی کے لیے ضروری متصور کرے، مدعی کو ادا کرنے کی ہدایت کرے گی۔

87۔ حذف کیا گیا۔

☆☆☆

## کسی اطلاع نامہ کی جوازیت کو چیلنج کرنے کا امتناع وغیرہ۔

88۔ بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں صریحاً دیگر طور پر توضیح کی گئی ہو، اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے کے تحت جاری کیا گیا کوئی اطلاع نامہ یا حکم نامہ یا فیصلہ، کی گئی کارروائی یا کیے گئے فعل پر کسی دیوانی عدالت میں سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

## بورڈ کے خلاف فریقین کی طرف سے دعووں کا نوٹس۔

89۔ بورڈ کے ذریعے اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی مطابقت میں، کسی فعل جس کے کرنے کا وہ منشاء رکھتا ہو، کی نسبت اس کے خلاف دو ماہ کی مدت گذرنے کے بعد کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ بورڈ کو تحریری طور پر نوٹس نہ دیا گیا ہو یا بورڈ کے آفس میں چھوڑا نہ گیا ہو، جس میں بنائے دعویٰ، مدعی کا نام، تفصیل اور رہائش اور دادرسی جس کا وہ مطالبہ کرتا ہو، کا بیان ہو اس میں یہ بیان بھی درج ہوگا کہ ایسا نوٹس حوالہ کیا گیا ہے یا چھوڑا گیا ہے۔

## عدالتوں کی طرف سے دعووں کا نوٹس وغیرہ۔

90۔ (1) وقف جائیداد کی ملکیت یا قبضے یا متولی یا مفاد الیہ کے حق سے متعلق ہر ایک دعویٰ یا کارروائی میں عدالت یا ٹریبونل، ایسا دعویٰ یا کارروائی دائر کرنے والے فریق کے خرچے پر بورڈ کو نوٹس بھیجے گی۔

(2) جب کبھی وقف جائیداد کسی دیوانی عدالت کی اجرائے ڈگری یا حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو واجب الادا مالگذاری، محصول، شرحیں یا ٹیکس کی وصولی کے لیے نیلامی کے لیے مشتہر کی جائے، تو عدالت، کلکٹر یا دیگر شخص، جس کے حکم کے تحت نیلامی مشتہر کی گئی ہو، بورڈ کو نوٹس دے گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت نوٹس کی عدم موجودگی میں کسی دعویٰ یا کارروائی میں صادر کی گئی ڈگری یا حکم نامہ کالعدم قرار دیا جائے گا اگر بورڈ ایسے دعویٰ یا کارروائی کے بارے میں علم ہوجانے کے چھ ماہ کے اندر اس سلسلے میں عدالت سے رجوع کرے۔

(4) ضمن (2) کے تحت نوٹس کی عدم موجودگی میں نیلامی کالعدم قرار دی جائے گی اگر بورڈ، ایسی نیلامی کے بارے میں علم ہوجانے کے ایک ماہ کے اندر، اس سلسلے میں عدالت یا دیگر اتھارٹی جس کے حکم کے تحت نیلامی کی گئی تھی، سے رجوع کرے۔

## ایکٹ 1 بابت 1894 کے تحت کارروائیاں۔

91۔ (1) اگر، حصولِ آراضی ایکٹ، 1894 یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت آراضی یا دیگر جائیداد سے متعلق کارروائیوں کے دوران اور ایوارڈ کئے جانے سے قبل حصول کے تحت جائیداد وقف جائیداد پائی جاتی ہے تو کلکٹر کے ذریعے بورڈ کو ایسے حصول کا نوٹس دیا جائے گا اور مزید کارروائی التوا میں رکھی جائے گی تاکہ بورڈ ایسے نوٹس کے موصول ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کسی بھی وقت کارروائی میں فریق کی حیثیت سے حاضر ہونے اور پیروی کرنے کے قابل ہو۔

تشریح۔ اس ضمن کی متذکرہ بالا توضیعات میں محولہ دیگر کسی قانون کی نسبت، کلکٹر کا کوئی حوالہ، اگر کلکٹر ایسے دیگر قانون کے تحت حصول اراضی یا دیگر جائیداد کے لیے قابلِ ادا معاوضے یا دیگر رقم کے لیے ایوارڈ دینے کا مجاز نہ ہو، دیگر قانون کے تحت ایسا ایوارڈ دینے کی مجاز اتھارٹی کے حوالہ سے تعبیر ہوگا۔

(2) جب بورڈ کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ حصول کے تحت کوئی جائیداد وقف جائیداد ہے تو یہ ایوارڈ دینے سے قبل کسی بھی وقت کارروائی کے فریق کی حیثیت سے حاضر ہو سکے گا اور پیروی کر سکے گا۔

(3) بورڈ، جب ضمن (1) یا ضمن (2) کی توضیعات کے تحت حاضر ہو جائے تو حصول آراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 31 یا دفعہ 32 یا ضمن (1) میں محولہ دیگر قانون کی مماثل توضیعات کے تحت، بورڈ کو سُنے جانے کا موقعہ دئے جائے بغیر کوئی بھی حکم صادر نہ ہوگا۔

(4) حصول آراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 31 یا دفعہ 32 یا ضمن (1) میں محولہ کسی دیگر قانون کی مماثل توضیعات کے تحت بورڈ کو سُنے جائے بغیر صادر کیا گیا کوئی بھی حکم نامہ باطل قرار دیا جائے گا اگر بورڈ حکم نامے کے بارے میں علم ہونے کے ایک ماہ کے اندر، اتھارٹی جس نے حکم نامہ دیا ہو، سے اس سلسلے میں رجوع کرے۔

## بورڈ دعویٰ یا کارروائی میں فریق ہوگا۔

92۔ وقف یا کسی وقف جائیداد کی نسبت کسی دعویٰ یا کارروائی میں بورڈ دعویٰ یا کارروائی کے فریق کی حیثیت سے حاضر ہو سکے گا اور پیروی کر سکے گا۔

## متولیوں کے ذریعے یا متولیوں کے خلاف دعووں کے راضی نامے پر امتناع۔

93۔ کسی عدالت میں وقف کے متولی کے ذریعے یا اس کے خلاف، وقف جائیداد کی ملکیت یا متولیوں کے حقوق سے متعلق دعویٰ یا کارروائی میں بورڈ کی منظوری کے بغیر راضی نامہ نہیں کیا جائے گا۔

### متولی کا اپنے فرائض کی انجام دہی میں ناکامی کی صورت میں ٹریبونل کو درخواست دینے کا اختیار۔

94۔ (1) جہاں متولی پر کوئی کام جو مسلم قانون کے ذریعے مقدس، مذہبی یا خیراتی تسلیم کیا جاتا ہو کو انجام دینے کی ذمہ داری ہو اور متولی ایسا کام انجام دینے میں ناکام رہے تو بورڈ، ٹریبونل سے رجوع کر سکے گا کہ وہ حکم نامہ جاری کرے جو متولی کو ایسے کام انجام دینے کے لیے ضروری رقم بورڈ یا اس سلسلے میں بورڈ کے ذریعے مجاز کردہ شخص کو ادا کرنے کی ہدایت کرے۔

(2) جہاں متولی پر وقف کے تحت اس پر عاید دیگر کسی فرائض کو انجام دینے کی ذمہ داری ہو اور متولی بلا ارادہ ایسے فرائض کو انجام دینے میں ناکام رہے تو بورڈ یا وقف میں مفاد رکھنے والا کوئی شخص ٹریبونل کو درخواست دے سکے گا اور ٹریبونل اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

### اپیلیٹ اتھارٹی کا مصرحہ مدت منقضی ہونے کے بعد اپیل پر سماعت کرنے کا اختیار۔

95۔ (1) جہاں اس ایکٹ کے تحت اپیل دائر کرنے کے لیے کوئی مدت مقرر کی گئی ہو تو اپیلٹ اتھارٹی، اگر وہ مطمئن ہو کہ اپیلانٹ کو ایسی مدت کے اندر اپیل دائر کرنے سے روکنے والی وجہ معقول تھی تو یہ مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے بعد اپیل کی سماعت کر سکے گی۔

# باب X

# متفرق

### اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے مرکزی حکومت کا اختیار۔

96۔ (1) اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے مرکزی حکومت کو مندرجہ ذیل اختیارات اور کارہائے منصبی حاصل ہوں گے، یعنی—

(الف) وقف انتظامیہ کے عمومی اصولوں اور پالیسیوں کو طے کرنا، جہاں تک اُن کا تعلق اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں سے ہو؛

(ب) بورڈ اور مرکزی وقف کونسل کے کارہائے منصبی کو مربوط بنانا، جہاں تک ان کا تعلق غیر مذہبی کارہائے منصبی سے ہو؛

(ج) اوقاف کی غیر مذہبی سرگرمیوں کی انتظامیہ کی عمومی طور پر نگرانی کرنا اور اصلاحات تجویز کرنا اگر کوئی ہوں۔

(2) ضمن (1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال اور کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مرکزی حکومت کسی بھی بورڈ سے میعادی یا دیگر رپورٹیں طلب کر سکے گی اور بورڈ کو ایسی ہدایات جاری کر سکے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور بورڈ ایسی ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے ''غیر مذہبی سرگرمیاں'' سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور دیگر فلاحی سرگرمیوں پر مشتمل ہوں گی۔

## ریاستی حکومت کی طرف سے ہدایات۔

97۔ دفعہ 96 کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کی گئی ہدایات کے تابع، ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً بورڈ کو ایسی عمومی یا خصوصی ہدایات دے سکے گی جیسا کہ ریاستی حکومت مناسب سمجھے اور بورڈ اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسی ہدایات پر عمل کرے گا:

بشرط یہ کہ ریاستی حکومت کوئی ایسی ہدایت جاری نہیں کرے گی جو وقف دستاویز یا وقف کے کسی دستور، رواج یا رسم کے خلاف ہو۔

## ریاستی حکومت کے ذریعے سالانہ رپورٹ۔

98۔ ریاستی حکومت مالی سال کے اختتام کے بعد، جتنا جلدی ہو سکے، ریاستی وقف بورڈ کی انتظامیہ اور کام کاج پر اور ریاست میں اوقاف کی انتظامیہ پر اُس سال کے دوران ایک عام سالانہ رپورٹ مرتب کروائے گی اور ریاستی قانون سازیہ کے دونوں ایوانوں، جہاں ایسی قانون سازیہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو، یا جہاں ایسی قانون سازیہ ایک ایوان پر مشتمل ہو، اُس ایوان کے سامنے پیش کروائے گی اور ایسی ہر ایک رپورٹ ایسی شکل میں ہوگی اور اس میں ایسے امور درج ہوں گے جیسا کہ ضابطوں کے ذریعے توضیع کی جائے۔

## بورڈ کو منسوخ کرنے کا اختیار۔

99۔ (1) اگر ریاستی حکومت کی رائے ہو کہ بورڈ، اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت اس پر عاید فرائض کو انجام دینے کا اہل نہیں ہے یا فرائض کی ادائیگی میں لگاتار نا کام رہا ہے یا اختیارات سے تجاوز کیا ہے یا اُن کا غلط استعمال کیا ہے یا دفعہ 96 کے تحت مرکزی حکومت یا دفعہ 97 کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعے جاری کی گئی کسی ہدایات کی بالا رادہ اور کسی معقول وجہ کے بغیر تعمیل کرنے میں نا کام رہا ہے یا اگر ریاستی حکومت، سالانہ معائنہ کے بعد پیش کی گئی کسی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد مطمئن ہو کہ بورڈ کے قائم رہنے سے ریاست میں اوقاف کے مفادوں کے لیے مضرت رساں ہونے کا احتمال ہے، تو ریاستی

حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے ایسی مدت کے لیے جو چھ ماہ سے تجاوز نہ کرے، بورڈ کو منسوخ کر سکے گی:

بشرط یہ کہ اس ضمن کے تحت اطلاع نامہ جاری کرنے سے قبل، ریاستی حکومت بورڈ کو وجہ بتانے کے لیے مناسب موقعہ دے گی آیا اس کو کیوں منسوخ نہ کیا جائے اور بورڈ کی وضاحتوں اور اعتراضات، اگر کوئی ہوں، پر غور کرے گی:

مزید شرط یہ کہ ریاستی حکومت اس دفعہ کے تحت اختیار کا استعمال تب تک نہیں کرے گی جب تک کہ مالی بے ضابطگیوں، بداعمالی یا اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کی بادی النظر شہادت نہ ہو۔

(2) ضمن (1) کے تحت بورڈ کی منسوخی کے لیے اطلاع نامہ شائع ہونے پر،—

(الف) بورڈ کے تمام اراکین، منسوخی کی تاریخ سے اراکین کی حیثیت سے عہدوں سے ہٹ جائیں گے؛

(ب) تمام اختیارات اور فرائض جو اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت بورڈ کے ذریعے یا بورڈ کی طرف سے استعمال کیے جا سکتے ہوں یا انجام دئے جا سکتے ہوں، منسوخی کی مدت کے دوران ایسے شخص یا اشخاص کے ذریعے استعمال کیے جائیں گے یا انجام دیے جائیں گے جیسا کہ ریاستی حکومت ہدایت کرے؛

(ج) بورڈ میں مرکوز تمام جائیدادیں منسوخی کی مدت کے دوران ریاستی حکومت میں مرکوز رہیں گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت جاری کیے گئے اطلاع نامے میں منسوخی کی مصرحہ مدت کے منقضی ہونے پر ریاستی حکومت،—

(الف) منسوخی کی مدت میں تحریری طور پر قلمبند کی جانے والی وجوہات کے ساتھ مزید چھ ماہ کی توسیع کر سکے گی اور مسلسل منسوخی کی مدت ایک سال سے تجاوز نہ ہو گی؛ یا

(ب) دفعہ 14 میں توضیع کیے گئے طریقے میں بورڈ کی سرنو تشکیل کر سکے گی۔

## نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ۔

100۔ کسی ایسے امر کی نسبت جو اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا جس کا کیا جانا مقصود ہو، بورڈ یا چیف ایگزیکٹیو افسر یا سروے کمشنر یا اس ایکٹ کے تحت باضابطہ طور پر مقرر کیے گئے شخص کے خلاف کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

## سروے کمشنر، بورڈ کے اراکین اور افسران سرکاری ملازم متصور ہوں گے۔

101۔ (1) سروے کمشنر، بورڈ کے اراکین، بورڈ کا ہر افسر، ہر ایک آڈیٹر اور ہر دیگر شخص جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی رُو سے اُس پر عاید فرائض کو انجام دینے کے لیے باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا ہو، مجموعہ تعزیرات بھارت، 1860 (45 بابت 1860) کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہوں گے۔

(2) وقف کا ہرایک متولی، انتظامیہ کمیٹی، چاہے بورڈ کے ذریعے یا کسی وقف دستاویز کے تحت تشکیل دی گئی ہو، کا ہر رکن، ہرایک اگیزیکیٹو افسر اور وقف میں کسی بھی عہدے پر فائز ہرایک شخص بھی، مجموعہ تعزیرات بھارت، 1860 (45 بابت 1860) کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہوگا۔

## بعض بورڈوں کی سرنوتنظیم کے لیے خصوصی توضیعات۔

102۔ (1) جہاں کسی قانون کے تحت، جو ریاستوں کی سرنوتنظیم کی توضیع کرے، ریاستوں کی سرنوتنظیم کی بنا پر، ریاست، جس کی نسبت ایسی سرنوتنظیم کے دن سے عین قبل، بورڈ کام کر رہا تھا، ریاست کا مکمل یا کوئی حصہ اُس دن سے کسی دوسری ریاست کو منتقل کیا گیا ہو، اور ایسی منتقلی کی وجہ سے ریاستی حکومت جس کے کسی حصے میں بورڈ کام کر رہا ہو، کو یہ لگے کہ بورڈ کو تحلیل کیا جانا چاہئے یا اس کو پوری ریاست یا کسی حصے کے لیے بین ریاستی بورڈ کی حیثیت سے سرنوتشکیل دیا جانا چاہیے تو ریاستی حکومت ایسی تحلیل یا ایسی سرنوتشکیل کے لیے اسکیم بشمول بورڈ کے تمام اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کی کسی دیگر بورڈ یا ریاستی حکومت کو منتقلی اور بورڈ کے ملازمین کا تبادلہ یا دوبارہ ملازمت سے متعلق تجاویز مرتب کرے گی اور اسکیم مرکزی حکومت کو بھیج سکے گی۔

(2) مرکزی حکومت، ضمن (1) کے تحت اس کو بھیجی گئی اسکیم کے موصول ہونے پر، متعلقہ کونسل اور ریاستی حکومتوں سے مشورہ کرنے کے بعد، اسکیم کو ردوبدل کے ساتھ یا ردوبدل کے بغیر منظور کر سکے گی اور ایسی منظور شدہ اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لیے ایسے احکامات کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(3) ضمن (2) کے تحت حکم نامہ سے مندرجہ ذیل تمام یا ان میں سے کسی ایک امر کی توضیع کی جا سکے گی، یعنی:—

(الف) بورڈ کی تحلیل؛

(ب) بورڈ کی کسی بھی طریقے سے، جو بھی ہو، سرنوتشکیل بشمول نئے بورڈ کا قیام جہاں ضروری ہو؛

(ج) علاقہ جس کی نسبت سرنوتشکیل دیا گیا بورڈ یا نیا بورڈ کام انجام دے گا اور عمل پذیر رہے گا؛

(د) بورڈ کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں (اس کے ذریعے کیے گئے معاہدے کے تحت حقوق اور ذمہ داریوں کے بشمول) کی کسی ریاستی بورڈ یا ریاستی حکومت کو کلی یا جزوی طور پر منتقلی اور ایسی منتقلی کی قیود وشرائط؛

(ہ) کسی قانونی کارروائی جس کا بورڈ فریق ہو، بورڈ کے لیے فریق کی حیثیت سے کسی منتقل الیہ کا متبادل یا ایسے کسی منتقل الیہ کا اضافہ اور بورڈ کے زیر التوا کسی قانونی کارروائی کی کسی ایسے منتقل الیہ کو منتقلی؛

(و) بورڈ کے کسی ملازم کی ایسے منتقل الیہ کو یا ایسے منتقل الیہ کے ذریعے منتقلی یا دوبارہ ملازمت اور متعلقہ ریاست کو سرنوتنظیم کی توضیع کرنے والے قانون کی توضیعات ایسی منتقلی یا دوبارہ ملازمت کے بعد ایسے ملازمین کی ملازمت کو قابل اطلاق قیود و

شرائط؛

(ز) ایسے ضمنی، ذیلی اوراضافی امور جو منظور شدہ اسکیم کو روبہ عمل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

(4) جب اس ایکٹ کے تحت کوئی حکم نامہ صادر کیا جائے جو کسی بورڈ کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کو منتقل کرے تو ایسے حکم نامہ کی رُو سے ایسے بورڈ کے ایسے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں منتقل الیہ میں مرکوز ہوں گی اور وہ منتقل الیہ کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں ہوں گی۔

(5) اس ایکٹ کے تحت کیا گیا ہر حکم نامہ سرکاری گزٹ میں شائع ہوگا۔

(6) اس دفعہ کے تحت کیا گیا ہر حکم نامہ اس کے کیے جانے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے رکھا جائے گا۔

## ریاست کے حصے کے لیے بورڈ قائم کرنے کے لیے خصوصی توضیع۔

103۔ (1) جہاں کسی ریاست کی سرنو تنظیم کرنے کی توضیع کرنے والے قانون کے ذریعے لائی گئی علاقائی تبدیلیوں کی بنا پر، اس ایکٹ کا اطلاق اُس تاریخ سے جس پر وہ قانون نافذ العمل ہو، ریاست کے کسی حصہ یا حصوں پر ہوتا ہے لیکن اس کے باقی حصوں پر اس کو نافذ نہ کیا گیا ہو، تو اس ایکٹ میں درج کسی بھی امر کے باوجود، یہ اُس ریاست کی حکومت کے لیے جائز ہوگا کہ وہ ایسے حصے یا حصوں کے لیے جس میں اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، ایک یا زیادہ بورڈ قائم کرے اور ایسی صورت میں اس ایکٹ میں بورڈ کی نسبت لفظ ''ریاست'' کی طرف کوئی حوالہ اُس ریاست کے اُس حصے جس کے لیے بورڈ قائم کیا گیا ہو، کی طرف حوالہ کے طور پر تعبیر ہوگا۔

(2) جہاں ایسا بورڈ قائم کیا گیا ہو اور ریاست کی حکومت کو لگے کہ بورڈ پوری ریاست کے لیے قائم کیا جانا چاہیے تو ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع حکم نامے کے ذریعے، ریاست کے حصے کے لیے قائم کیے گئے بورڈ کو تحلیل کر سکے گی یا سرنو تشکیل دے سکے گی یا سرنو تنظیم کر سکے گی اور اس پر ریاست کے حصے کے لیے قائم کیے گئے بورڈ کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں، سرنو تشکیل دیے گئے بورڈ یا نئے بورڈ جیسی کہ صورت ہو، میں مرکوز رہیں گی اور اسی کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریاں ہوں گی۔

## بعض وقف کی امداد کے لیے ایسے اشخاص جو اسلام کے پیروکار نہ ہوں، کے ذریعے دی گئی یا عطیہ میں دی گئی جائیداد پر اس ایکٹ کا اطلاق۔

104۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد، کسی شخص جو اسلام کا پیروکار نہ ہو،

کے ذریعے وقف کی امداد کے لیے دی گئی ہو یا عطیہ میں دی گئی ہو جو،—

(الف) مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ یا مقبرہ ہو؛

(ب) مسلم قبرستان ہو؛

(ج) چاوڑی یا مسافر خانہ ہو،

تو ایسی جائیداد کا اُس وقف میں شامل ہونا متصور ہوگا اور اسی حیثیت سے نپٹارا کیا جائے گا جس طریقے سے یہ اس وقف میں شامل ہو۔

## وقف جائیداد کی فروخت، ہبہ، مبادلہ، رہن یا انتقال کی ممانعت۔

104الف۔ (1) اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون یا کسی وقف دستاویز میں درج کسی بھی امر کے باوجود، کوئی بھی شخص، منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، کسی دیگر شخص کو فروخت، ہبہ، مبادلہ، رہن یا منتقل نہیں کرے گا۔

(2) ضمن (1) میں محولہ جائیداد کی فروخت، ہبہ، مبادلہ یا منتقلی سرے سے باطل ہوگی۔

## سرکاری ایجنسیوں کے دخل میں وقف جائیدادوں کی وقف بورڈ کو بحالی۔

104ب۔ (1) اگر کسی وقف جائیداد پر سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے قبضہ کیا گیا ہو، تو یہ ٹریبونل کے حکم نامے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر بورڈ یا متولی کو واپس کی جائے گی۔

(2) اگر جائیداد عوامی غرض کے لیے درکار ہو تو سرکاری ایجنسی، کرایہ یا معاوضہ، جیسی کہ صورت ہو، رائج بازاری مالیت پر، ٹریبونل کے ذریعے تعین کرنے کے لیے درخواست دے سکے گی۔

## بورڈ اور چیف ایگزیکٹیو افسر کا دستاویزات وغیرہ کی نقول فراہم کیے جانے کا مطالبہ کرنے کا اختیار۔

105۔ فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں درج کسی بھی امر کے باوجود بورڈ یا چیف ایگزیکٹیو افسر کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ کسی بھی شخص، جس کی تحویل میں وقف یا کسی غیر منقولہ جائیداد جو وقف جائیداد ہو، سے متعلق کوئی ریکارڈ رجسٹر، رپورٹ یا دستاویز ہو، سے ضروری خرچے کی ادائیگی کے تابع، ایسے ریکارڈ، رجسٹر، رپورٹ یا دستاویز کی نقول یا اقتباسات کا مطالبہ کر سکے گا اور ہر شخص جس سے ایسا مطالبہ کیا جائے، بورڈ یا چیف ایگزیکٹیو افسر کو درکار ریکارڈ، رجسٹر، رپورٹ یا دیگر دستاویز کی نقول یا اقتباسات جتنی جلدی ممکن ہو، فراہم کرے گا۔

## مشترکہ بورڈوں کو تشکیل دینے کا مرکزی حکومت کا اختیار۔

106۔ (1) جہاں مرکزی حکومت مطمئن ہو کہ مندرجہ ذیل وجوہات،—

(i) دو یا زیادہ ریاستوں میں مسلمانوں کی معمولی آبادی؛

(ii) ایسی ریاستوں میں اوقاف کے ناکافی وسائل؛ اور

(iii) ایسی ریاستوں میں اوقاف کی تعداد اور اوقاف کی آمدنی اور مسلم آبادی کے درمیان عدم توازن،

پر ریاست میں اوقاف اور ایسی ریاستوں میں مسلم آبادی کے مفادوں میں، ایسی ہر ایک ریاست کے لیے علیحدہ علیحدہ بورڈوں کے بجائے مشترکہ بورڈ کا ہونا قرین مصلحت ہے، تو یہ کونسل اور متعلقہ ریاستوں کی حکومت سے صلاح کے بعد، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے ایسی ریاستوں کے لیے مشترکہ بورڈ قائم کر سکے گی جیسا کہ یہ مناسب سمجھے اور اسی یا مابعد اطلاع نامے کے ذریعے ایسی جگہ جہاں پر ایسا مشترکہ بورڈ واقع ہوگا کی صراحت کر سکے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت قائم کیا گیا ہر ایک بورڈ، جہاں تک ممکن العمل ہو، دفعہ 14 کے ضمن (1) یا ضمن (7)، جیسی کہ صورت ہو، میں صراحت کیے گئے اشخاص پر مشتمل ہوگا۔

(3) جب بھی ضمن (1) کے تحت مشترکہ بورڈ کی تشکیل ہو،—

(الف) ریاستی حکومت میں کسی وقف دستاویز یا اوقاف سے متعلق فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کی کسی توضیع کے تحت مرکوز تمام اختیارات مرکزی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے اور اس میں مرکوز رہیں گے، اس کے بعد ایسے وقف دستاویز یا قانون میں ریاستی حکومت کا حوالہ مرکزی حکومت کے حوالہ کے طور پر تعبیر کیا جائے گا:

بشرطیکہ دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ بورڈ قائم کرنے کے دوران مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ متعلقہ ریاستوں کا کم سے کم ایک نمائندہ بطور رکن بورڈ میں شامل ہو؛

(ب) اس ایکٹ میں ریاست کی طرف حوالہ کو ہر اُس ریاست کی طرف حوالہ کے طور پر تعبیر کیا جائے گا جس کے لیے مشترکہ بورڈ قائم کیا گیا ہو؛

(ج) مرکزی حکومت، ریاست میں کسی بورڈ پر قابل اطلاق کسی بھی قانون کو مضرت پہنچائے بغیر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے مشترکہ بورڈ کے کام کاج کو چلانے اور امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(4) مشترکہ بورڈ ایک سند یافتہ جماعت ہوگا جس کے مقاصد ایک ریاست تک محدود نہ ہوں گے اس کا ایک دائمی تسلسل ہوگا اور ایک مشترکہ مہر ہوگی اور اس کو ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے صراحت کی جائے،

ایسی کسی بھی جائیداد کو حاصل کرنے اور اپنے پاس رکھنے اور ایسی کسی بھی جائیداد کو منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا اور وہ مذکورہ نام سے دعویٰ کرے گا اور اس کے خلاف دعویٰ ہوگا۔

## وقف جائیدادوں کی وصولیابی کے لیے ایکٹ 36 بابت 1963 کا اطلاق نہیں ہونا۔

107۔ میعادا یکٹ، 1963 میں درج کسی بھی امر کا اطلاق وقف جائیداد میں شامل غیر منقولہ جائیداد کا قبضہ حاصل کرنے کے لیے یا کسی ایسی جائیداد میں کسی حق کو حاصل کرنے کے لیے کسی مقدمہ پر نہیں ہوگا۔

## مہاجر وقف جائیدادوں کے متعلق خصوصی توضیع۔

108۔ مہاجر جائیداد کا انتظام ایکٹ، 1950 (31 بابت 1950) کی دفعہ 2 کے فقرہ (و) کے معنوں میں مہاجر جائیداد، جو مذکورہ معنوں میں ایسی مہاجر جائیداد بننے سے عین قبل کسی وقف میں شامل جائیداد تھی، کی نسبت اس ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق ہوگا اور اس پر ان کا اطلاق ہونا ہمیشہ سے متصور ہوگا اور، بالخصوص اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل مہاجر جائیداد کا انتظام ایکٹ، 1950 کے تحت کسٹوڈین کی ہدایات کی مطابقت میں بورڈ کو دی گئی تفویض (چاہے کسی دستاویز کی منتقلی کے ذریعے یا کسی بھی طریقے سے اور چاہے عمومی طور پر یا مصرحہ غرض کے لئے) اس ایکٹ کی دیگر توضیع میں درج کسی امر کے باوجود، موثر ہوگی یا اس کا موثر ہونا متصور ہوگا جیسا کہ ایسی تفویض،—

(الف) مہاجر جائیداد کا انتظام ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کے ضمن (1) کی اغراض کے لئے، ایسی جائیداد کو ایسی تفویض کے موثر ہونے کی تاریخ سے اسی طریقے سے اور اسی اثر کے ساتھ جیسا کہ ایسی جائیداد کے متولی میں ہو، بورڈ کو مرکوز کرنے، اور

(ب) ایسے بورڈ کو اتنے عرصے کے لیے جیسا کہ یہ ضروری تصور کرے، متعلقہ وقف کی براہ راست انتظامیہ کا ذمہ لینے کا مجاز ٹھہرانے کے لیے عمل میں لایا گیا ہو۔

## ایکٹ کا حاوی ہونا۔

108الف۔ فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون یا کسی نوشتہ جو اس ایکٹ کے علاوہ دیگر کسی قانون کی رُو سے موثر ہو، میں درج کسی بھی امر کے باوجود جو اس کے نقیض ہو، اس ایکٹ کی توضیعات حاوی رہیں گی۔

## قواعد بنانے کا اختیار۔

109۔ (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی اغراض، ماسوائے ان کے جو باب

III میں ہیں، کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ توضیعات کی عمومیت کو مُضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع کی جا سکے گی، یعنی:—

(i) متولی کی حیثیت سے مقرر کیے جانے والے شخص کے ذریعہ دفعہ 3 کے فقرہ (ط) کے تحت پوری کی جانے والی اہلیتیں؛

(iالف) دیگر تفاصیل جو دفعہ 4 کے ضمن (3) کے فقرہ (و) کے تحت سروے کمشنر کی رپورٹ میں درج ہوں؛

(ii) دفعہ 4 کے ضمن (4) کے فقرہ (و) کے تحت دیگر کوئی امر؛

(iii) تفاصیل جو دفعہ 5 کے ضمن (2) کے تحت شائع شدہ فہرست اوقاف میں درج ہوں؛

(iv) دفعہ 14 کے ضمن (2) کے تحت واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے، بورڈ کے اراکین کے انتخاب کا طریقہ؛

(v) دفعہ 23 کے ضمن (2) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کی ملازمت کی قیود و شرائط؛

(vi) دفعہ 29 کے ضمن (i) کے تحت شرائط اور قیود جن کے تابع چیف ایگزیکٹیو افسر یا دیگر کوئی افسر کسی سرکاری دفتر، ریکارڈوں یا رجسٹروں کا معائنہ کر سکے؛

(viالف) مدت جس کے اندر متولی یا دیگر شخص دفعہ 31 کے ضمن (2) کے تحت وقف جائیدادوں سے متعلق دستاویزات پیش کر سکے؛

(viب) شرائط جن کے تابع سرکار کی کوئی ایجنسی یا کوئی تنظیم دفعہ 31 کے ضمن (3) کے تحت ریکارڈوں، رجسٹروں اور دیگر دستاویزات کے نقول فراہم کر سکے؛

(vii) شرائط جن کے تابع ایگزیکٹیو افسر اور معاون عملہ، دفعہ 38 کے ضمن (1) کے تحت مقرر کیا جا سکے؛

(viii) طریقہ جس میں دفعہ 39 کے ضمن (1) کے تحت چیف ایگزیکٹیو افسر کے ذریعے تحقیقات کی جا سکے؛

(ix) فارم جس میں اور وقت جس کے اندر بورڈ کے براہ راست انتظام کے تحت اوقاف کے لیے دفعہ 45 کے ضمن (1) کے تحت علیحدہ بجٹ مرتب کیا جائے گا؛

(x) وقفہ جس پر اوقاف کے حسابات کا دفعہ 47 کے ضمن (1) کی توضیعات کی مطابقت میں آڈٹ کیا جا سکے؛

(xi) (حذف کیا گیا) ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(xii) ہدایت جس کے تابع کلکٹر، اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی میں منتقل کی گئی جائیداد کو دفعہ 52 کے

تحت بازیاب کرے گا؛

(xiii) دفعہ 54 کے ضمن (1) کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کی تعمیل کا طریقہ اور طریقہ جس میں اسی دفعہ کے ضمن (3) کے تحت کوئی تحقیقات کی جائے؛

(xiv) طریقہ جس میں دفعہ 64 یا دفعہ 71 کے تحت کوئی تحقیقات کی جا سکے؛

(xv) دیگر امور جو دفعہ 65 کے ضمن (3) کے تحت پیش کی گئی رپورٹ میں مصرحہ ہوں؛

(xvi) دفعہ 67 کے ضمن (2) کے تحت کیے گئے حکم کی اشاعت کا طریقہ؛

(xvii) طریقہ جس میں دفعہ 69 کے ضمن (1) کے تحت متولی کے ساتھ مشورہ کیا جا سکے؛

(xviii) دفعہ 69 کے ضمن (3) کے تحت کیے گئے حکم کی اشاعت کا طریقہ؛

(xix) شرح جس پر دفعہ 72 کے تحت متولی کے ذریعے چندہ ادا کیا جائے؛

(xx) دفعہ 77 کے تحت وقف فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، سرمایہ کاری، تحویل اور ایسی رقوم کی تقسیم؛

(xxi) فارم جس میں اور وقت جس کے اندر دفعہ 78 کے تحت بورڈ کے ذریعے بجٹ مرتب کیا جائے اور پیش کیا جا سکے؛

(xxii) وقت جس کے اندر دفعہ 83 کے ضمن (2) کے تحت ٹریبونل کو درخواست دی جائے؛

(xxii الف) دفعہ 83 کے ضمن (4الف) کے تحت چیرمین اور دیگر اراکین، ماسوائے بہ اعتبار عہدہ مقرر کیے گئے اراکین کے، کی تقرری کی قیود و شرائط بشمول قابل ادا مشاہرے اور الاؤنس؛

(xxiii) طریق کار جو ٹریبونل دفعہ 83 کے ضمن (6) کے تحت اپنائے گا؛

(xxiv) فارم جس میں دفعہ 98 کے تحت سالانہ رپورٹ پیش کی جائے اور امور جو ایسی رپورٹ میں درج ہوں؛

(xxv) دیگر کوئی امر جس کا مقرر کیا جانا درکار ہو یا جو مقرر کیا جائے۔

## بورڈ کے ذریعے ضوابط بنانے کا اختیار۔

110۔ (1) بورڈ، ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کو روبہ عمل لانے کے لیے ضوابط بنا سکے گا جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے نقیض نہ ہوں۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے ضوابط سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں

سے کسی امر کی توضیع کی جاسکے گی ، یعنی:—

(الف) دفعہ 17 کے ضمن (1) کے تحت بورڈ کے اجلاسوں کے اوقات اور جگہیں؛

(ب) بورڈ کے اجلاسوں میں طریق کار اور کام کاج؛

(ج) بورڈ اور کمیٹیوں کی تشکیل اور کارہائے منصبی اور ایسی کمیٹیوں کے اجلاسوں میں کام کاج چلانے کے لیے طریق کار؛

(د) بورڈ کے چیرپرسن یا اراکین یا کمیٹیوں کے اراکین کو ادا کیے جانے والے الاؤنسز یا فیس؛

(ہ) دفعہ 24 کے ضمن (2) کے تحت بورڈ کے افسران اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی قیود و شرائط؛

(و) دفعہ 36 کے ضمن (3) کے تحت اوقاف کے رجسٹریشن کے لیے درخواست کا فارم، اس میں درج کی جانے والی مزید تفاصیل اور اوقاف کے رجسٹریشن کا طریقہ اور جگہ؛

(ز) دفعہ 37 کے تحت اوقاف کے رجسٹر میں درج کی جانے والی مزید تفاصیل؛

(ح) دفعہ 44 کے ضمن (1) کے تحت فارم جس میں اور وقت جس کے اندر اوقاف کے بجٹ مرتب کیے جائیں اور متولی کے ذریعے پیش کیے جائیں اور بورڈ کے ذریعے منظور کیے جائیں؛

(ط) دفعہ 79 کے تحت بورڈ کے ذریعے مرتب کیے جانے والے بہی کھاتے اور دیگر کھاتہ جات؛

(ی) بورڈ کی کارروائیوں اور ریکارڈوں کے معائنے کے لیے یا ان کی نقول اجرا کرنے کے لیے قابلِ ادا فیس؛

(ک) اشخاص جن کے ذریعے بورڈ کے کسی حکم یا فیصلے کو مجاز بنایا جائے؛ اور

(ل) دیگر کوئی امر جس کی ضوابط کے ذریعے توضیع کی جانی ہو یا توضیع کی جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنائے گئے تمام ضوابط سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گے اور ایسی اشاعت کی تاریخ سے موثر ہوں گے۔

## ریاستی قانون سازیہ کے روبرو قواعد اور ضوابط کا پیش کیا جانا۔

111۔ دفعہ 109 کے تحت بنایا گیا ہر قاعدہ اور دفعہ 110 کے تحت بنایا گیا ہر ضابطہ، اُن کے بنائے جانے کے بعد جس قدر جلدی ہو سکے، ریاستی قانون سازیہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

## تنسیخ اور استثناء۔

112۔ (1) وقف ایکٹ، 1954 (29 بابت 1954) اور وقف (ترمیمی) ایکٹ، 1984 (69 بابت 1984) ذریعہ ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔

(2) ایسی تنسیخ کے باوجود، مذکورہ ایکٹ کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کی مماثل توضیعات کے تحت کیا گیا یا کی گئی متصور ہوں گے۔

(3) اگر، اس ایکٹ کے نفاذ سے فوراً قبل، کسی ریاست میں، کوئی قانون جو اس ایکٹ سے مطابقت رکھتا ہو اُس ریاست میں نافذ العمل ہو، تو وہ مماثل قانون منسوخ متصور ہوگا:

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسی منسوخی، اُس مماثل قانون کے پہلے کاموں کو متاثر نہیں کرے گی اور اس کے تابع، مماثل قانون کے ذریعے یا اس کے تحت عطا کیے گئے کسی اختیار کے استعمال میں کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت عطا کیے گئے اختیارات کے استعمال میں کیا گیا یا کی گئی متصور ہوں گے گویا یہ ایکٹ اس تاریخ پر نافذ العمل تھا جب ایسا امر کیا گیا تھا یا ایسی کارروائی کی گئی تھی۔

## مشکلات رفع کرنے کا اختیار۔

113۔ (1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہو جائے، تو مرکزی حکومت، حکم نامہ کے ذریعے، جو اس ایکٹ کی توضیعات کے متناقض نہ ہو، مشکل رفع کر سکے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے دو سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد کوئی ایسا حکم نامہ صادر نہیں کیا جائے گا۔

(2) تاہم، اس دفعہ کے تحت کیا گیا حکم نامہ، اس کے بنائے جانے کے بعد، جس قدر جلدی ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

بھارت کے صدر نے دی وقف ایکٹ، **1995** کے مندرجہ بالا اردو ترجمے کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت، سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لئے مجاز کر دیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

The above translation in Urdu of the **Waqf Act, 1995** has been authorised by the President of India to be published in the Official Gazette under Clause (a) of Section 2 of the Authoritative Texts (Central Law) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.